

داعیان اسلام کی تعلیم وتربیت کا ایک عظیم مرکز جامعہ الحبیب کا پہلا

رسول پور

الحبیب

سالنامہ

AL-HABIB

(Yearly)

۲۰۱۸ء-۱۴۳۹ھ

ترتیب

مولانا ریاضت حسین ازہری

ناظم اعلیٰ جامعہ الحبیب، رسول پور

مولانا محمد رفیق اللہ قادری ازہری

پرنسپل جامعہ الحبیب، رسول پور

جامعہ الحبیب ٹرسٹ

رسول پور، جگت سنگھ پور، اڈیشا، انڈیا

Jamia Al-Habib Trust,

Rasulpur, Jagatsinghpur, Odisha, India

سلسلہ اشاعت نمبر : ۷

- نام شمارہ...... : سالنامہ **الحبیب**، رسول پور
- شمارہ نمبر...... : (۱)
- ترتیب....... : مولانا ریاضت حسین ازہری، مولانا محمد رفیق اللہ خان ازہری
- تصحیح ...... : مولانا عاشق علی مصباحی، مفتی عبداللہ رضوی
- کاوش ...... : حافظ وقاری بلال احمد رضوی، مولانا ابوطاہر رضوی
- زیراہتمام.... : جامعہ الحبیب ٹرسٹ، رسول پور، جگت سنگھ پور، اڈیشا، انڈیا
- اشاعت...... : باراول، گیارہ سو (۱۱۰۰)
- سن اشاعت.. : ۱۴۳۹ھ/ ۲۰۱۸ء
- صفحات....... : ۱۲۸
- قیمت......... : ۱۰۰/روپے
- ناشر.......... : دارالحبیب، رسول پور، جگت سنگھ پور، اڈیشا، انڈیا۔

ملنے کا پتہ:

جامعہ الحبیب، رسول پور، جگت سنگھ پور، اڈیشا، انڈیا۔ پن کوڈ ۷۵۴۱۰۴۔

Jamia Al-Habib

At/Post : Rasulpur, Via : Nalibar
Dist: Jagatsinghpur, Odisha - 754104, India
email:-info@jamiaalhabib.com / Mob:-9777788666
www.jamiaalhabib.com

شرف انتساب

جامعۃ الحبیب

مشرقی ہندوستان کی معروف ومشہور شخصیت، عارف باللہ، امام التارکین،

سراج السالکین، سیدنا سرکار مجاہد ملت

حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد حبیب الرحمن عباسی قادری علیہ الرحمۃ والرضوان،

رئیس اعظم اڈیشا کے نام گرامی سے

منسوب ہے۔



ضرب "ھو"

(حمد باری تعالیٰ)

از: حضور مفتی اعظم ہند نوریؔ علیہ الرحمہ

اللہ اللہ اللہ اللہ

قلب کو اس کی رویت کی ہے آرزو
جس کا جلوہ ہے عالم میں ہر چار سو
بلکہ خود نفس میں ہے وہ سبحانہ
عرش پر ہے مگر عرش کو جستجو

اللہ اللہ اللہ اللہ

عرش وفرش زمان وجہت اے خدا
جس طرف دیکھتا ہوں ہے جلوہ تیرا
ذرے ذرے کی آنکھوں میں تو ہی ضیا
قطرے قطرے کی تو ہی تو ہے آبرو

اللہ اللہ اللہ اللہ

خواب نوریؔ میں آئیں جو نور خدا
بقعہ نور ہو اپنا ظلمت کدا
جگمگا اٹھے دل چہرہ ہو پرضیا
نوریوں کی طرح شغل ہو ذکر ھو

اللہ اللہ اللہ اللہ

☆☆☆

منوّر میری آنکھوں کو

از: تاج الشریعہ علامہ اختر رضا قادری ازہری

منور میری آنکھوں کو مرے شمس الضحیٰ کردیں
غموں کی دھوپ میں وہ سایہ زلف دوتا کردیں

جہاں بانی عطا کردیں بھری جنت ہبہ کردیں
نبی مختارِ کل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کردیں

جہاں میں عام پیغام شہ احمد رضا کردیں
پلٹ کر پیچھے دیکھیں پھر سے تجدید وفا کردیں

نبی سے ہو جو بیگانہ اسے دل سے جدا کردیں
پدر ، مادر ، برادر ، مال و جاں ان پر فدا کردیں

فضا میں اڑنے والے یوں نہ اترائیں ندا کردیں
وہ جب چاہیں جسے چاہیں اسے فرماں رَوا کردیں

کسی کو وہ ہنساتے ہیں کسی کو وہ رلاتے ہیں
وہ یونہی آزماتے ہیں وہ اب تو فیصلہ کردیں

مجھے کیا فکر ہو اختؔر مرے یاور ہیں وہ یاور
بلاؤں کو جو میری خود گرفتارِ بلا کردیں



ترتیب اوراق

☆☆☆

کچھ اس شمارے کے بارے میں!

رب قدیر کے فضل سے جامعۃ الحبیب ٹرسٹ کا رجسٹریشن ۲۰۱۰ء میں عمل میں آیا۔ اور اسی سال جانشین حضور مفتی اعظم ہند تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری مدظلہ النورانی و دیگر علمائے کرام کے ہاتھوں جامعۃ الحبیب کی مرکزی عمارت کی بنیاد رکھی گئی۔ سال ۲۰۱۰ء سے لے کر اب تک سات برس سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اس بیچ جامعہ بہت سے نشیب و فراز سے گزر چکا ہے۔ اپنی طاقت کے مطابق صوبہ اڈیشا میں نمایاں کارنامے بھی انجام دے چکا ہے۔ ان میں لاکھوں لوگوں کی بھیڑ جمع کرنے والی عظیم کانفرنسوں اور صوبائی سطح پر حفظ قرآن، قرات اور نعت کے مسابقات کا انعقاد، قرعہ اندازی کے ذریعہ منتخب درجنوں افراد کی حج و عمرہ کے لئے روانگی (شرائط کے ساتھ)، اسی طرح درجنوں خطرناک مرض میں مبتلا بیماروں کا کامیاب آپریشن جیسے کام قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ جامعۃ الحبیب کے سند یافتہ طلبہ عالم اسلام کی عظیم اور قدیم ترین یونیورسیٹی جامعہ ازہر، قاہرہ، مصر کی اسکالرشپ پا چکے ہیں۔ شعبہ نشر و اشاعت کے تحت کئی مطبوعات منظر عام پر آ چکی ہیں۔ نیز جامعہ کے ماتحت تبلیغی و اصلاحی جلسے بھی منعقد کئے جاتے ہیں۔ جن میں ملک بھر کی معروف شخصیات نے شرکت کی ہیں۔ ان میں بالخصوص جانشین مفتی اعظم ہند، حضور تاج الشریعہ کی تا حال ۳ بار تشریف آوری اور حضور محدث کبیر کی آمد کے حوالے سے علم و فضل کی جو بہاریں جامعہ میں نظر آئیں، ان کا ذکر کرنے اور جامعۃ الحبیب کے دیگر کارہائے نمایاں کی تمام تفصیلات کو محفوظ رکھنے اور معاونین و مخیرین کو جامعہ کی کارکردگیوں کی معلومات فراہم کرنے کی غرض سے **''سالنامہ الحبیب''** کی اشاعت کا فیصلہ لیا گیا۔ ساتھ ہی جامعہ الحبیب کے نہایت اہم اغراض و مقاصد سے عوام و خواص کو آگاہ کرنا بھی سالنامے کی اشاعت کا سبب ہے۔ تاکہ بعد میں جن لوگوں کے ہاتھوں ادارے کی باگ ڈور آئے وہ کہیں ادارے کے قیام کے مقاصد کو فراموش نہ کر دیں۔ اور کسی بدعقیدہ کی نظر بد ادارے کو نہ لگے۔ سنیوں کی تعمیر کردہ بے شمار مسجدیں، مدرسے یہاں تک کے خانقاہوں پر بھی بدعقیدہ لوگوں نے قبضہ کر لیا۔ (العیاذ باللہ) ہم یہ چاہتے ہیں کہ جامعہ الحبیب کے قیام کا مقصد اتنا عام و تام ہو جائے کہ پھر ادارے کو اس کے مقصد سے ہٹانا مشکل ہی نہیں بلکہ اللہ کی عطا سے ناممکن ہو جائے۔ کیوں کہ یہ ادارہ اہل سنت و جماعت کا ہے۔ اس کا قیام ان لوگوں کی محنت اور تعاون سے عمل میں آیا ہے۔ جو عہد حاضر میں مسلک اعلی حضرت کے پیروکار ہیں۔ لہذا جو اس نظریہ سے اختلاف رکھتا ہے اس کو جامعہ الحبیب ٹرسٹ سے نہ کوئی تعلق ہے اور نہ ہوگا۔

نبی سے جو ہو بے گانہ اسے دل سے جدا کر دیں
پدر، مادر، برادر، مال و جان ان پر فدا کر دیں

(تاج الشریعہ علامہ اختر رضا قادری)

اسی کے ساتھ ساتھ اس سالنامے کے اجرا کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ دینی و مذہبی موضوعات پر اہل علم و فکر کی نگارشات کی اشاعت کا کام بھی ہوتا کہ تحفظ اعمال وعقائد کے حوالے سے معاشرے میں صالح افکار ونظریات کو فروغ ملے۔

''**سالنامہ الحبیب**'' کا یہ پہلا شمارہ ہے۔ سالنامے کے حوالے سے ہماری یہ پہلی کوشش ہے۔ ہم نے حتی الامکان زبان و بیان اور کتابت کو درست رکھنے کا خاص خیال رکھا ہے۔ پھر بھی قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ان کو کوئی کمی یا خامی نظر آئے تو اس کی نشاندہی کریں اور براہ کرم مجلس ادارت کو اطلاع دیں۔ اس کے علاوہ ہم اس سالنامے کے آئندہ شماروں کو بہتر بنانے کے لیے بھی آپ سے مفید مشوروں کی درخواست کرتے ہیں۔ انشاء اللہ شکریہ کے ساتھ آپ کی تجاویز اور مفید مشوروں کو ہم قبول کریں گے۔

اللہ تبارک وتعالی سے دعا ہے کہ ہم سب کو علم و عمل کے میدان میں خلوص وللّٰہیت کی راہ پر چلنے کا حوصلہ عطا فرمائے۔ اسلام وسنیت کی خدمت میں زندگی گزارنے کا جذبۂ صادق عطا فرمائے۔ اہل سنت و جماعت کی تعلیمات کی اشاعت کی توفیق مرحمت فرمائے ۔ اور مسلک اعلی حضرت پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین

(مجلس ادارت)

☆☆☆

شیخ الجامعہ کے قلم سے

باسمہ تعالی
و الصلاۃ و السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم

محترم قارئین کرام!　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ”إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ" (صحیح مسلم شریف، کتاب الوصیۃ، باب ما یلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته) ۔ترجمہ : جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کا عمل موقوف ہوجاتا ہے مگر تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے : ایک صدقۂ جاریہ کا، دوسرے علم کا، جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں، تیسرے نیک بخت بچے کا، جو اس کے لئے دعا کرے۔ امام نووی نے فرمایا: علما فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کا عمل موقوف ہوجاتا ہے اور اب نیا ثواب اس کو حاصل نہیں ہوتا مگر ان تین چیزوں سے کیونکہ میت ان کا سبب بنتی ہے۔

علم ایک پائدار دولت ہے، جس کو کبھی زوال نہیں۔ دنیا کی ہر چیز فانی ہے بلکہ دنیا خود فنا کا گھر ہے۔ لیکن علم ایک وہ دولت ہے جسے ہمیشہ بڑھنے سے کام ہے۔ جتنا خرچ کروگے اتنا ہی یہ دولت بڑھتی جائے گی، اسے چور کا ڈر نہیں، چوکیدار کی ضرورت نہیں، یہ دولت ہر وقت محفوظ ہے اور ہمیشہ محفوظ رہے گی۔ اور علمی کارنامے صاحب علم کو انتقال کے بعد بھی مسلسل فائدے پہنچاتے رہیں گے، جیسا کہ حدیث شریف سے ثابت ہوا۔

جامعہ الحبیب کا ماننا ہے کہ طلبہ کل کے علمبردار اور مستقبل کے معمار ہوتے ہیں، ہر قوم وملک میں ریڑھ کی ہڈی ہیں، نوجوان طالب علموں سے توقع ہے کہ وہ فکر و کردار کی بلندی سے قوم وملک کی عظمت رفتہ کو بحال کریں گے۔ کسی صاحب علم نے کیا خوب کہا ہے: ”طلبہ بارودی سرنگ کی طرح ہوتے ہیں، جس طرح بارودی سرنگ پھٹ کر اپنے اردگرد کے ماحول میں تباہی مچادیتی ہے، اسی طرح طلبہ کے انتشار اور بدنظمی سے پورا نظام زندگی درہم برہم ہوجاتا ہے، لیکن اگر ان کی صلاحیتوں، قوتوں اور اجتماعوں کا قبلہ درست کرکے ان کی کردار سازی کی جائے تو وہ قوم ووطن کی ترقی وکمال میں بہتر معاون ثابت ہوسکتے ہیں۔“ اس لئے طلبہ وطالبات کو چاہئے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں، اور مذہب وملک کی تعمیر وترقی اور خوشحالی کے لئے مدد ومعاون ثابت ہوں۔ ؎

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں

اسی علم وہنر کے ایک عظیم کارخانے کے لئے ۲۰۱۰ء میں الحاج شیخ غلام جیلانی حبیبی مرحوم (۱۹۴۷ء-۲۰۱۰ء) نے انتقال سے قبل اپنی قیمتی وسیع اراضی کو رضائے الہی کی خاطر صدقۂ جاریہ کی نیت سے جامعہ الحبیب کے نام پر وقف کردیا۔ اللہ رب العزت مرحوم کو غریق رحمت فرمائے۔ جہاں اہل خیر

حضرات کے تعاون سے اس وقت نہایت خوبصورت یک منزلہ عمارت کی تعمیر کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ اور یہ عمارت اہل نظر کو دعوت نظارہ دے رہی ہے۔ الحمدللہ اس وقت دوسری منزل کی تعمیر کا کام جاری ہے۔

جامعہ الحبیب کے چیرمین سبط سرکار حضور مجاہد ملت، حبیب ملت حضرت مولانا سید غلام محمد حبیبی مدظلہ العالی، متولی وسجادہ نشین خانقاہ حبیبیہ، دھام نگر شریف، بھدرک، اڈیشا ہیں، جو مرحوم الحاج شیخ غلام جیلانی حبیبی کے پیرومرشد بھی ہیں۔ آپ کی کرم فرمائیوں کا ذکر کئے بغیر جامعہ الحبیب کا تعارف ادھورا سمجھا جائے گا۔ حضور والا دعاوں کے ساتھ ساتھ ہمیشہ انتظامیہ کی حوصلہ افزائی فرماتے رہتے ہیں، یقینا سیدنا وسندنا سرکار مجاہد ملت حضرت علامہ حبیب الرحمن قادری عباسی علیہ الرحمہ کا روحانی فیض ہم تک آپ حضور والا کے واسطے سے پہنچ رہا ہے۔ آپ نمونۂ اسلاف ہیں۔ آپ کی سادگی، تقوی شعاری اور تبلیغی دوروں سے اس وقت بالخصوص پورا اڈیشا فیض یاب ہورہا ہے۔ اللہ رب العزت آپ کو خیر کے ساتھ عمر طویل عطا فرمائے۔ آمین۔ بہت ہی کم مدت میں ادارہ نے جو مقام حاصل کیا ہے اس کا سہرا جملہ منتظمین، مدرسین، ملازمین، طلبہ اور ہر اس شخص کے سر جاتا ہے جو دامے، درہمے، قدمے اور سخنے ادارے کا تعاون کرتے رہتے ہیں۔ باشندگان رسول پور، شاہ پور اور اطراف کے اہل خیر حضرات کی بھی کافی توجہ ادارے پر رہتی ہے۔ وما توفیقی الا باللہ ۔

ہزار بار زمانے کی سرد طاقتوں پر
چراغ خون جگر سے جلائے ہیں ہم نے

اللہ تعالی قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ''وَأَنْفِقُوا مِنْ مَا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ۔'' (قرآن مجید، سورۂ منافقون، آیت: ۱۰) ''اور خرچ کرلو اس رزق سے جو ہم نے تم کو دیا اس سے پیشتر کہ آجائے تم میں سے کسی کے پاس موت تو (اس وقت) وہ یہ کہنے لگے کہ اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی مدت کے لئے کیوں مہلت نہ دی تا کہ میں صدقہ (وخیرات) کرلیتا اور نیکوں میں شامل ہوجاتا۔'' (کنزالایمان)

جامعۃ الحبیب کا نام سیدنا وسیدالزمان، داعی امن، مجاہد ملت حضرت علامہ حبیب الرحمن علیہ الرحمۃ والرضوان کے نام سے رکھا گیا ہے۔ جامعۃ الحبیب کا مقصد داعیان اسلام کی بہتر تعلیم وتربیت ہے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ جامعہ الحبیب کا تعاون کرکے دین ودنیا کی نعمتوں سے مالا مال ہوں۔

وفقکم اللہ لما فیہ الخیر والسداد لکم ولأسرکم ولأمتنا

دعا گو ودعا جو

شیخ ریاضت حسین ازہری

ناظم اعلی جامعۃ الحبیب، رسول پور، اڈیشا، انڈیا

☆☆☆

رئیس الجامعہ کے قلم سے

حامداً و مصلیاً و مسلماً

اسلام دنیا کا واحد مذہب ہے، جس نے انسان کو جہالت کی تاریکی سے نکال کر علم کی روشنی سے ہمکنار کیا۔ علم کے ذریعہ انسان کو اپنے وجود کا احساس دلایا۔ اسلام کی پہلی وحی جو پوری انسانیت کے لئے رشد و ہدایت کا پیغام لے کر اتری، اس کا آغاز ہی ''اقْرَأْ'' سے ہوا تاکہ انسانی دل اور دماغ میں پڑھنے پڑھانے کی عظمت و رفعت جاں گزیں ہو جائے۔

نبی کریم ﷺ کے اوصاف حمیدہ میں سے ایک خاص اور نمایاں وصف یہ ہے کہ آپ معلم ہیں ، وہ بھی معلم کائنات ہیں ۔ قرآن مجید نے آپ کی اس خوبی کا ذکر یوں فرمایا: ''رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ '' (البقرہ، آیت ۱۲۹) ترجمہ: ''اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرما دے بے شک تو ہی غالب حکمت والا ۔ (کنز الایمان) ''وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ '' (النحل، آیت ۴۴) ترجمہ: اور اے محبوب ہم نے تمہاری طرف یہ یادگار اتاری کہ تم لوگوں سے بیان کر دو جو ان کی طرف اترا اور کہیں وہ دھیان کریں ۔ (کنز الایمان)

عہد رسالت علی صاحبہا التحیۃ والثناء میں مساجد اور معلم کائنات ہادی انس وجاں ﷺ کی محافل کو درس گاہ کا مقام حاصل تھا۔ مساجد اور محافل میں تعلیم و تعلم کا سلسلہ خود مصطفی جان رحمت ﷺ نے جاری وساری فرمایا۔ اور آپ کی اتباع کرتے ہوئے آپ کے صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین مختلف دیار میں آپ کی حیات طیبہ میں ہی اس عظیم کام کو انجام دینے لگے تھے۔ پھر ان کے بعد تابعین و تبع تابعین کے ادوار میں دھیرے دھیرے مساجد و محفلوں کے علاوہ خانقاہوں میں بھی درس و تدریس کا رواج عام ہونے لگا۔ برصغیر میں اورنگ زیب عالمگیر کے عہد کے متبحر عالم دین حضرت ملا نظام الدین فرنگی محلی نے باضابطہ درس گاہی نظام تعلیم کے لئے ''درس نظامی'' کو وجود بخشا۔

ابتداء ہی سے اسلام نے اصناف علم کی ہر صنف میں طبع آزمائی اور اس کے حصول کے لئے جد وجہد کرنے کی اپنے ماننے والوں کو رغبت دلائی ہے۔ ''وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْعَالِمِينَ '' (الروم، آیت ۲۲) ترجمہ: ''اور اس کی نشانیوں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف بے شک اس میں نشانیاں ہیں جاننے والوں کے لئے ۔'' (کنز الایمان) ''أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ★ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ

رُفِعَتْ ★ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ★ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ''(الغاشیہ، آیت ۱۷) ترجمہ:'' تو کیا اونٹ کو نہیں دیکھتے کیسا بنایا گیا، اور آسمان کو کیسا اونچا کیا گیا، اور پہاڑوں کو کیسے قائم کئے گئے، اور زمین کو کیسے بچھائی گئی۔'' (کنز الایمان) '' الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ '' (آل عمران، آیت ۱۹۱) ترجمہ: جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں اے رب ہمارے تو نے یہ بیکار نہ بنایا پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ (کنز الایمان)

ان آیات کریمہ کے دامن میں علوم و معارف کا ایک بحر بے کراں ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ مساجد، مدارس اور خانقاہوں کے نظام تعلیم پر غور و فکر کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارے اسلاف نے شروع سے ہی دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری علوم و فنون کی سمت بھی خاص توجہ فرمائی ہے۔ مگر اس کے پس پردہ ان کا مقصد دنیا کمانا نہیں تھا، صرف اور صرف خدمت اسلام ہوا کرتا تھا۔ آج ہمیں بھی عصر حاضر کے مطالبات اور تقاضوں کے پیش نظر ان تمام علوم و فنون کو سیکھنے اور سکھانے کی تگ و دو کرنی چاہیئے۔ جن کے ذریعے ہم اقوام عالم کے ذہن و فکر کو قائل کر کے اسلام کا پیغام رشد و ہدایت ان کے دل و دماغ میں بسا سکیں۔ اس کے لئے ہمیں اسکولوں اور کالجوں کو دینی مدرسوں اور مدرسوں کو اسکولوں اور کالجوں میں تبدیل کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ یہ سب تعلیمی ادارے اپنے اپنے نہج پر قائم و دائم رہیں۔ ہمیں دینی مدارس میں صرف انہیں فنون کو ذرائع دعوت و تبلیغ کی حیثیت سے شامل نصاب کرنا چاہیئے، جو دعوتی کام میں ہمارے مددگار و معاون ہوں۔ اسی طرح اسکول اور کالج کے نصاب تعلیم میں چند اہم اسلامی مواد شامل کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ تاکہ ہمارے بچے اور بچیاں آوارگی فکر کے شکار ہو کر الحاد پسند نہ ہوں۔ بلکہ اسلامی تعلیمات کے زیر سایہ پروان چڑھ کر مذہب و ملت کے لئے سرمایۂ افتخار بنیں۔

الحمد للہ '' **جامعۃ الحبیب** '' نے اس جانب پیش قدمی کی ہے۔ یہاں عصر حاضر کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے دینی علوم کے ساتھ ساتھ عربی، انگلش، اردو، ہندی اور علاقائی زبان اڑیا تک کی بھی باضابطہ تعلیم دی جاتی ہے، تاکہ یہاں کے طلبہ جب زیور علم و عمل سے آراستہ ہو کر میدان تبلیغ و ارشاد میں قدم رکھیں تو صحیح طریقے سے دعوتی کام انجام دے سکیں۔

منتظمین، اساتذہ، طلبہ اور اہل خیر حضرات یہ کسی بھی ادارے کی تعلیم و ترقی میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔ انتظامی دستہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ تعلیم و تعلم کی راہ میں تمام تر رکاوٹوں کو دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ اساتذہ اور طلبہ کے لئے آسانیاں فراہم کرنے میں جہد مسلسل کرتا رہے۔ تاکہ یہ کارواں ترقی کی جانب گامزن رہے۔ اساتذہ اپنے فرائض منصبی کو لوجہ اللہ انجام دیں۔ صبر و تحمل کے ساتھ مشکلات کا سامنا

کرتے ہوئے ادارے کی فلاح و بہبود کو مطمح نظر رکھیں۔ اور بخدا ان کی محنت و مشقت اور اخلاص و وفا کا سلسلہ دنیا میں نہ کوئی دے پایا ہے اور نہ کوئی دے پائے گا۔ ہاں آخرت میں رب کے حضور ان کے لئے اجر عظیم ہے ۔طلبہ کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے وقت کی قدر کریں، پابندی کے ساتھ درس گاہ میں حاضری، اسباق کی تکرار، علمی بحث و مباحثہ اور مطالعۂ کتب میں اپنے قیمتی اوقات صرف کریں۔ اس سے جہاں ان کے اندر علمی صلاحیت ولیاقت میں اضافہ ہوگا۔ وہیں ان کا یہ قدم ادارہ کی نیک نامی کا بھی سبب ہوگا۔

چوتھا اہم رول اہل خیر حضرات کا ہوتا ہے۔ کسی گاڑی کے انجن کے لئے پیٹرول کی جو حیثیت ہوتی ہے وہی حیثیت ان حضرات کی ہوتی ہے۔ پیٹرول کے بغیر انجن کام نہیں کرتا اسی طرح ان کے تعاون کے بغیر ادارہ کی ترقی کی رفتار مدھم پڑ جاتی ہے۔ اہل خیر حضرات کو چاہئے کہ اللہ تعالی نے انہیں مال و دولت کی شکل میں جو نعمتیں عطا کی ہیں ان کا استعمال غیر ضروری اور فضول کاموں میں نہ کریں۔ بلکہ اپنے تعاون کے دروازے دینی ادارے کے لئے ہمیشہ کھلا رکھیں تا کہ ان کے تعاون اور امداد سے اسلام اور سنیت کی ترویج واشاعت ہوتی رہے۔

الحمد للہ جامعۃ الحبیب کے منتظمین، اساتذہ اور طلبہ اپنی وسعت بھر اپنی ذمہ داری بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں۔ جس کا مشاہدہ ہر کوئی اپنے ماتھے کی آنکھ سے کر رہا ہے۔ اب اہل خیر حضرات کو مزید توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ان کا دست تعاون اگر اسی طرح شامل حال رہا تو وہ دن دور نہیں جب یہ ادارہ اسلام وسنیت کے لئے حصن حصین، مسلک اعلی حضرت کی نشر واشاعت کا مرکز اور تشنہ گان علوم نبویہ کے لئے چشمۂ رواں بن کر وسیع پیمانے پر مسلمانوں کے عقائد واعمال کی حفاظت کا ضامن ہوگا۔

دعا ہے کہ پروردگار عالم ادارہ کے منتظمین، اساتذہ اور طلبہ کے عزائم اور حوصلوں میں پختگی عطا کرے، اور اہل خیر حضرات کو ادارہ کے لئے دست تعاون دراز کرنے کی توفیق خیر سے نوازے۔ آمین

بجاہ النبی الکریم علیہ وعلی آلہ وصحبہ افضل الصلاۃ واکرم التسلیم۔

خیر اندیش

فقیر قادری محمد رفیق اللہ خان ازہری

خادم منصب التدریس، جامعۃ الحبیب، رسول پور

★★★

خیابان حبیب

ہے خدا کی عطا جامعۃ الحبیب
قلعہ مصطفی جامعۃ الحبیب

تاریخ قیام و بناء

(رسم سنگ بنیاد)

الحاج شیخ غلام جیلانی حبیبی مرحوم کی خواہش کے مطابق ان کے انتقال کے بعد بتاریخ ۷/شوال ۱۴۳۱ھ، مطابق ۱۷/ستمبر ۲۰۱۰ء تمام بانی ٹرسٹیز (Founder Trustees) کے ذریعہ جامعۃ الحبیب ٹرسٹ کا قیام عمل میں آیا۔

اور بتاریخ ۲۰/ربیع الاول شریف ۱۴۳۱ھ، مطابق ۷/مارچ ۲۰۱۰ء جامعۃ الحبیب کی مرکزی عمارت کی بنیاد رکھی گئی۔ مرکزی عمارت کی بنیاد میں جن بزرگوں کی برکتیں شامل ہیں، ان میں وارث علوم امام احمد رضا علیہ الرحمہ، جانشین حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ، شیخ الاسلام والمسلمین، قاضی القضاۃ، حضور تاج الشریعہ الشاہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ، بانی جامعۃ الرضا (مرکز الدراسات الاسلامیہ)، بریلی شریف، یوپی، شہزادہ صدر الشریعہ، ممتاز الفقہا، سلطان الاساتذہ، حضور محدث کبیر، علامہ ضیاء المصطفی قادری مدظلہ العالی، بانی و مہتمم الجامعۃ الامجدیہ، وکلیۃ البنات الامجدیہ، گھوسی، یوپی، سبط سرکار حضور مجاہد ملت، حبیب ملت حضرت مولانا سید غلام محمد حبیبی مدظلہ العالی، متولی وسجادہ نشین خانقاہ حبیبیہ، دھام نگر شریف، بھدرک، اڈیشا کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

جامعۃ الحبیب کے بانی ومتولیان ہونے کی حیثیت سے ہم قوم اور ارباب حکومت کو باور کراتے ہیں کہ ہمیشہ کے لئے جامعۃ الحبیب اور اس کے تمام ذیلی اداروں کے چلانے کے اہل وہی لوگ ہوں گے جو واضح طور پر سنی بریلوی مسلک کے ماننے والے ہونگے جیسا کہ ٹرسٹ کے قوانین (By Laws) میں بھی مذکور ہے۔

ازطرف: جملہ بانیان ومتولیان

جامعہ الحبیب ٹرسٹ

☆☆☆

جامعۃ الحبیب کا مسلک

اہل سنت و جماعت جو چودہ سو برس پہلے کے اس قدیم دین اسلام مذہب مہذب اہل سنت کے پابند ہیں۔ جو قرآن پاک، احادیث صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ اہل سنت و اولیائے امت رضی اللہ تعالی عنھم کے ارشادات سے واضح اور روشن تر ثابت ہے، خصوصا سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ کے فرامین مبارکہ ''بہجۃ الاسرار'' شریف اور کتاب مستطاب ''سبع سنابل'' (از سید عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ)، و کتاب مبارک ''تکمیل الایمان'' (از شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ) اور ''المعتقد المنتقد'' (از سیف اللہ المسلول حضرت مولانا شاہ فضل رسول بدایونی علیہ الرحمہ) سے ظاہر ہے، جس کی تفصیل اعلی حضرت، امام اہل سنت، مولانا الشاہ محمد احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی فاضل بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ کی تصانیف مبارکہ ''المعتمد المستند'' اور ''حسام الحرمین'' شریف میں ہے۔ جامعۃ الحبیب مسلک اہل سنت و جماعت معروف بہ مسلک اعلی حضرت کے افکار و نظریات کی ترویج و اشاعت کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ لہذا جو اس نظریئے سے اتفاق نہ رکھتا ہو اس کا جامعۃ الحبیب سے کوئی تعلق ہے اور نہ ہوگا۔



جامعۃ الحبیب ٹرسٹ: تعارف، سرگرمیاں اور منصوبے

جامعۃ الحبیب ٹرسٹ

جامعہ الحبیب ٹرسٹ ایک غیر سرکاری تنظیم (NGO) ہے جو تعلیمی اور سماجی میدان میں سرگرم عمل ہے۔ قانونی طور پر ادارہ ہر طرح کے تعاون حاصل کرنے کا اہل ہے اور اس کو متعلقہ سرٹیفیکٹس بھی حاصل ہیں۔ اس سلسلے میں FCRA، 80G، اور 12A جیسی اسناد حاصل ہیں۔ اس لیے جو حضرات بھی ہمارے ادارے کا تعاون کریں گے ان کو ٹیکس کی ادائیگی میں پچاس فیصد کی رعایت ملے گی۔ مزید برآں جو لوگ کارپوریٹ سیکٹر ریسپونسیبلیٹی (Corporate Sector Responsibility(CSR)) کے تحت ہمارے ادارے کا تعاون کرنا چاہتے ہیں اس کے لیے ہماری ٹیم مطلوبہ دستاویزی کارروائی کو انجام دینے کی اہلیت رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ اس ادارے میں زکوۃ وصدقات کے مستحق طلبہ وطالبات بھی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اس لیے یہ ادارہ شرعی طور پر بھی زکوۃ وصدقات کا مستحق ہے۔

جامعۃ الحبیب ٹرسٹ کے دائرہ کار میں مختلف خدمات اور متعدد مقاصد شامل ہیں۔ اجمالی طور پر ٹرسٹ کے اغراض ومقاصد کو مندرجہ ذیل الفاظ میں اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے۔

سماجی فلاح وبہبود

☆ ترقیِ انسانی وسائل، سماجی ترقی اور فلاحی سرگرمیاں۔

☆ یتیموں، مریضوں اور ذہنی وجسمانی طور پر معذور افراد کا مالی اور طبی تعاون۔

☆ قدرتی آفات کے وقت متأثرہ افراد کی امداد اور راحت رسانی کا کام۔

تعلیمی وتربیتی سرگرمیاں

☆ عصری اداروں میں زیر تعلیم مسلم طلبہ وطالبات کی مذہبی، شرعی، روحانی اور اخلاقی اقدار کی روشنی میں بہترین تربیت کا اہتمام۔

☆ دینی وشرعی علوم وفنون اور شریعت اسلامیہ کی ترویج واشاعت کے لئے تعلیمی اداروں (مدارس ومکاتب) کا قیام۔

☆ جدید اور عصری تعلیم کے لئے اسکول اور کالجیز کا قیام۔ (یہ منصوبہ جامعۃ الحبیب ٹرسٹ کے طویل المیعاد اغراض ومقاصد میں شامل ہے)

قیام کا پس منظر

ہندوستان میں مسلم قوم سب سے بڑی اقلیت ہے جو کئی میدانوں میں پسماندہ تسلیم کی گئی ہے۔ ان میں سرفہرست اقتصادی ترقی اور تعلیم کی صورت حال اور صحت ہیں۔ سرکاری وغیر سرکاری جائزہ رپورٹوں میں یہ

حقیقت تسلیم کی گئی ہے کہ ان کی صورت حال نہایت ہی خستہ اورابتر ہے۔اس صورت حال کے مدنظر کئی سالوں سے ہم نے متعدد فلاحی سرگرمیوں میں حصہ لیا ہے۔ اس سلسے میں خاص کر غرباء و مساکین کی مالی وطبی مدداورراحت رسانی کا کام قابل ذکر ہے۔ یہ علاقہ تعلیم اور معیشت کے میدان میں انتہائی پسماندہ ہے۔مزید برآں یہ علاقہ طوفان بادوباراں (cyclone prone area) کی زد پر ہے۔ گاہے بہ گاہے ان علاقوں میں رونما ہونے والی ان قدرتی آفات کی وجہ سے لوگ اپنے گھر بار اور ساز وسامان چھوڑ کر نقل مکانی کرنے اور پناہ گرزینوں کی سی زندگی گزارنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔

ہمارے ادارے کا ماننا ہے کہ قوم مسلم کے بہت سے اقتصادی اور سماجی مسائل کا حل تعلیمی ترقی میں مضمر ہے۔اس لیے ہماری اولین توجہ قوم مسلم کے نونہالوں کو تعلیمی سہولیات فراہم کرنے پر ہے۔اس کے لیے ہم نے اڈیشا کے اس دور افتادہ علاقے (رسول پور،ضلع: جگت سنگھ پور) میں کام کا آغاز کردیا ہے۔ جہاں جامعۃ الحبیب کا صدر دفتر واقع ہے۔اس علاقے میں مسلمانوں کی ایک معتد بہ آبادی رہائش پذیر ہے۔ان کی شرح خواندگی بہت ہی کم ہے۔خواتین کی تعلیمی صورتحال اور بھی ابتر ہے۔ان وجوہات کی بنیاد پر جامعۃ الحبیب نے ریاست اڈیشا کے مشرقی ساحلی علاقوں (جگت سنگھ پور، پارادیپ، کیندراپاڑا، کٹک، پوری اور بھوبنیشور) میں کام کے لیے منصوبے تیار کیا ہے۔ جامعۃ الحبیب معاونین کی مدد سے ان علاقوں کے معاشی اور سماجی طور پر کمزور مسلم لوگوں کی تعلیمی ضرورت کی تکمیل کا ارادہ رکھتا ہے۔ہمیں امید ہے کہ اس طرح سے ہم ان مسلم بھائیوں کی تعلیمی ترقی کے لیے اہم خدمات انجام دیں گے اور اس کے ساتھ ہم ان کے مذہبی اور ثقافتی تشخص کو تقویت پہنچانے میں بھی اہم معاون ثابت ہوں گے۔ وما توفیقی الا باللہ!

اس پس ماندہ علاقے میں کچھ نام نہاد تحریکیں اپنے ذاتی اغراض و مقاصد کے لیے اپنے عقائد و نظریات کی تبلیغ واشاعت میں سرگرم عمل ہیں۔ وہ اسلام کے نام پر توحید وشرک،سنت و بدعت اور اجتہاد وتقلید کے بارے اپنے فاسد افکار وعقائد کو سادہ لوح عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں۔اس کے علاوہ اس علاقے کے زیادہ تر لوگ دینی تعلیمات سے ناآشنا ہیں۔اس لیے یہ صورت حال اور نازک وحساس ہوجاتی ہے۔ان لوگوں تک اہل سنت و جماعت کے عقائد ومعمولات کی صحیح معلومات پہنچانے کے وسائل، دینی ادارے اور مساجد ہیں۔ان کے لیے قابل اور باصلاحیت افراد کی تیاری وقت کی اشد ضرورت ہے۔اسی دینی اور مذہبی ضرورت کے پیش نظر جامعۃ الحبیب کا قیام عمل میں آیا ہے۔

اس طرح سے تعلیم وتربیت کے حوالے سے جامعۃ الحبیب ٹرسٹ کئی طرح کی سرگرمیاں انجام دیتا ہے۔عوام میں تعلیم کے تئیں مثبت رجحان کو فروغ دینے کے لئے عوامی اجلاس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔سیمیناروں اور کانفرنسوں کے ذریعے سماجی اصلاح اور تعلیمی ترقی کے لئے مسائل و امکانات پر اہل فکر وقلم کے افکار ونظریات کو پیش کیا جاتا ہے۔ارباب فکر وقلم کی تجاویز کے نفاذ کے لئے جامعۃ الحبیب کا قیام عمل میں آیا

ہے جہاں مدرسہ ابتدائیہ، مدرسہ تحفیظ القرآن اور مدرسہ دراسات اسلامیہ (مدرسہ ثانویہ) میں قرب وجوار کے طلبہ کے ساتھ ساتھ بیرونی طلبہ بھی جامعہ کے ہاسٹل میں رہ کر اپنی علمی تشنگی بجھاتے ہیں۔ اور ادارہ ان کے قیام وطعام کا بلا معاوضہ انتظام کرتا ہے۔

موجودہ شعبہ جات کا مختصر تعارف

مدرسہ ابتدائیہ :

اس شعبہ میں عقائد، اخلاق اور بنیادی اسلامی تعلیمات کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ مدرسہ ابتدائیہ کا ہدف وہ طلبہ وطالبات ہیں جو جدید انگریزی اسکولوں اور سیکولر تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان طلبہ کو ہم مدرسہ ابتدائیہ میں مذہبی، روحانی اور اخلاقی اقدار سے روشناس کرانے کے لئے بنیادی دینی تعلیمات کی سہولیات فراہم کرتے ہیں۔ اس سے ان کے کردار وعمل اور سیرت وشخصیت پر گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

شعبہ دراسات اسلامیہ (نصاب اور منہج تعلیم) :

شعبہ دراسات اسلامیہ کا ہدف وہ طلبہ وطالبات ہیں جو قرآن وحدیث اور شریعت اسلامیہ کی افہام وتفہیم کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں۔ یہ طلبہ عام طور پر مدارس اسلامیہ ہند کے نظام تعلیم اور نصاب تعلیم کے تحت تربیت حاصل کرتے ہیں۔ تاہم اس نظام تعلیم کی عمومی طور پر یہ کہہ کر تنقید کی جاتی ہے کہ اس تعلیم کے بعد طلبہ کے ذہنی رجحانات یک قطبی ہوجاتے ہیں۔ بدلتے زمانے کے حالات سے وہ ناآشنا ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ عصر حاضر کے تحدیات کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ بین الاقوامی طور پر بولی اور سمجھی جانے والی رابطے کی زبان، انگریزی سے وہ ناآشنا ہوتے ہیں۔ ساتھ ہی اس دور میں سائنس اور ٹیکنالوجی، علم ریاضی اور کمیونیکیشن، سائنس کے میدان میں رونما ہونے والی دریافتوں اور ان کی بدولت حاصل ترقیوں کی واقفیت نہیں رکھتے۔ کیونکہ وہ جس نظام تعلیم کے تحت تعلیم حاصل کرتے ہیں وہ جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں ہیں۔ اسی لئے وہ عوام کی ضرورتوں اور توقعات کو پورا کرنے میں کوئی مثبت کردار ادا نہیں کر پاتے ہیں۔

اس لئے جامعۃ الحبیب ٹرسٹ کے ذمہ دار اراکین نے اصحاب فکر ونظر اور ارباب علم وعمل کی مشاورت سے ایک جامع اور مکمل نصاب تعلیم ترتیب دیا ہے جس میں بدلتے زمانے کے حالات اور اس کے اثرات کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ جامعۃ الحبیب کے لئے جو نصاب تعلیم مرتب کیا گیا ہے اس میں شریعت اسلامیہ کی افہام وتفہیم کے لئے ضروری علوم وآداب کی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصر حاضر کے حالات سے آگاہی کے لئے سائنس، ریاضیات اور انگریزی زبان کی تعلیم کا بھی مناسب انتظام کیا گیا ہے۔ اس طرح سے اس شعبے میں مروجہ درس نظامی کے نصاب کو دعوت وتبلیغ کے نقطہ نظر سے پڑھایا جاتا ہے۔

جامعۃ الحبیب کے متعدد شعبہ جات میں دی جانے والی تعلیم وتربیت کے نتیجے میں طلبہ کے فکر وعمل

پر صالح اسلامی اقدارو روایات کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ طلبہ عصر حاضر کے انسانوں تک دینی و اسلامی تعلیمات کی دعوت و تبلیغ بہتر حکمت اور احسن موعظت کے ساتھ پہنچانے میں بھی کامیاب ہوں گے۔ وہ دور جدید کے شکوک وشبہات کا حل فراہم کرنے کی اہلیت اور صلاحیت کے حامل ہوں گے۔ اسی کے ساتھ ساتھ یہاں کی تعلیم طلبہ کے اندر ایسی استعداد ولیاقت پیدا کرے گی جس کی بنیاد پر وہ قومی اور بین الاقوامی عصری دانش گاہوں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے اہل ہوں گے۔ اس طرح سے وہ روزگار کے نئے مواقع تلاش کر کے اپنی معاشی اور اقتصادی پسماندگی کو بھی دور کر سکیں گے۔

ٹرسٹ کے ذمہ دار اراکین کا یہ ماننا ہے کہ اگر تعلیمی پسماندگی کو دور کرنے کی سنجیدہ کوشش کی جائے تو قوم مسلم کے نوجوانوں کے لئے سماجی واقتصادی ترقیوں کے کئی مواقع دستیاب ہوں گے۔ لیکن تعلیم کے میدان میں یہ سنجیدہ کوشش اس طور پر ہو جس میں روایتی طرز تعلیم کی خامیوں کو اخلاص اور لگن کے ساتھ دور کرنے، مسائل کو حل کرنے اور امکانات پر غور کرنے پر توجہ دی جائے۔ اسی لئے ایک ایسے نظام تعلیم کی ضرورت محسوس کی گئی جس میں علوم اسلامیہ کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم کے چند بنیادی اور ضروری مضامین بھی شامل کر لئے جائیں تاکہ ان کی بدولت طلبہ اس بدلتی دنیا کے مواقع سے اپنی استعداد ولیاقت کے مطابق استفادہ کے مجاز اور اہل بن سکیں۔

جامعۃ الحبیب کے مدرسہ ابتدائیہ اور مدرسہ دراسات اسلامیہ (مدرسہ ثانویہ) کے منصوبے اسی ضرورت کے احساس کے تحت بنائے گئے ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ عصری تعلیم میں اسلامی اقدار و آداب کی رعایت اور دینی تعلیم میں عصری علوم وفنون سے استفادہ کی گنجائش اس نصاب تعلیم کی نمایاں خصوصیت ہے۔

شعبہ تحفیظ القرآن الکریم:

شعبہ تحفیظ القرآن الکریم میں طلبہ تجوید وقرات کے ساتھ ساتھ باصلاحیت اور ماہرین فن اساتذہ کرام کی نگرانی میں قرآن کریم حفظ کرتے ہیں۔ اسی کے ساتھ ان کو قرآن وحدیث، فقہ اور سیرت طیبہ کے ضروری دینی مسائل واحکام کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ جس میں طلبہ کی ذہنی اور فکری تربیت پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ طلبہ حفظ کی تکمیل کے بعد شعبۂ دراسات اسلامیہ میں داخلہ لیتے ہیں۔

شعبہ تجوید القرآن الکریم:

اس شعبہ میں خوش الحان ماہرین فن کی نگرانی میں قرات بروایت حفص کی تعلیم دی جاتی ہے اور مستقبل میں قرات سبعہ کی تعلیم کا منصوبہ بھی ہے۔ اس شعبہ کے طلبہ میں قرات وتجوید کی بہترین خوبیاں پیدا کرنے کے لیے مشق وممارست کے ساتھ آڈیو لیب کی بھی مدد لی جاتی ہے۔

تاج الشریعۃ کمپیوٹر ٹریننگ سینٹر (TCTC):

آج کے اس تیز رفتار اور ترقی یافتہ دور میں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی اہمیت وافادیت اور اس کی شدید ضرورت

سے کسی کو انکار نہیں۔ نئے دور کی ان ضرورتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے تاج الشریعۃ کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر (TCTC) کے نام سے کمپیوٹر کی تعلیم کا آغاز کیا گیا ہے۔ کمپیوٹر کی تعلیم ایک معیاری نصاب کی روشنی میں دی جاتی ہے۔ اس کورس میں جامعۃ الحبیب کے طلبہ اور قرب وجوار کے طلبہ بھی تعلیم کی سہولیات سے مستفید ہو رہے ہیں۔

شعبہ تبلیغ واصلاح:

معاشرہ اور سماج میں پھیلی فکری اور عملی بے راہ روی اور دین کے حوالے سی پائی جانے والی غفلت کو دور کرنے کے لیے"آل انڈیا تبلیغ سیرت" کے نام سے شعبہ تبلیغ و اصلاح کا قیام عمل میں آیا ہے۔ جامعۃ الحبیب کا یہ شعبہ ضلع جگت سنگھ پور اور مضافات وصوبہ اڈیشا کے مختلف گاؤں اور شہروں میں اسلامی مبلغوں اور داعیوں کا وفد روانہ کرتا ہے تا کہ امت مسلمہ اسلام کی پسندیدہ روش پر گامزن رہتے ہوئے بدعملی و بدعقیدگی کے مضر اثرات سے خود کو محفوظ رکھ سکے۔

جامعہ الحبیب کے زیر انتظام اب تک متعدد کامیاب کانفرنسیں مختلف عناوین کے تحت منعقد ہو چکی ہیں، جن میں ملک کے مقتدر علماء اہل سنت نے شرکت فرمائی۔ ان کانفرنسوں میں لاکھوں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور اپنے ایمان وعقائد کی اصلاح کی۔ اس سلسلے میں منعقد ہونے والے دو کانفرنسیں بعنوان "پیغام امن کانفرنس" اور "تحفظ شریعت کانفرنس" قابل ذکر ہیں۔

دار الحبیب (برائے نشر واشاعت):

جامعۃ الحبیب نے صالح اسلامی لٹریچر کی اشاعت کے لیے دار الحبیب کے نام ایک اشاعتی شعبہ قائم کیا ہے۔ تحقیق اور طباعت واشاعت کے ساتھ ساتھ اس شعبہ میں درسی اور غیر درسی کتابیں رعایتی قیمت پر فروخت کی جاتی ہیں۔ اس سلسلے میں متعدد مقامات پر (جلسوں اور اعراس کی محفلوں میں) بک اسٹال لگائے جاتے ہیں۔ دار الحبیب کی جانب سے کئی کتابیں تصنیف وطبع ہو کر قارئین میں مقبول ہو چکی ہیں۔ ان کتابوں میں چند کے نام یہ ہیں: آؤ دین سمجھیں، المساجد، وسیلے کی حقیقت، اربعین نبوی وغیرہ۔ اس شعبے میں مزید تحقیق وطبع کا کام جاری ہے۔

بزم حبیب:

طلبہ کی شخصیت میں ہمہ جہت خوبیاں اجاگر کرنے کے لئے جامعۃ الحبیب کے نظام تعلیم میں نصابی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ ہم نصابی اور غیر نصابی سرگرمیاں بھی شامل ہیں۔ اسی کے پیش نظر طلبہ میں خطابت، نظامت اور نعت خوانی کی مہارت پیدا کرنے کے لیے ہر جمعرات کو صبح 10 بجے سے اساتذہ کرام کی نگرانی میں بزم حبیب کا انعقاد ہوتا ہے۔ اس میں طلبہ اردو، عربی اور انگریزی زبان میں اپنی صلاحیتوں کو نکھارتے ہیں اور اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا شعبہ جات کے علاوہ، جامعۃ الحبیب اور بھی کئی سرگرمیوں میں حصہ لیتا ہے۔ ان کی تفصیلات ذیل میں پیش کی جاتی ہیں۔

توسیعی خطبات:

طلبہ کو نت نئے موضوعات پر جانکاری فراہم کرنے اور ان کے شعور وآگہی میں اضافے کی خاطر ادارہ مختلف موضوعات پر توسیعی خطبات کا اہتمام کرتا ہے۔ اس کے لیے علوم وفنوں کے ماہرین کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔ ان خطبات میں جامعۃ الحبیب کے طلبہ کے علاوہ قرب وجوار کے لوگ بھی شریک ہوتے ہیں اور اپنی معلومات میں اضافہ کرتے ہیں۔

نصاب تعلیم اور نظام تعلیم کی خصوصیات

☆......ماہرین تعلیم اور تجربہ کار علماء کرام کے صلاح ومشورہ کی روشنی میں تیار کیا گیا ایک جامع اور مکمل نصاب تعلیم۔

☆......درس نظامی کے ساتھ ساتھ انگریزی، حساب اور کمپیوٹر کی معیاری تعلیم۔

☆......علوم اسلامیہ وعصریہ میں ماہر، محنتی اور تجربہ کار اساتذہ۔

☆......24 گھنٹوں پر مشتمل نظام الاوقات۔

☆......طلبہ کی ہمہ وقت تعلیمی وتربیتی رہنمائی۔

☆......درسی وغیر درسی کتابوں سے آراستہ بہترین لائبریری۔

☆......عربی اور انگریزی میں بول چال کیے لئے بہتر ماحول۔

☆......تعلیمی، تحریری اور تقریری مقابلوں کا اہتمام۔

☆......ماہرین کے افکار وخیالات اور تجربات سے استفادہ کے لیے تربیتی پروگرام اور توسیعی خطبات۔

☆......تعلیمی اور تفریحی اسفار کا انتظام۔

☆......والدین اور گارجین کو ماہانہ ٹیسٹ اور امتحانات میں طلبہ کی کارکردگی کی اطلاع۔

☆......نصابی اور ہم نصابی موضوعات اور عناوین پر مباحثے اور مذاکرے کا انعقاد۔

☆......مختلف حساس موضوعات پر ملک کے علماء اسلام ودیگر دانشوران قوم سے توسیعی خطبات کا اہتمام۔

نظام داخلہ

جامعۃ الحبیب میں داخلہ تحریری اور تقریری (انٹرویو) امتحانوں کے بعد ہوتا ہے۔ ان دونوں امتحانوں کی روشنی میں طلبہ کی علمی استعداد اور ان کے درجات کا تعین ہوتا ہے۔ داخلہ کی کارروائیوں کو انجام دینے کے لیے ایک "ایڈمیشن کمیٹی" تشکیل دی گئی ہے۔ یہ کمیٹی رئیس الجامعۃ کی سربراہی اور تعلیمی شعبہ جات کے صدور کی نگرانی میں اپنی ذمہ داریاں نبھاتی ہے۔ یہ کمیٹی طلبہ کے داخلہ، تجدید داخلہ، اخراج جیسے امور کی نگرانی اور دیکھ بھال کا کام کرتی ہے۔

اساتذہ

کسی بھی تعلیمی ادارے کے منصوبوں کو عملاً نافذ کرنے میں اساتذہ کی محنت اور لگن کا بڑا اہم کردار ہوتا

ہے۔ الحمدللہ جامعۃ الحبیب کوخوشی ہے کہ اس کو ایسے باصلاحیت اور تجربہ کار اساتذہ کرام کی خدمات حاصل ہیں جن میں کچھ نے ملک کی مشہور و معروف درسگاہوں اور کچھ دیگر حضرات نے غیر ملکی جامعات میں تعلیم و تربیت کے مراحل سے گزر کر کئی مدارس میں تدریسی خدمات بھی انجام دے چکے ہیں۔ یہ اساتذہ کرام جامعہ کے احاطے میں ہی رہتے ہیں اور تدریس کے علاوہ طلبہ کی تربیت اور ان کی شخصیت سازی میں اہم کردار نبھارہے ہیں۔

اسناد کا معادلہ

جملہ احباب اہل سنت و جماعت کے لیے بالعموم اور طلبہ مدارس کے لیے بالخصوص ایک عظیم خوش خبری یہ ہے کہ جامعۃ الحبیب نے کامیابی کے ساتھ اپنا تعلیمی سفر طے کرتے ہوئے ملک و بیرون ملک کی جامعات سے اپنی اسناد کے معادلہ میں پیش رفت کی ہے۔ اس سلسلے میں اللہ تبارک وتعالی کے فضل و احسان سے 29/03/2013 میں جامعہ کا معادلہ جامعۃ الازہر مصر سے ہو گیا ہے۔ اس طرح سے جامعۃ الحبیب اعلی تعلیم کے لیے اپنے طلبہ کے کئی قافلے مصر روانہ کر چکا ہے۔ اور اب بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ مزید برآں ترکی اور اردن کی جامعات سے بھی معادلہ کا منصوبہ بھی ہے۔

اس کے علاوہ ملک کی متعدد یونیورسٹیوں (ہمدرد یونیورسٹی، دہلی؛ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ؛ جواہر لال نہرو یونیورسٹی، دہلی؛ جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی؛ مولانا آزاد یونیورسٹی، حیدرآباد وغیرہ) سے جامعۃ الحبیب کی اسناد کو منظور کرانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ جامعۃ الحبیب میں قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، کے ماتحت چلنے والے کورسز (ڈپلوما ان کمپیوٹر سائنس، ڈپلوما ان اردو اور ڈپلوما ان عربک) کے سینٹرز کی منظوری کے لیے تیاریاں کی جارہی ہیں۔ جامعۃ الحبیب میں نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اوپن اسکولنگ (NIOS) کے سینٹر بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اس طرح سے ہمارے ادارے میں داخلہ لینے والے طلبہ مولویت، عالمیت اور فضیلت کے ساتھ ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ اور گریجویشن سطح تک کی جدید اور عصری تعلیم کی اسناد حاصل کر سکیں گے۔

سہولیات

☆...... پرسکون، خوبصورت اور کشادہ ماحول۔

☆...... تین وقت معیاری اور بہتر طعام۔

☆...... شاندار ہاسٹل (دارالاقامہ)۔

☆...... علاج و معالجہ کا انتظام۔

☆...... 24 گھنٹے بجلی کا معقول انتظام۔

☆...... حفظان صحت کے پیش نظر واٹر فلٹر اور گیزر کا انتظام۔

☆...... نمایاں کارکردگی پر طلبہ کے لیے تعلیمی وظائف اور انعامات۔

الحبیب ایکسلینس ایوارڈ

طلبۂ مدارس اسلامیہ میں تعلیمی وتربیتی ذوق وشوق پیدا کرنے اوران کی خفیہ صلاحیتوں میں بالیدگی اورنکھار لانے کے لیے جامعۃ الحبیب نے ''الحبیب ایکسلینس ایوارڈ'' کا سلسلہ قائم کیا ہے۔اس ایوارڈ کو حاصل کرنے والے طلبہ کو دو خانوں میں رکھا گیا ہے۔ پہلے خانے میں وہ طلبہ ہیں جو جامعۃ الحبیب میں زیر تعلیم ہیں۔ان میں سے جو طلبہ اپنی جماعت کے سالانہ امتحانات میں اول اور دوم مقام حاصل کرتے ہیں ان کی حوصلہ افزائی اوردوسروں میں جذبۂ مسابقت بیدار کرنے کے لیے یہ ''ایکسلینس ایواردڈ'' دیا جاتا ہے۔

جشن عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجشن دستار حفظ وقرات۔ ۱۳؍ربیع النور ۱۴۳۹ھ بمطابق ۳؍دسمبر ۲۰۱۷ء بروز اتوار کے موقع پر ''الحبیب ایکسلینس ایوارڈ'' حاصل کرنے والے طلبہ کے نام ذیل میں درج ہیں:

جماعت ثانیہ: (۱) محمد اختر رضا ابن قاری محمد بدر عالم صاحب، یوپی (۲) محمد احمد رضا ابن قاری محمد بدر عالم صاحب، یوپی۔

جماعت اولی: (۱) محمد قربان خان ابن محمد سلامت خان، کالاہانڈی (۲) محمد غلام قادر ابن حافظ رضی احمد صاحب، آسنسول، بنگال۔

جماعت اعدادیہ: (۱) محمد امام الحق ابن اظہار خان، بالاسور (۲) محمد شعیب خان ابن ایوب خان، جگت سنگھ پور

جماعت ابتدائیہ: (۱) اذہان رضا ابن عبدالقیوم، جبل پور، مدھیہ پردیش (۲) محمد عرفان میاں ابن عبدالمجید، بالاسور۔

جماعت حفظ: (۱) سلمان رضا خان ابن ابوطاہر خان، جگت سنگھ پور (۲) غلام حسین ابن تفرق حسین، جگت سنگھ پور۔

اس کے علاوہ جامعۃ الحبیب نے سالانہ اجلاس کے موقع پر مسابقہ حفظ قرآن، مسابقۂ قرأت قرآن اور مسابقۂ نعت رسول کے پروگراموں کا انعقاد کیا تھا۔ان میں صوبہ اڈیشا کے مختلف مدارس اسلامیہ میں زیر تعلیم طلبہ بڑی تعداد میں شریک ہوئے تھے۔طلبا مدارس اسلامیہ کے درمیان ان موضوعات پر خصوصی دلچسپی پیدا کرنے اوران کی حوصلہ افزائی کی خاطر جامعہ الحبیب نے یہ قدم اٹھایا، اللہ کے کرم سے ادارہ نے اس سلسلے میں بڑی کامیابی حاصل کی، اہل علم نے اتنا پسند کیا کہ دیگر صوبوں سے کئی علمانے رابطہ کر کے مسابقے کے حوالے سے تمام اصول وضوابط وغیرہ کو حاصل کیا اور اپنے علاقے میں بھی اس قسم کی خدمت انجام دینے کا عزم ظاہر کیا۔والحمد علی ذالک۔ ماضی میں چند ایوارڈ یافتگان کی فہرست پیش قارئین ہے:

شمار	انعام یافتگان کے نام	ادارے کا نام	مسابقہ	مقام	سال
۱	محمد صدام حسین ابن محمد نعیم الدین	دارالعلوم رضاء مصطفی، اطلاع پور	حفظ قرآن	اول	۲۰۱۰ء
۲	محمد ہلال خان ابن محمد نجم الہدی خان	دارالعلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف	حفظ قرآن	دوم	۲۰۱۰ء
۳	سہراب عالم ابن محمد رستم انصاری	مدرسہ فیض الرسول	حفظ قرآن	سوم	۲۰۱۰ء

۴	شیخ طارق احمد ابن شیخ محمد فاروق	دارالعلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف	قراءت	اول	۲۰۱۰ء
۵	محمد احمد رضا ابن شیخ مسلم	مدرسہ مرکز العلوم، تریکند	قراءت	دوم	۲۰۱۰ء
۶	محمد آفتاب عالم ابن محمد قطب الدین	مدرسہ غوثیہ حبیبیہ	قراءت	سوم	۲۰۱۰ء
۷	محمد شہنواز ابن شیخ تجمل حسین	دارالعلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف	نعت رسول	اول	۲۰۱۰ء
۸	محمد سمیع انور نورانی ابن شمیم انوار	مدرسہ غوثیہ اسلامیہ	نعت رسول	دوم	۲۰۱۰ء
۹	محمد قاسم رضا نوری ابن محمد دلجان	جامعہ حبیبیہ مدرسۃ البنات قدوسی	نعت رسول	سوم	۲۰۱۰ء
۱۰	محمد عقیل احمد رضوی ابن شکیل احمد	مدرسہ جامعہ حبیبیہ رضویہ، کیندراپاڑا	حفظ قرآن	اول	۲۰۱۲ء
۱۱	محمد ابراھیم ابن اسماعیل	مدرسہ مرکز العلوم، تریکند	حفظ قرآن	دوم	۲۰۱۲ء
۱۲	نازش صدیقی ابن اخلاق حسین	مدرسہ مدینۃ العلم، کٹک	حفظ قرآن	سوم	۲۰۱۲ء
۱۳	غلام رسول ابن زین الدین	مدرسہ ضیاے حبیب، سرلو	قراءت	اول	۲۰۱۲ء
۱۴	محمد شمیم اختر ابن عبد السبحان	دارالعلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف	قراءت	دوم	۲۰۱۲ء
۱۵	محمد فیضان حبیب ابن محمد نور الدین	مدرسہ جامعہ حبیبیہ رضویہ، کیندراپاڑا	قراءت	سوم	۲۰۱۲ء
۱۶	شیخ اکرم ابن شیخ صمدانی	مدرسہ جامعہ حبیبیہ رضویہ، کیندراپاڑا	نعت رسول	اول	۲۰۱۲ء
۱۷	محمد تبارک علی ابن محمد شیخ رحمت علی	مدرسہ جامعہ حبیبیہ رضویہ، کیندراپاڑا	نعت رسول	دوم	۲۰۱۲ء
۱۸	احمد رضا افضل ابن عطاء الرحمن افضل	مدرسہ مرکز العلوم، تریکند	نعت رسول	سوم	۲۰۱۲ء
۱۹	محمد اعظم خان ابن محمد رحمت خان	مدرسہ رضائے حبیب، جاج پور	حفظ قرآن	اول	۲۰۱۴ء
۲۰	محمد شہاب الدین ابن محمد سقیم الدین	مدرسہ غوثیہ اسلامیہ، کانہو پور	حفظ قرآن	دوم	۲۰۱۴ء
۲۱	محمد عظمت رضا ابن محمد احمد رضا	دارالعلوم سید شاہ حبیب اللہ، جاج پور	حفظ قرآن	سوم	۲۰۱۴ء
۲۲	محمد شبیر القادری ابن محمد یوسف قادری	دارالعلوم مجاہد ملت، بھدرک	قراءت	اول	۲۰۱۴ء
۲۳	محمد سلمان رضا ابن عبد الوہاب	مدرسہ رضائے حبیب، جاج پور	قراءت	دوم	۲۰۱۴ء
۲۴	محمد امجد رضا ابن محمد نسیم الدین حبیبی	جامعہ حبیبیہ رضویہ، کیندراپاڑا	قراءت	سوم	۲۰۱۴ء
۲۵	شیخ حامد رضا ابن شیخ ابو طاہر	مدرسہ گلشن حبیب، جگت سنگھ پور	نعت رسول	اول	۲۰۱۴ء
۲۶	انصار رضا ابن محمد شوکت علی خان	مدرسہ قادریہ حبیبیہ، کشور نگر	نعت رسول	دوم	۲۰۱۴ء
۲۷	شمویل اختر ابن شیخ عبد الغفور	دارالعلوم مجاہد ملت، بھدرک	نعت رسول	سوم	۲۰۱۴ء

☆☆☆

اسمائے فارغین جامعہ

بموقع جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجشن دستار حفظ وقرات

۱۳/ ربیع النور ۱۴۳۹ھ بمطابق ۳/ دسمبر ۲۰۱۷ء بروز اتوار

شعبہ قراءت:

(۱) محمد اختر رضا ابن قاری بدر عالم صاحب، چریا کوٹ، یوپی

(۲) محمد احمد رضا ابن قاری بدر عالم صاحب،، چریا کوٹ، یوپی

(۳) محمد رضا ابن محمد آبار خان، جالیسور

(۴) محمد قربان خان ابن محمد سلامت خان، کالاہانڈی

(۵) محمد غلام قادر ابن حافظ محمد رضی احمد، آسنسول، بنگال

(۶) محمد قمر الاسلام ابن عبد الرحمٰن، بالاسور

شعبہ حفظ:

(۱) محمد شہباز خان ابن محمد قمر الدین خان، بھدرک

(۲) محمد اشفاق عالم ابن حافظ عبد الرؤف صاحب، جاج پور

(۳) محمد شعیب خان ابن محمد یوسف خان، بالاسور

(۴) محمد شیخ مجاہد رضا ابن محمد شیخ عبد الطیف، جاج پور



ہدیہ تشکر

من جانب طلبہ جامعۃ الحبیب

عطائے سرکار حضور مجاہد ملت ،حبیب ملت حضرت علامہ ومولانا سید غلام محمد صاحب قبلہ دام ظلہ العالی، قابل صداحترام علمائے عظام وشعرائے اسلام ومعزز سامعین کرام!

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

امابعد!

تمام تعریف پروردگار عالم کے لئے ہے،جس نے اپنے فرمان ذی شان ''یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِینَ آمَنُوا مِنکُمْ وَ الَّذِینَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ'' (المجادلہ، آیت ۱۱) ترجمہ: ''اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔'' (کنزالایمان) سے علم واہل علم کو اعلی وارفع مقام ومنصب عطا فرمایا۔اور کروڑوں درود وسلام نازل ہو،اس کے حبیب لبیب ﷺ پر کہ جنہیں معلم کائنات بنا کر مبعوث فرمایا گیا۔نیز ان کی آل، اصحاب، متبعین، ائمہ مجتہدین، محدثین، مفسرین اور علمائے دین پر بھی لاکھوں سلام ہو ،جنہوں نے حصول علم کی راہ میں ساری کلفتیں اور پریشانیاں برداشت کر کے،اس علمی اور دینی کارواں کو جاری وساری رکھا اور پوری دیانت اور ایمان داری کے ساتھ اس امانت علمی کو ہم تک پہونچایا۔

حضرات محترم!

اللہ تبارک وتعالی کے بے پناہ فضل واحسان ،اس کے حبیب کریم ﷺ کے بے پایاں کرم، غوث وخواجہ کی عنایات اور رضا ومجاہد کی نظر کرم کا صدقہ اور اپنے والدین کی دعاؤں کا ثمرہ ہے کہ آج ہماری کشت آرزو لہلہا اٹھی اور مسرتوں کی دنیا لالہ زار ہوگئی یعنی آج ہمارے سر پر حفظ وقرات کی دستار رکھی گئی۔اس حسین موقع پر ہم سب سے پہلے اپنے والدین کے شکرگزار ہیں کہ جنہوں نے ہر دقت وپریشانی کا خندہ پیشانی کے ساتھ سامنا کیا،اور کسی قسم کی ہماری تعلیمی رکاوٹوں کو برداشت نہ کیا، بلکہ انہیں دور کرنے کی ہر ممکنہ کوشش کی۔ہم اپنے اساتذۂ کرام کے بھی ممنون ہیں ،جنہوں نے ہر لمحہ ہماری صحیح راہنمائی فرمائی ،اور ہمیں منزل مقصود تک پہونچانے میں سعی پیہم کرتے رہے ہیں۔ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالی انہیں دارین میں جزائے خیر سے نوازے۔

بڑی ناس پاسی ہوگی اگر اس موقع پر ہم جامعۃ الحبیب کے ذمہ داران وٹرسٹیان کا شکریہ ادانہ کریں ،جنہوں نے ہمیں ہر طرح کی سہولت فراہم کرنے میں کوئی کمی نہیں کی اور تعلیمی سفر کو جاری رکھنے کے لئے ہمیں ہمیشہ ہمت وحوصلہ دیتے رہے۔ہم دل کی اتھاہ گہرائیوں سے بے حد امتنان وتشکر کے ساتھ یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالی جامعۃ الحبیب کو بام عروج تک پہونچائے اور اس کی تعمیر وترقی کے لئے غیب سے اسباب مہیا فرمائے، نیز اس کے ٹرسٹیان، معاونین اور بہی خواہوں کو دارین کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے۔

ہم آپ سب سامعین وحاضرین کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں ،اور تمام علمائے کرام، ائمہ مساجد اور خصوصیت کے ساتھ ہم حضور حبیب ملت حضرت علامہ ومولانا سید غلام محمد حبیبی صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں کہ جن کی شرکت نے ہماری بزم محبت کو دو آتشہ کر دیا۔اللہ تعالی حضرت کا سایہ ہمایوں ہم پر تادیر قائم رکھے۔اور ہمیں مزید حصول علم کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔آمین

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآلہ وصحبہ افضل الصلوٰۃ واکرم التسلیم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جامعۃ الحبیب پائندہ باد

اساتذۂ جامعۃ الحبیب زندہ باد

☆☆☆

مجاہد ملت ایوارڈ مع سپاس نامے

ہر سال جید علماء کرام کی ایک جماعت موجودہ علماء اہل سنت کی مذہبی کارکردگیوں کا جائزہ لیتی ہے، پھر ان میں سے کسی دو عالم دین کا نام انتظامیہ کے سامنے پیش کرتی ہے۔ جس کے بعد ان دو منتخب عالم دین کو ’’مجاہد ملت ایوارڈ‘‘ مع سپاس نامہ پیش کیا جاتا ہے۔ یہ ادارہ کی طرف سے ان کی دینی، مسلکی اور ملی خدمات کے اعتراف میں ایک چھوٹی سی پیش کش ہے۔ اب تک ادارہ جماعت اہل سنت کے جن علماء کرام کی خدمت میں ’’مجاہد ملت ایوارڈ مع سپاس نامہ‘‘ پیش کرنے کا شرف حاصل کر نا چکا ہے۔ ان بزرگوں کے نام یہ ہیں:

(۱)

حضرت علامہ مفتی محمد شبیر حسن رضوی صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ والقدسیہ
شیخ الحدیث وصدر شعبہ افتا، الجامعۃ الاسلامیہ، رونا ہی، فیض آباد، یوپی۔

(۲)

حضور حبیب ملت حضرت علامہ ومولانا سید غلام محمد حبیبی قادری صاحب قبلہ مدظلہ العالی
متولی وسجادہ نشیں خانقاہ حبیبیہ، سربراہ اعلی دار العلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف، بھدرک، اڈیشا

(۳)

حضرت علامہ ومولانا مفتی محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی مدظلہ العالی
صدر شعبہ افتا و شیخ الحدیث، مدرسہ فیض العلوم، جمشید پور، ٹاٹانگر، جھارکھنڈ

(۴)

حضرت علامہ مفتی محمد انور علی قادری صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ
سابق شیخ الحدیث دار العلوم اہل سنت مدرسہ غوثیہ، ہبلی، کرناٹک۔

(۵)

حضرت علامہ مفتی محمد حنیف حبیبی مصباحی صاحب قبلہ دام ظلہ العالی
شیخ الحدیث دار العلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف، بھدرک، اڈیشا

☆☆☆

علمائے کرام اور مشائخ عظام کی خدمت میں

سپاس نامے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سپاس نامۂ خلوص

بخدمت اقدس: حضرت علامہ مفتی محمد شبیر حسن رضوی صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ والقدسیہ
شیخ الحدیث وصدر شعبہ افتا، الجامعۃ الاسلامیہ، روناہی، فیض آباد، یوپی۔

جامع معقولات ومنقولات، استاذ العلما و الفقہا، کثیر التلامذہ، ناصر مسلک اعلی حضرت، قاطع بدعت وصلح کلیت حضرت علامہ مفتی محمد شبیر حسن رضوی صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ والقدسیہ کا شمار ان نابغہ روزگار ہستیوں میں ہوتا ہے، جنہوں نے خاندانی جاہ وحشم یا مالداری وسرمایہ داری کی بنیاد پر لوگوں کے دل ودماغ میں جگہ نہیں بنائی بلکہ اپنے علم وفضل، زہدوورع، حق گوئی وبے باکی، تصلب فی الدین اور پاکیزہ کردار کی وجہ سے سیکڑوں علما ومشائخ کے فردوس نظر بن گئے۔

استاذ العلما حضرت مفتی شبیر حسن رضوی صاحب قبلہ ابن امت علی کی ولادت، ضلع سنت کبیر نگر، کے دوریا لال نامی ایک گاؤں میں ۱۹۴۸ء کو ہوئی۔ ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے گاؤں سے قریب دار العلوم تدریس الاسلام، بسڈیلہ سے حاصل کی۔ بعد ازاں آپ نے حصول علم کے لئے دار العلوم منظر حق، ٹانڈہ، ضلع امبیڈکر نگر کا رخ کیا۔ یہاں آپ نے اپنے وقت کے جلیل القدر مفتی وفقیہ شمس العلما حضرت مفتی قاضی شمس الدین جون پوری علیہ الرحمہ، مصنف قانون شریعت سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ اور معقولات و منقولات کی کتابوں کا درس لیا۔ پھر دوبارہ دار العلوم تدریس الاسلام بسڈیلہ تشریف لائے اور یہیں سے آپ نے سند فراغت پائی اور دستار علم وفضل سے سرفراز ہوئے۔ بعد فراغت بھی تشنگی علم کی جب سیرابی نہ ہوسکی تو آپ نے دار العلوم مصباح العلوم بنام الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، کا قصد کیا اور بانی الجامعۃ الاشرفیہ، جلالۃ العلم حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ سے علوم حدیث اور حضرت علامہ مفتی عبد الرؤف بلیاوی علیہ الرحمہ سے علوم عقلیہ کا درس لیا، اور ان کی علمی وفکری تربیت سے اپنے ظاہر وباطن کو سنوارا۔

تدریس کے ابتدائی زمانہ میں ہی آپ دار العلوم عزیز العلوم، ضلع بہرائچ شریف میں بحیثیت صدر المدرسین مقرر ہوئے۔ منطق وفلسفہ میں میر زاہد، ملا جلال اور ملا حسن جیسی اعلی معقولی کتابیں شامل درس رہیں۔ تقریبا دس سال تک آپ نے یہاں بحسن وخوبی صدر مدرسی کے فرائض انجام دیئے۔ پھر آپ نے الجامعۃ الاسلامیہ روناہی کو زینت بخشی۔ اور شیخ الحدیث وصدر شعبہ افتا کے منصب عظیم پر فائز ہوئے۔ تادم تحریر اس عہدہ پر قائم ہیں۔ اور اپنی علمی ضیا پاشیوں سے ایک عالم کو منور کر رہے ہیں۔ آپ تعلیمات رضا اور

افکار رضا کی ترویج و اشاعت میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں، آپ کے فیض یافتہ طلبہ کے بقول آپ اپنی درس گاہ میں عشق رضا کا جام پلاتے ہیں۔

آپ کے زرنگار قلم نے علم و عرفان کے انمٹ نقوش صفحہ قرطاس پہ ثبت فرمائے اور ایک جہان کو اپنے فیضان علمی سے مالا مال فرمایا۔ جوامع الحکم، امام احمد رضا اور علوم عقلیہ ونقلیہ، توضیحات کبری، حاشیہ کبری، شرح مسلم الثبوت، شرح ہدایۃ الحکمت (عربی) جیسی نادر و نایاب تصنیفات علوم عقلیہ ونقلیہ پہ آپ کے کمال و عبور کی منہ بولتی تصویر ہیں۔ آپ کی قدر و منزلت کا اندازہ آپ کی تصنیفی و تدریسی خدمات سے نمایاں ہے۔ اب تک آپ کے ہاتھوں جن درجنوں علما و فضلا نے علم و فضل کی دولت گراں مایہ سے لیس ہو کر اہل علم کے مابین امتیازی مقام حاصل کیا ہے، ان میں چند نمایاں نام یہ ہیں: محقق عصر حضرت علامہ مفتی اختر حسین قادری صاحب قبلہ، جمدا شاہی، ضلع بستی، یوپی، حضرت علامہ کمال اختر صاحب قبلہ، چرہ محمد پور، یوپی، مفتی اشرفیہ حضرت علامہ مفتی نظام الدین صاحب قبلہ، مبارک پور، یوپی، حضرت علامہ فروغ القادری صاحب قبلہ، انگلینڈ، حضرت علامہ شمس الہدی صاحب قبلہ، مبارک پور، یوپی، حضرت علامہ قمر الحسن صاحب قبلہ، امریکہ۔

۲۰۱۵ء میں آپ کی خدمات علمیہ کو سراہتے ہوئے عرس صدر الشریعہ کے موقع پر آپ کو صدر الشریعہ ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اور کثیر التلامذہ کا اعزازی خطاب بھی آپ کے تاج علمی کی زینت بنا۔ حضور مفتی اعظم ہند کے دست حق پرست پر آپ نے بیعت فرمائی۔ دو بار مناظرہ میں سلطان المناظرین حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کی مصاحبت نصیب ہوئی۔ مفتی نانپارہ حضرت علامہ مفتی رجب علی علیہ الرحمہ۔ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی، پیر طریقت حضرت سید مثنی میاں علیہ الرحمہ اور حضرت علامہ سید گلزار میاں صاحب قبلہ، مسولی شریف نے آپ کو سعادت خلافت و اجازت سے مشرف فرمایا۔ دو بار حج بیت اللہ شریف و زیارت بغداد شریف اور دیگر مقامات مقدسہ کی باریابی کا شرف پایا۔

ہم ذمہ داران جامعۃ الحبیب چیریٹیبل ٹرسٹ حضور والا کی پچاس سالہ تدریسی، دینی و مذہبی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع سے تمام علمائے کرام بالخصوص حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ کے سامنے تہ دل سے یہ سپاس نامۂ خلوص پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالی آپ کی خدمات جلیلہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور آپ کا سایہ ہمایوں تادیر ہم پر قائم رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ افضل الصلوت والتسلیم۔

من جانب: جامعۃ الحبیب چیریٹیبل ٹرسٹ، رسول پور، جگت سنگھ پور، اڈیشا، انڈیا۔

بتاریخ: یکم جمادی الثانی ۱۴۳۷ھ/ مطابق: ۱۱ مارچ ۲۰۱۶ء



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سپاس نامۂ خلوص

بخدمت عالی: حضور حبیب ملت حضرت علامہ ومولانا سید غلام محمد حبیبی قادری صاحب قبلہ مدظلہ العالی
متولی وسجادہ نشیں خانقاہ حبیبیہ، سربراہ اعلی دارالعلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف، بھدرک، اڈیشا

عطائے سرکار مجاہد ملت، پیر طریقت، چراغ راہ طریقت، حبیب ملت حضرت علامہ ومولانا سید غلام محمد حبیبی قادری صاحب قبلہ دام ظلہ العالی، زیب سجادہ خانقاہ عالیہ قادریہ حبیبیہ، دھام نگر شریف، بھدرک، اڈیشا، کا شمار ہندوستان کی ان مقتدر شخصیات اور پیران عظام میں ہوتا ہے جن کا طرۂ امتیاز خلوص وللّٰہیت، مہر ووفا، سنجیدگی وسادگی اور تواضع وانکساری ہے۔

حضور حبیب ملت دامت برکاتہم العالیہ کی ولادت ۱۵ جنوری ۱۹۶۶ء کی صبح سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ کی پرشکوہ حویلی میں ہوئی۔ اسی حویلی میں آپ پروان چڑھے۔ جب چار سال چار مہینے کے ہوئے تو سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ نے آپ کی رسم بسم اللہ خوانی کرائی۔ مدرسہ غوثیہ رؤفیہ، دھام نگر شریف میں آپ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ بعد ازاں درس نظامی کی ثانوی تعلیم کے لئے حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ نے اپنے قائم کردہ ادارہ جامعہ حبیبیہ، الہ آباد میں داخل کرایا۔ پھر آپ نے مزید حصول علم کی خاطر مدرسہ فیض العلوم، جمشید پور کا رخ کیا۔ ۱۹۸۶ء میں فیض العلوم سے ہی آپ نے سند فراغت حاصل کی اور دستار فضیلت سے سرفراز کئے گئے۔ مدرسہ غوثیہ رؤفیہ، دھام نگر شریف سے لے کر مدرسہ فیض العلوم، جمشید پور تک جن مشفق اساتذۂ کرام کے زیر سایہ آپ نے اپنی علمی تشنگی بجھائی اور جن کی شفقتوں اور عنایتوں نے آپ کو گوہر تابدار بنایا، ان میں نمایاں نام یہ ہیں: شمس العلما حضرت مفتی محمد نظام الدین حبیبی بلیاوی علیہ الرحمہ، شہزادۂ صدر الشریعہ، مفتی اعظم مغربی بنگال حضرت علامہ ثناء المصطفی امجدی علیہ الرحمہ، ماہر ہفت لسان، وحید الزماں حضرت علامہ عاشق الرحمن حبیبی صاحب قبلہ، بدر الفقہا حضرت مفتی عبد الستار عزیزی علیہ الرحمہ، اشرف العلما حضرت مولانا سید محمد اشرف حبیبی علیہ الرحمہ۔

حضور حبیب ملت کو کم سنی ہی میں سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ سے شرف بیعت حاصل ہو چکا تھا۔ ۱۹۹۰ء میں آپ خانقاہ عالیہ قادریہ حبیبیہ کے متولی وسجادہ نشیں مقرر ہوئے۔ خانقاہ کی تولیت کے ساتھ جانشین مجاہد ملت

حضرت مولانا عبد الوحید حبیبی علیہ الرحمہ نے آپ کو خلافت و اجازت سے بھی سرفراز فرمایا۔ان کے علاوہ خلفاے مجاہد ملت میں شمس العلما حضرت مفتی نظام الدین حبیبی علیہ الرحمہ،حضرت مولانا قاری عبد التواب حبیبی صاحب قبلہ،حضرت مولانا قاری سید مقبول حبیبی صاحب قبلہ،جانشین مفتی اعظم ہند،حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ الشاہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری صاحب قبلہ دامت فیوضہم العالیہ اور غیاث ملت حضرت علامہ و مولانا سید غیاث الدین صاحب قبلہ جیسی قدآور شخصیتوں نے بھی آپ کو تاج خلافت سے مشرف فرمایا ہے۔

سلسلۂ قادریہ رضویہ حبیبیہ کا فروغ،تعلیمات اعلی حضرت کی تبلیغ و اشاعت،خانقاہ اور مسجد خانقاہ کی تزئین،زائرین کی سہولت کے لئے مسافر خانہ،تالاب اور وضوخانہ کی تعمیر،باب الحبیب کا قیام اور دار العلوم مجاہد ملت کی نشأۃ ثانیہ اور اس کا تعلیمی عروج آپ ہی کی محنت شاقہ کی رہین منت ہے۔ان میں سب سے اہم اور نمایاں کام دار العلوم مجاہد ملت کا انتظام و انصرام ہے۔ہندوستان کے مختلف صوبہ جات بالخصوص اڈیشا کے گوشہ گوشہ میں جو علم کی شمع روشن ہے،بلا شبہ وہ دار العلوم مجاہد ملت کی دین ہے۔اور دار العلوم کی ترقی حضور حبیب ملت مدظلہ العالی کی حسن کارکردگی اور آپ کی عمدہ سربراہی کا ثمرہ ہے۔

ہم ذمہ داران جامعہ الحبیب چیریٹبل ٹرسٹ آپ کی دینی وملی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ہندوستان کے معتبر علماے کرام بالخصوص حضور تاج الشریعہ دامت فیوضہم العالیہ کے سامنے منبر نور پر آپ کی خدمت میں یہ سپاس نامۂ خلوص پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالی اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل آپ کو درازی عمر عطا فرمائے،تاکہ آپ کے ہاتھوں مسلک اہل سنت،مسلک اعلی حضرت کی مزید اشاعت ہو اور مشن مجاہد ملت عام و تام ہو۔آمین

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ افضل الصلوت والتسلیم۔

من جانب: جامعۃ الحبیب چیریٹبل ٹرسٹ،رسول پور،جگت سنگھ پور،اڈیشا،انڈیا۔

بتاریخ: یکم جمادی الثانی ۱۴۳۷ھ/مطابق: ۱۱ مارچ ۲۰۱۶ء



بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس نامہ خلوص

بخدمت اقدس: حضرت علامہ ومولانا مفتی محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی مدظلہ العالی

صدر شعبہ افتا وشیخ الحدیث، مدرسہ فیض العلوم، جمشید پور، ٹاٹانگر، جھارکھنڈ

ماہر علوم درسیات حضرت علامہ ومولانا مفتی محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی دام ظلہ العالی ان بندگان خدا میں ہیں، جنہوں نے اپنی حیات مستعار کا بیش تر حصہ خدمت دین و مذہب کے لئے وقف کر دیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالی اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کی رضا وخوشنودی ہی جن کا مطمح نظر ہے۔ جو اپنے فرائض منصبی کو کار ثواب سمجھ کر انجام دیتے ہیں۔

حضرت علامہ مفتی محمد عابد حسین ابن الحاج شیخ محمد یونس قادری ضوی حامدی، کی ولادت ۸/ جمادی الاولی، ۱۳۸۱ھ، مطابق ۱۷/نومبر ۱۹۶۱ء بروز جمعہ صبح ۷/ بجے قصبہ لوکہا بازار، ضلع، مدھوبنی، بہار میں ہوئی۔ آپ اپنے والد محترم کے زیر سایہ پروان چڑھے۔ آپ کے والد حضرت مولانا شیخ یونس قادری رضوی حامدی ، چوں کہ خود ایک عالم دین تھے، دارالعلوم منظر اسلام کے فارغ التحصیل تھے، اس لئے انہوں نے اپنے صاحب زادہ کی بحسن وخوبی دینی وعلمی تربیت فرمائی۔ اور اپنی ہی نگہ داشت میں انہیں ابتدائی تعلیم سے خود آراستہ فرما کر منتہی علوم کے لئے مدرسہ شمس العلوم، گھوسی، ضلع، مئو، یوپی، بعد ازاں دارالعلوم اہل سنت مصباح العلوم بنام الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور روانہ کیا۔

حضرت مفتی صاحب قبلہ ۱۹۷۸ء تا ۱۹۷۹ء مدرسہ شمس العلوم میں زیر تعلیم رہے۔ یہاں آپ نے ماہر فن اساتذۂ کرام کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا اور ان کے خوان علم وفضل سے اپنا حظ اٹھایا۔ پھر حضرت مفتی صاحب قبلہ نے ۱۹۸۰ء میں اہل سنت کی عظیم درس گاہ، یادگار حافظ ملت الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں داخلہ لیا۔ یہاں آپ نے علوم وفنون پہ دسترس وعبور رکھنے والے اساتذۂ کرام سے چھ سال تک مختلف علوم وفنون حاصل کئے۔ اور ان میں کمال و درک پیدا کی۔ اپریل ۱۹۸۶ء میں الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور سے آپ کی فراغت ہوئی اور دستار فضیلت سے سرفراز فرمائے گئے۔ یہیں آپ قرات وعالمیت کے اسناد سے بھی نوازے گئے۔ اتر پردیش بورڈ اور بہار ایجوکیشن بورڈ پٹنہ سے عالم و فاضل کے امتحانات میں بھی نمایاں کامیابی سے ہم کنار ہوئے۔

بعد فراغت ۱۹۸۶ء میں رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ نے فیض العلوم، جمشید پور کے لئے آپ کو بحال کیا۔ حضرت رئیس القلم علیہ الرحمہ نے افتا، قضا اور شیخ الحدیث کے اہم مناصب آپ

کے سپرد کئے۔اس وقت سے اب تک آپ یہ تمام خدمات باحسن وجوہ نباہ رہے ہیں۔دار القضا، ادارۂ شریعہ، جھارکھنڈ اور مدرسہ فیض العلوم کے عہدۂ قضا پر فائز رہ کر قضا و فیصلے کے امور بھی آپ ہی کے ہاتھوں انجام پذیر ہو رہے ہیں۔

حضرت مفتی صاحب قبلہ کی فیروز بختی ہے کہ ۱۹۷۸ء میں سرکار مفتی اعظم ہند الشاہ علامہ مصطفی رضا خان بریلوی متوفی ۱۹۸۱ء کے دست حق پرست پہ بیعت فرما کر آپ نے حضور مفتئ اعظم کی غلامی میں شمولیت اختیار کی اور نوری کہلانے کا اعزاز و اکرام پایا۔حضرت مفتی صاحب قبلہ اپنے اخلاص، ایثار، علمی گہرائی و گیرائی اور پارسائی سے معمور زندگی کے سبب اکابر علما و مشائخ کے ممنون نظر رہے ہیں۔

ہم شبیہہ حضور مفتی اعظم ہند امین شریعت حضرت علامہ سبطین رضا خان قادری بریلوی علیہ الرحمہ نے آپ کو خلافت و اجازت سے نوازا۔شمس العلما حضرت مفتی نظام الدین حبیبی الہ آبادی علیہ الرحمہ نے اجازت حدیث، حزب البحر، دلائل الخیرات شریف، مجموعۂ اعمال رضا، و دیگر وظائف و معمولات اور تعویذات کی اجازت عطا فرمائی۔بحر العلوم حضرت علامہ عبد المنان اعظمی علیہ الرحمہ نے بھی اجازت حدیث دی۔حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خاں بریلوی دامت برکاتہم العالیہ نے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ نوریہ کی اجازت و خلافت کے ساتھ تفسیر، فقہ اور تمام علوم کی اجازت سے سرفراز فرمایا۔محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ سے بھی آپ کو حدیث و فقہ کی اجازت اور سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ امجدیہ کی اجازت و خلافت حاصل ہے۔نیز حضرت علامہ و مولانا عبد الشکور صاحب قبلہ شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ نے بھی آپ کو حدیث کی اجازت عنایت فرمائی۔حضرت علامہ و مولانا مجیب اشرف صاحب قبلہ، یادگار سلف حضرت مولانا سید اویس مصطفیٰ صاحب قبلہ بلگرام شریف، حضرت مولانا سید غیاث الدین صاحب قبلہ کالپی شریف اور جانشین مجاہد ملت، حبیب ملت حضرت مولانا سید غلام محمد قادری حبیبی صاحب قبلہ دھام نگر شریف نے بھی آپ کو خلعت خلافت و اجازت کا اعزاز بخشا ہے۔

درس و تدریس اور افتا و قضا کے امور کی انجام دہی کے ساتھ حضرت مفتی صاحب قبلہ تصنیف و تالیف کا بھی عمدہ ذوق رکھتے ہیں۔اہلسنت و جماعت کے مختلف رسائل و جرائد میں مختلف عناوین پر آپ کے گراں قدر مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔علما و عوام سے داد و تحسین حاصل کر چکی، آپ کی تصنیفات '' مفتی اعظم کی استقامت و کرامت '''' غوث اعظم اور امام احمد رضا '' وغیرہ آپ کی قلمی لیاقت و مہارت پر منھ بولتی تصویر ہیں۔

حضرت مفتی محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی دام ظلہ العالی ایک ماہر مدرس، کہنہ مشق مصنف اور باکمال مفتی ہیں۔یوں تمام دینی علوم و فنون آپ کا میدان ہے، لیکن قلبی و طبعی لگاؤ آپ کو حدیث و فقہ سے ہے۔اب تک درجنوں فتاوے آپ نے تحریر فرمائے اور برسہا برس سے منصب شیخ الحدیث پر قائم رہتے

ہوئے حدیث مصطفی علیہ التحیۃ والثناء کی خوشبو سے علما وفضلا کے قلوب واذہان معطر کر رہے ہیں۔علم وعمل ،خلوص وللّٰہیت ،زہد و پارسائی اور تواضع وانکساری کے پیکر ہیں۔آپ مسلسل ۳۲ سال سے اہلسنت کے پلیٹ فارم سے دینی وسماجی خدمات انجام دے رہے ہیں۔اب تک درجنوں علما وفضلا آپ کے ہاتھوں فارغ ہوکر دین وسنیت کا کام کررہے ہیں۔

ہم ذمہ داران جامعۃ الحبیب چیریٹیبل ٹرسٹ حضور والا کی ۳۲/سالہ تدریسی، دینی ومذہبی خدمات جلیلہ کا تہہ دل سے اعتراف کرتے ہوئے ،جشن عید میلاد النبی  کے موقع سے تمام علماء کرام کے سامنے یہ ''سپاس نامہ خلوص'' اور ''مجاہد ملت ایواڈ'' پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔اور دعا گو ہیں کہ اللہ تبارک وتعالی آپ کے عمر واقبال میں مزید ترقی عطا کرے،تاکہ آپ زیادہ سے زیادہ اسلام وسنیت کی خدمات انجام دے سکیں۔آمین

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ افضل الصلوۃ والتسلیم

من جانب : جامعۃ الحبیب چیریٹیبل ٹرسٹ

رسول پور،جگت سنگھ پور،اڈیشا،انڈیا۔

بتاریخ:۱۲/ربیع النور ۱۴۳۸ھ/مطابق:۱۸/دسمبر ۲۰۱۶ء

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

سپاس نامۂ خلوص

بخدمت اقدس:۔ حضرت علامہ مفتی محمد انور علی قادری صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ

سابق شیخ الحدیث دارالعلوم اہل سنت مدرسہ غوثیہ، ہبلی، کرناٹک، انڈیا

جامع معقولات ومنقولات حضرت علامہ مفتی محمد انور علی قادری دامت برکاتہم العالیہ کا شمار ان علمائے ربانیین میں ہوتا ہے، جنھوں نے اپنے علم وعمل سے ہند اور بیرون ہند میں اہل سنت وجماعت کا علم بلند کیا اور دعوت وتبلیغ کے ذریعہ لوگوں کے قلوب واذہان میں عشق مصطفی علیہ التحیۃ والثنا کا چراغ جلایا ہے۔

حضرت مفتی محمد انور علی قادری صاحب قبلہ دام ظلہ النورانی ابن عالی جناب فرمان علی کی ولادت مشرقی یوپی کے گاؤں، بسڈیلہ، ضلع بستی، موجودہ ضلع سنت کبیر نگر میں ۱؍جنوری ۱۹۴۵ء کو ہوئی۔ آپ کی ابتدائی تعلیم دارالعلوم اہل سنت تدریس الاسلام، بسڈیلہ، میں ہوئی۔ پھر آپ نے اعلیٰ تعلیم کے لئے الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، یوپی میں داخلہ لیا۔ یہیں سے آپ نے سند فراغت حاصل کی اور آپ کے سر پر تاج فضیلت سجایا گیا۔ اپنے تعلیمی سفر میں آپ نے مختلف ماہرین فن اساتذۂ کرام کے چشمۂ علم وعمل سے اپنی علمی تشنگی بجھائی۔ لیکن خصوصیت کے ساتھ بانی الجامعۃ الاشرفیہ حضور حافظ ملت اور علامہ حافظ عبدالرؤف علیہما الرحمۃ سے خوب اکتساب فیض کیا، اور ان کے محبوب نظر رہے۔

بعد فراغت تقریبا چھ سال تک دارالعلوم انوار العلوم علیمیہ تیغیہ، دامودر پور، بہار میں آپ نے تدریسی خدمات انجام دی۔ پھر حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے ایما اور حکم پر آپ نے ہبلی، کرناٹک میں واقع دارالعلوم اہل سنت مدرسہ غوثیہ کی زمام تدریس سنبھالی۔ یہاں پانچ سال تک علم وحکمت کے موتی لٹائے۔ اور بحیثیت شیخ الحدیث بھی آپ نے یہاں حدیث مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبوئیں بکھیریں۔ اس کے بعد آپ مختلف مساجد میں بحیثیت امام وخطیب، طبیب حاذق بن کر بیمار افکار واذہان کے حامل افراد کے عقائد واعمال کی اصلاح فرماتے رہے۔ آپ کے دعوتی وتبلیغی کاز کا دائرہ ہندوستان، شری لنکا، دبئی، اور شارجہ تک پھیلا ہوا ہے۔ تادم تحریر آپ پانچ بار حج وزیارت کی سعادتوں سے بہرہ مند ہو چکے ہیں۔ بیت المقدس، بغداد شریف اور قاہرہ، (مصر) کے مختلف اکابرین اولیاء وصالحین کے مزارات کی حاضری کا بھی شرف حاصل ہے۔ کئی بار دعوتی وتبلیغی اسفار میں حضور سیدنا مجاہد ملت قدس سرہ کی خدمت اور ان کی رفاقت ومصاحبت کا بھی آپ کو حسین

موقع میسر آیا ہے۔

مناظر اسلام، شیر بیشہ اہل سنت حضرت علامہ حشمت علی خاں قادری برکاتی رضوی علیہ الرحمہ کے آپ مرید اور حضور مفتی اعظم ہند، علامہ مصطفی رضا، خلف اصغر حضور اعلی حضرت، علیہما الرحمہ سے طالب ہیں۔حضور تاج الشریعہ، جانشین مفتی اعظم ہند علامہ مفتی اختر رضا خاں قادری ازہری دامت فیوضہم العالیہ و القدسیہ، حضرت علامہ ومولانا منصور علی خاں، پیلی بھیت شریف، غیاث ملت حضرت مولانا سید غیاث الدین صاحب قبلہ، کالپی شریف اور مولانا سید گلزار اسمعیل واسطی (گلزار میاں) صاحب قبلہ، مسولی شریف نے آپ کو خلافت واجازت سے سرفراز فرمایا ہے۔تقریبا پانچ چھ دہائی سے آپ، حضور اعلی حضرت علیہ الرحمہ کے افکار ونظریات کی روشنی میں اہل سنت و جماعت کی تبلیغ و اشاعت کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔درس و تدریس، فتوی نویسی، فقہی سیمیناروں میں شرکت، امامت وخطابت، لوگوں کے عقائد واعمال کی اصلاح اور انہیں مسلک حق، مسلک اعلی حضرت پر گامزن رکھنے کی سعی پیہم ہی آپ کا محبوب مشغلہ رہا ہے۔

ہم ذمہ داران ''جامعۃ الحبیب چیریٹبل ٹرسٹ'' حضور والا کی تدریسی، دعوتی وتبلیغی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ''دسواں (۱۰) سالانہ جلسۂ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جشن دستار حفظ و قرات'' کے حسین موقع پر، علمائے کرام کی موجودگی میں حضرت حبیب ملت علامہ ومولانا سید غلام محمد حبیبی صاحب قبلہ، متولی وسجادہ نشیں، خانقاہ عالیہ قادریہ حبیبیہ، دھام نگر شریف، کے مقدس ہاتھوں آپ کی خدمت میں ''مجاہد ملت ایوارڈ'' اور یہ ''سپاس نامہ خلوص'' پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالی آپ کی خدمات کو درجہ قبولیت عطا فرمائے اور آپ کا سایہ ہم پر تا دیر قائم رکھے۔آمین

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ افضل الصلوۃ واکرم التسلیم۔

من جانب: جامعۃ الحبیب چیریٹبل ٹرسٹ، رسول پور، جگت سنگھ پور، اڈیشا، انڈیا

بتاریخ: ۱۳/ربیع النور/ ۱۴۳۹ھ، مطابق: ۳/دسمبر/ ۲۰۱۷ء



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

سپاس نامہ خلوص

بخدمت عالی:۔حضرت علامہ مفتی محمد حنیف حبیبی مصباحی صاحب قبلہ دام ظلہ العالی
شیخ الحدیث دارالعلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف، بھدرک، اڈیشا

ماہر درسیات، عمدۃ الخطبا، ادیب دل پذیر حضرت علامہ مفتی محمد حنیف حبیبی مصباحی صاحب قبلہ دام ظلہ العالی کی شخصیت گوناگوں خوبیوں کی حامل ہے۔آپ ایک باکمال مدرس، کہنہ مشق مقرر وخطیب اور ایک ماہر نثر نگار ہیں۔

علامہ شیخ محمد حنیف حبیبی صاحب قبلہ ابن عالی جناب شیخ ابوالقاسم صاحب، اشرف نگر (رگھوناتھ پور) ضلع، بالاسور، اڈیشا میں ۴/جولائی ۱۹۷۲ء کو پیدا ہوئے۔یہیں آپ پروان چڑھے۔ابتدائی تعلیم گاؤں کے اسکول میں حاصل کی۔بچپن ہی سے دینی تعلیم کا شوق تھا، اس لئے اسکول کی ابتدائی تعلیم کے بعد حضور سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ کے قائم کردہ ادارہ مدرسہ غوثیہ رؤفیہ دھام نگر شریف، میں آپ نے داخلہ لیا۔یہاں آپ نے مختلف اساتذۂ کرام سے مختلف فنون کی کتابیں پڑھیں۔بعدہ درس نظامی کی اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے آپ نے مدرسہ شمس العلوم، گھوسی، یوپی، پھر الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، یوپی، کارخ کیا۔شمس العلوم میں ایک سال رہ کر آپ نے جماعت ثالثہ کا درس لیا۔اور رابعہ تا ثامنہ الجامعۃ الاشرفیہ میں زیر تعلیم رہے۔۱۹۹۵ء میں یہیں سے آپ کی فراغت ہوئی اور دستار فضیلت آپ کے سر کی زینت بنی۔قرات سبعہ اور فضیلت کی سندیں بھی یہیں سے حاصل کی۔نیز الہ آباد بورڈ سے فاضل دینیات اور اڈیشا اردو بورڈ سے مولوی، ماہر اور فاضل اردو کی بھی ڈگریاں آپ کو تفویض ہوئیں۔

جن اساتذۂ کرام کی بارگاہ علم وادب میں آپ نے زانوئے ادب تہہ کیا اور جن کے منہل علم وعمل سے اپنے علمی ذوق وشوق کی آپ نے تسکین کی، ان میں چند نمایاں نام یہ ہیں: شارح بخاری مفتی شریف الحق علیہ الرحمہ، بحر العلوم مفتی عبدالمنان اعظمی علیہ الرحمہ، محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری مدظلہ العالی، نصیر ملت علامہ نصیر الدین صاحب قبلہ، علامہ عبدالشکور صاحب قبلہ، علامہ محمد احمد مصباحی صاحب قبلہ، علامہ عاصم حبیبی اعظمی صاحب قبلہ، مفتی عبدالرشید صاحب قبلہ، علامہ قمر الدین قمر اشرفی صاحب قبلہ، علامہ ممتاز عالم مصباحی صاحب قبلہ، قاری نور الحسن و قاری ابوالحسن صاحبان، مولانا سید اشرف حبیبی علیہ الرحمہ، مولانا عبدالمصور صاحب قبلہ، مفتی قاسم مصباحی صاحب قبلہ، مولانا علاء الدین حبیبی صاحب قبلہ وغیرھم۔زادہم اللہ قدرا وشرفا۔

بعد فراغت بحیثیت صدر المدرسین دارالعلوم مجاہد ملت ،دھام نگر شریف میں آپ کی تقرری ہوئی۔تقریبا ۳ر سال تک درس وتدریس کی ذمہ داری کے ساتھ ساتھ آپ نے اپنے فرائض منصبی کو بحسن وخوبی انجام دیا۔اس کے بعد آپ دارالعلوم مجاہد ملت ہی میں منصب شیخ الحدیث پر فائز ہوئے۔تادم تحریر اسی منصب رفیع کی زینت بنے ہوئے ہیں۔میدان خطابت میں آپ کی طلیق اللسانی اور فصیح البیانی کا ہر کوئی معترف ہے۔تقریبا ۲۲ر سال سے ،درس وتدریس ،ارشاد وتبلیغ ،تصنیف وتالیف ،حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کی تمام تحریکات کو زندہ رکھنے اور انہیں عام وتام کرنے کی جدو جہد میں آپ مصروف عمل ہیں۔تصنیف وتالیف کا نہ یہ کہ آپ کو فقط شوق ہے، بلکہ آپ ایک مشاق صاحب قلم ہیں۔مختلف عناوین پر رسائل وجرائد اور خصوصی شماروں میں آپ کے مقالات ومضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔آئینہ نجدیت ،حیات نعمت ملت ،مختصر حیات مجاہد ملت ،حضور مجاہد ملت اور تصوف ، یزید ،امام اعظم ابوحنیفہ کی نظر میں ،نامی کتابیں ومقالاجات ،آپ کی تحقیقی ،تصنیفی وتالیفی میدان کی کشت اول ہیں۔

سید السالکین ،امام التارکین حضور مجاہد ملت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد حبیب الرحمٰن قادری عباسی قدس سرہ سے آپ کو بیعت وارادت کا اعزاز حاصل ہے۔اور مفتی عبدالحلیم اشرفی صاحب قبلہ ،خلیفہ حضور مجاہد ملت ،نعمت ملت قاری نعمت اللہ حامدی علیہ الرحمۃ اور حضرت حبیب ملت الحاج الشاہ سید غلام محمد حبیبی صاحب قبلہ ،متولی وسجادہ نشیں خانقاہ عالیہ قادریہ حبیبیہ ،دھام نگر شریف ،نے آپ کو خلعت خلافت واجازت سے نوازا ہے۔نیز ۲۰۰۸ء میں حج اور ۲۰۱۱ء میں عمرہ کے مبارک ومسعود موقع سے آپ زیارت روضہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت بے بہا سے مالا مال ہو چکے ہیں۔

ہم ذمہ داران ''جامعۃ الحبیب چیریٹبل ٹرسٹ'' حضور عالی کی خدمات کا تہہ دل سے اعتراف کرتے ہوئے ''دسواں (۱۰) سالانہ جلسہ جشن عید میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جشن دستار حفظ وقرات'' کے پر بہار موقع پر ،علمائے کرام کی موجودگی میں حضرت حبیب ملت علامہ ومولانا سید غلام محمد حبیبی صاحب قبلہ متولی وسجادہ نشیں ،خانقاہ عالیہ قادریہ حبیبیہ ،دھام نگر شریف ،کے دست مبارک سے آپ کی خدمت میں ''مجاہد ملت ایوارڈ'' اور یہ ''سپاس نامہ خلوص'' پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تبارک وتعالی آپ کو مزید خدمت دین متین اور اشاعت مسلک اہل سنت وجماعت ،مسلک اعلی حضرت کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔آمین

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ افضل الصلوۃ واکرم التسلیم۔

من جانب: جامعۃ الحبیب چیریٹبل ٹرسٹ ،رسول پور ،جگت سنگھ پور ،اڈیشا ،انڈیا

بتاریخ: ۱۳ر ربیع النور ر ۱۴۳۹ھ ،مطابق: ۳ر دسمبر ر ۲۰۱۷ء



سفرحج وزیارت یا عمرہ کے لیے منتخب افراد کے نام

جامعۃ الحبیب کی تحریک پر الحاج شیخ غلام جیلانی مرحوم کے سعادت مند فرزندوں کی طرف سے حصول ثواب کی نیت سے کچھ خوش نصیب لوگوں کو حج وزیارت یا عمرہ کے سفر پر بھیجنے کے انتظامات کیے جاتے ہیں۔ان میں کچھ لوگوں کا انتخاب جامعۃ الحبیب کے سالانہ اجلاس کے موقعے پر قرعہ اندازی کے ذریعہ عمل میں آتا ہے۔ جب کہ کچھ علمائے کرام کا انتخاب ان کی دینی و مذہبی خدمات کے اعتراف میں اعزازی طور پر بغیر قرعہ اندازی کے بھی ہوتا ہے۔ان مبارک اسفار کے لیے ہونے والے اخراجات کا بار یہ حضرات (فرزندان الحاج شیخ غلام جیلانی مرحوم) اٹھاتے ہیں۔ اللہ عزوجل الحاج شیخ غلام جیلانی مرحوم اوران کے پسماندگان پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔آمین !اب تک جن علمائے کرام اورخوش نصیب لوگوں کو یہ مبارک موقعہ میسر ہوا ہے ان کے اسمائے گرامی اور دیگر تفصیلات حسب ذیل ہیں:

شمار	نام	برائے	پتہ	سال
۱	جناب شیخ جلیل محمد صاحب	حج وزیارت	سامنترا پور	۲۰۰۹ء
۲	جناب مرزا یوسف بیگ صاحب	حج وزیارت	جگت سنگھ پور	۲۰۱۰ء
۳	حافظ وقاری صابر القادری صاحب	حج وزیارت	بھدرک	۲۰۱۱ء
۴	مولانا غلام عبد القادر صاحب	حج وزیارت	خطیب وامام مسجد، سرلو	۲۰۱۲ء
۵	جناب نور محمد صاحب	عمرہ	رسول پور	۲۰۱۴ء
۶	حافظ شیخ رحمت علی صاحب	عمرہ	دھام نگر شریف	۲۰۱۴ء
۷	مولانا شمیم اشرف صاحب	عمرہ	بہار (سابق امام شاہ پور مسجد)	۲۰۱۵ء
۸	جناب سلیم صاحب	عمرہ	کٹک	۲۰۱۵ء
۹	جناب زربخت خان صاحب	عمرہ	رسول پور	۲۰۱۶ء
۱۰	مولانا سید منظر احمد حبیبی صاحب	عمرہ	جاجپور	۲۰۱۷ء
۱۱	مولانا انور صاحب	عمرہ	بھدرک	۲۰۱۷ء
۱۲	حافظ وقاری بلال رضوی صاحب	عمرہ	جاجپور	۲۰۱۸ء



جامعة الحبیب کا تنظیمی ڈھانچہ

سرپرست اعلی (چیرمین)

ناظم اعلی (چیف فنکشنری)

سکریٹری

خزانچی

بورڈ آف ٹرسٹیز

★★★

جامعۃ الحبیب کا تدریسی عملہ

حضرت مولانا رفیق اللہ خان قادری ازہری

پرنسپل (رئیس الجامعہ)

حضرت مولانا عاشق علی خان مصباحی رضوی

درس وتدریس، نگراں دارالاقامہ

حضرت مولانا عبداللہ خان رضوی

درس وتدریس، نگراں الحبیب لائبریری

حضرت حافظ وقاری بلال احمد رضوی

درس وتدریس، نگراں شعبہ حفظ وتجوید القرآن الکریم

حضرت مولانا ابوطاہر رضوی

درس وتدریس، نگراں دارالحبیب (شعبہ نشرواشاعت)

عالیجناب شیخ عقیق الدین حبیبی

انگلش وریاضیات ٹیچر

بادل کمار بسوال

اکاؤنٹینٹ/اڑیا وہندی ٹیچر



مستقبل کے تعلیمی و تعمیری منصوبے

☆ لڑکیوں کی دینی تعلیم کے لیے شعبہ دراسات اسلامیہ۔
☆ طلبہ وطالبات کے لیے پلے اسکول اور نرسری اسکول۔
☆ جدید اور عصری تعلیم کے لیے اسکول از پرائمری تا میٹرک (برائے طلبہ)۔
☆ جدید اور عصری تعلیم کے لیے اسکول از پرائمری تا میٹرک (برائے طالبات)۔
☆ درسگاہ کی تیسری منزل اور چوتھی منزل کی تعمیر۔
☆ طلبہ کی رہائش کے لیے ہاسٹل کی تعمیر۔
☆ پلے اسکول اور نرسری اسکول کی عمارت۔
☆ اسکول برائے طلبہ کے لیے زمین کی حصولیابی اور تعمیر۔
☆ اسکول برائے طالبات کے لیے زمین کی حصولیابی اور تعمیر۔

تعاون کے طریقے

☆ ہاسٹل میں کمروں کی تعمیر۔
☆ تعمیر کے لیے سیمینٹ، سریا، ماربل، اینٹ وغیرہ۔
☆ جامعۃ الحبیب کے تعلیمی منصوبوں کے لیے زمین کی فراہمی۔
☆ ایک یا ایک سے زائد اساتذہ کی ماہانہ تنخواہ کی ذمہ داری۔
☆ ایک یا ایک سے زائد غیر تدریسی عملہ کی ماہانہ تنخواہ کا انتظام۔
☆ ایک یا ایک سے زائد طلبہ کی خوراکی اور کفالت۔
☆ لائبریری کے لیے کتابوں کا ہدیہ۔
☆ زکوۃ، صدقات اور خصوصی عطیات کی ترسیل۔۔۔وغیرہم۔

☆☆☆

کلمات تشکر و دعاء

ہم جامعۃ الحبیب کی مجلس انتظامیہ کی جانب سے اپنے تمام سرپرستوں اور معاونین کی خدمت میں تشکر و امتنان کا اظہار کرتے ہیں۔جنہوں نے کسی نہ کسی شکل میں قدم قدم پر ہماری معاونت فرمائی ہے۔جامعۃ الحبیب کی تعمیر و ترقی میں ان کے تعاون نے ہمارے حوصلوں کو تقویت پہنچائی ہے۔ہم ان کے لیے رب تبارک وتعالی کی بارگاہ میں بصد خلوص دعا گو ہیں کہ اللہ تبارک وتعالی ان کے تعاون کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں دارین کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے۔اسی کے ساتھ ہم تمام مسلمانان عالم کی صحت وسلامتی اور خوش حالی کی دعا کرتے ہیں۔اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو اپنے حفظ وامان میں رکھے اور شر پسندوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔آمین!

جملہ متولیان واساتذہ، جامعۃ الحبیب



تاثرات علمائے کرام ومشائخ عظام

جانشین حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ، قاضی القضاۃ، حضور تاج الشریعہ الشاہ

مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

آج مورخہ ۱۱/مارچ ۲۰۱۶ء بروز جمعۃ المبارکہ جامعۃ الحبیب کے زیر اہتمام جلسۂ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنام پیغام شریعت کانفرنس کے لئے رسول پور، اڈیشا آنا ہوا۔ اس کے منتظمین اور اساتذہ ادارہ کی ترقی میں ہمہ تن مصروف ہیں اور مسلک اہل سنت مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت کا کام اس ادارہ سے انجام دے رہے ہیں۔ پروردگار عالم سے دعا گو ہوں کہ یہ ادارہ خوب پھولے پھلے۔ اللہ تعالیٰ اسے اس خطہ میں مسلک اعلیٰ حضرت کا عظیم قلعہ بنائے۔ اور اس کے منتظمین، اساتذہ اور طلبہ کو مسلک اعلیٰ حضرت پر قائم رکھے۔ آمین۔

بجاہ سید المرسلین علیہ وعلی آلہ وصحبہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

تصدیقات: ۱......سید غیاث الدین (غیاثِ ملت حضرت علامہ مولانا سید غیاث الدین قادری مدظلہ النورانی، سجادہ نشین خانقاہ محمدیہ، کالپی شریف، یوپی۔) ۲......شبیر حسن رضوی (ماہر منقولات ومعقولات سلطان الاساتذہ حضرت علامہ مفتی محمد شبیر حسن قادری صاحب مدظلہ النورانی، الجامعۃ الاسلامیہ، روناہی، فیض آباد، یوپی) ۳......فقیر محمد عسجد رضا قادری غفرلہ (نبیرۂ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مفتی محمد عسجد رضا قادری صاحب مدظلہ العالی، قاضی شرع ضلع بریلی شریف، مرکزی صدر، جماعت رضائے مصطفیٰ۔) ۴......محمد اختر حسین قادری (مناظر اہل سنت فقیہ العصر محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مفتی اختر حسین قادری، جمدا شاہی، یوپی) ۵......عاشق حسین کشمیری غفرلہ (معتمد خاص وخلیفۂ تاج الشریعہ) ۶......محمد افضال (مفتی مرکزی دارالافتا، بریلی شریف، یوپی)



شہزادہ صدر الشریعہ، ممتاز الفقہا، سلطان الاساتذہ، حضور محدث کبیر

علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اب سے چند سال قبل جامعۃ الحبیب، رسول پور، ضلع جگت سنگھ پور، کا سنگ بنیاد حضور تاج الشریعہ کے مبارک ہاتھوں رکھا گیا، میں ناچیز بھی اس وقت حاضر تھا، بحمدہ تعالی حضرت مولانا ریاضت حسین ازہری، اور مولانا رفیق اللہ صاحب کی کاوشوں سے رب قدیر کا عظیم فضل ہوا کہ اس وقت اس کی شاندار عمارت بھی ہے اور تعلیمی دور بھی جاری ہے۔ کل ہی اس فقیر نے بھری مسجد میں بخاری شریف کا ایک درس بھی دیا۔ رب جلیل وقدیر مزید ترقی واستحکام عطا فرمائے، اور ادارہ کے بانی ومعاونین کو جزائے حسن سے نوازے۔ وما التوفیق الا باللہ والصلاۃ علی رسول اللہ وآلہ وصحبہ وسلم۔

فقیر ضیاالمصطفی قادری غفرلہ۔

۲۸/ جمادی الاولی/ ۱۴۳۸ھ

☆☆☆

حبیب ملت حضرت **علامہ سید غلام محمد حبیبی قادری** صاحب، دامت فیوضھم العالیۃ
متولی وسجادہ نشین خانقاہ حبیبیہ، دھام نگر شریف، بھدرک، اڈیشا۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

امابعد! آج مورخہ ۳۰/جمادی الاولی/ ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۷/فروری/ ۲۰۱۸ء ایک جلسہ میں شرکت کی غرض سے اڈھنگ، جگت سنگھ پور آنا ہوا۔ پھر اختتام جلسہ کے بعد رسول پور آنے کا اتفاق ہوا، رسول پور میں واقع ادارہ ''جامعۃ الحبیب'' میں مختلف تقاریب کی مناسبت سے بارہا آنا ہوا ہے۔ اس کی تعلیمی سرگرمیوں کی خوش کن خبریں ملتی رہتی ہیں، دل سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالی اسے بام عروج تک پہنچائے۔ آمین! خانقاہ عالیہ قادریہ حبیبیہ، دھام نگر شریف اور مرکزی درس گاہ دارالعلوم مجاہد ملت کے خادم ہونے کی حیثیت سے فقیر کے لئے بہت ہی خوشی کی بات ہے کہ جامعۃ الحبیب میں جو اساتذہ دینی خدمات انجام دے رہے ہیں، وہ سب ہمارے ہی پروردہ ہیں۔ اللہ تعالی ادارہ کے اساتذہ، طلباء اور جملہ اراکین و منتظمین کو دارین کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے۔ اور جامعۃ الحبیب کو مسلک اہل سنت وجماعت، مسلک اعلی حضرت کی ترویج واشاعت کا ایک اہم ذریعہ بنائے۔ آمین

بجاہ سید المرسلین علیہ وعلی آلہ وصحبہ افضل الصلوۃ والتسلیم۔
دعا گو
فقیر سید غلام محمد حبیبی
☆☆☆

ماہر معقولات ومنقولات حضرت علامہ **مفتی محمد شبیر حسن رضوی** صاحب قبلہ
شیخ الحدیث وصدر شعبہ افتا، الجامعۃ الاسلامیہ، روناہی، فیض آباد، یوپی

۷۸۶

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد- آج بتاریخ ۱۱ / مارچ ۲۰۱۶ء- بروز جمعہ جامعہ الحبیب رسول پور ضلع جگت سنگھ پور اڈیشا میں حاضری کا اتفاق ہوا۔ ادارہ حضور مجاہد ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی جانب منسوب ہے۔ حضرت مولانا ریاضت صاحب زید مجدہ اور انکے برادران کی سربراہی میں ابھی ابتدائی تعلیم کے مراحل سے گزر رہا ہے۔ اس کے حسن انتظامات ومنتظمین کے خلوص ومحبت کو دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی، اور بڑی خوبی یہ ہے کہ سبھی اساتذہ واراکین مسلک اعلی حضرت کے حامل وفرماں بردار ہیں۔ فقیر کی دعا ہے کہ مولی تعالی مزید ترقیوں سے ہمکنار فرمائے اور بام عروج تک پہنچائے۔ خدا کرے کہ وہ دن آئے کہ دورۂ حدیث تک تعلیم ہوجائے اور مسلک اعلی حضرت کی ترویج واشاعت ہوتی رہے۔ آمین

بجاہ حبیبہ الکریم صلی المولی تعالی علیہ وسلم۔

فقط ودعا گو

شبیر حسن رضوی

☆☆☆

حضرت علامہ مولانا **مفتی محمود اختر قادری** مدظلہ العالی

قاضی شہر ممبئی، خطیب وامام درگاہ حاجی علی مسجد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

محب گرامی جناب الحاج تمیز الدین رضوی کی دعوت پر تقریبا دو سال قبل اڈیشا حاضر ہوا تھا۔ وہاں ان کے برادر عزیز حضرت علامہ ریاضت حسین صاحب ازہری اور دیگر برادران سے ملاقات ہوئی، اور ان کی خدمات کا جائزہ لیا، الحمد للہ یہ حضرات اس علاقے میں مسلک اعلی حضرت کی ترویج واشاعت کے لئے عظیم خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہ حضرات مساجد کے ائمہ کرام اور مدارس ومکاتب کے اساتذۂ عظام کے مشاہرے اور یتیموں، بیواؤں اور نادار طلبہ وطالبات کی امداد وتعاون کا کافی اچھا اہتمام وانتظام کرتے ہیں۔ رب قدیر اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں ان کی خدمات قبول فرمائے، اور دارین میں انہیں بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی سید المرسلین علیہ الصلاۃ والتسلیم۔

اب ان حضرات نے وہاں کے نونہالان اہل سنت اور طالبان علوم اسلامیہ کی تعلیم وتربیت کے لئے جامعۃ الحبیب کے نام سے ایک عظیم دینی ادارہ قائم کیا ہے اور اس کی تعمیر وترقی کے لئے بہت ہی خلوص کے ساتھ کوششیں کر رہے ہیں۔ ادارہ کی عمارت کا تعمیری کام بڑی تیزی سے جاری ہے۔ اللہ جل جلالہ اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں جلد از جلد اس ادارہ کو بام عروج تک پہنچائے، اور اسے اس دیار میں مسلک اعلی حضرت کا مضبوط ترین قلعہ بنادے، اور اس کے تمام اراکین ومعاونین نیز اساتذہ وطلبہ کو دنیا وآخرت کی بھلائیاں عطا فرمائے، سعادت دارین سے نوازے، اور ان حضرات کے تمام ارادوں کو جلد از جلد پائے تکمیل تک پہنچائے۔ آمین

بجاہ النبی الکریم سید المرسلین علیہ الصلاۃ والتسلیم

محمود اختر القادری عفی عنہ

خادم الافتا رضوی امجدی دار الافتا ممبئی/ ۳

وارد حال دبئی، ۳۰ جمادی الاخری ۱۴۳۴ھ

☆☆☆

مفتی کرناٹک حضرت علامہ **مفتی محمد انور علی مصباحی** صاحب مدظلہ النورانی

سابق شیخ الحدیث دار العلوم اہل سنت مدرسہ غوثیہ، ہبلی، کرناٹک

۷۸۶/۹۲

بحمدہ سبحانہ وتعالیٰ وبکرم حبیبہ الاعلیٰ ﷺ آج ۲۶ رفروری بروز جمعرات بسلسلہ حاضری عرس مبارک حضور مجاہد ملت علیہ الرحمۃ والرضوان موضع رسول پور میں واقع جامعۃ الحبیب میں حاضری کا موقع ملا۔ الحمدللہ جامعہ کو بہت عمدہ اور مقاصد کے اعتبار سے جامع پایا۔ جہاں اس کے پروگرام میں درس وتدریس اور تعلیم وتعلم ہے، وہیں طلبۂ کرام کی اعلیٰ تربیت کا بھی اہتمام ہے۔آج مدارس میں تربیت کی کمی ضرور ہے جسکا دور کرنا ضروری ہے۔ذمہ داران ادارہ بالخصوص مدرسین ومعلمین کرام سے استدعا ہے کہ تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت پر بھرپور کوشش فرمائیں۔

خدائے قدیر ادارہ کو بیش از بیش ترقیاں عطا فرمائے۔آغاز کا جو انداز ہے اسی طرح یہ ادارہ دن دونی رات چوگنی ترقی پر ترقی کرتا جائے۔آمین۔

این از من واز جملہ جہاں آمین باد

والسلام

محمد انور علی مصباحی

۲۶/۲/۲۰۱۵ء

☆☆☆

حضرت مفتی نظام الدین احمد نوری صاحب قبلہ

دارالعلوم اہلسنت فیض الرسول، براؤں شریف،، یوپی۔

۷۸۶/۹۲

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم　　امابعد

آج بتاریخ ۱۸؍ربیع النور؍ ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۸؍دسمبر؍ ۲۰۱۶ء بروز یکشنبہ جامعہ الحبیب رسول پور ضلع جگت سنگھ پور اڈیشہ میں حاضری کا اتفاق ہوا۔حضرت مولانا ریاضت صاحب کے ہمراہ جامعہ کو دیکھنے کا اتفاق ہوا۔طبیعت باغ باغ ہوگئی۔ چند برسوں قبل جس کی بنیاد پڑی، دیکھتے ہی دیکھتے آج اس کی رفعت بام ثریا کو چھونے جارہی ہے۔ جامعہ اپنے تمامی شعبہ جات میں نہایت تیزی کے ساتھ ترقی کی جانب گامزن ہے۔حاجی تمیز الدین صاحب رضوی اور حضرت مولانا ریاضت حسین صاحب ازہری کی سربراہی میں یہ ادارہ روز افزوں شاہراہ ترقی پر گامزن ہے۔ جامعہ کا نظم ونسق ہو یا حسن تعلیم وتربیت دونوں سے جہاں باحوصلہ ارکان کی بے لوث خدمات کا پتہ چلتا ہے وہیں اساتذہ کی جد وجہد کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ اساتذہ نہایت باصلاحیت اور طلبہ نہایت مہذب ملے۔سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ مسلک اعلی حضرت کی خدمت کا ایک معتبر مرکز کا نام جامعۃ الحبیب ہے۔

مولا تعالی جامعہ کو روز افزوں ترقی عطا فرمائے اور اس کے تمام اراکین ومدرسین کو نہایت خلوص کے ساتھ مسلک اعلی حضرت کی خدمت کی توفیق رفیق بخشے۔آمین

بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ وعلی آلہ اکرم الصلاۃ وافضل التسلیم۔

نظام الدین احمد نوری

خادم دارالعلوم اہلسنت فیض الرسول، براؤں شریف، ضلع سدھارتھ نگر، یوپی۔

۱۸؍ربیع النور؍ ۱۴۳۸ھ

☆☆☆

شہزادہ حضور امین شریعت علیہ الرحمہ

حضرت مولانا محمد سلمان رضا خان صاحب قبلہ، بریلی شریف، یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آج بتاریخ ۱۸ / ربیع الاول شریف / مطابق ۱۸ / دسمبر ۲۰۱۶ء کو فقیر سراپا تقصیر مولانا ریاضت حسین صاحب قبلہ کی دعوت پر جامعۃ الحبیب کے زیر انتظام ہونے والے جلسہ بنام تحفظ شریعت کانفرنس میں حاضر ہوا۔ مولانا موصوف نے مختصر سے وقت میں مدرسہ کی کارکردگی اور ادارے کے منصوبہ جات کے ساتھ ہی جامعۃ الحبیب کے لائق اساتذہ کا تعارف بھی کرایا۔ جو کچھ ان کی زبان سے سنا وہ بہت حوصلہ بخش ہے۔ مولی تعالی جامعۃ الحبیب، رسول پور کو ترقیاں عطا فرمائے اور اس ادارے کو علاقہ کی بدعقیدگی اور گمراہی کے خاتمہ کا سبب بنائے اور مسلک اعلی حضرت کا مضبوط قلعہ بنائے ادارہ کے معاونین، منتظمین اور مدرسین کے بازؤں میں قوت عطا فرمائے آمین۔ بجاہ سید المرسلین

احقر محمد سلمان رضا خان غفرلہ

☆☆☆

حضرت علامہ مفتی محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی صاحب قبلہ
مدرسہ فیض العلوم، دھتکیڈیہہ، جمشید پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج مورخہ ۱۸ ربیع النور/ ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۸ / دسمبر/ ۲۰۱۶ء بروز یکشنبہ مولانا حافظ ریاضت حسین ازہری اوران کے برادران اور متولیان کی دعوت پر جامعۃ الحبیب، رسول پور، جگت سنگھ پور، اڈیشا آنا ہوا۔ اوراس کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے تحفظ شریعت کانفرنس میں شرکت کا شرف حاصل ہوا۔ کیوں کہ جامعہ اور کانفرنس کے اراکین نے فقیر راقم الحروف کو حضور مجاہد ملت ایوارڈ عنایت فرمانے کے لئے مدعو کیا ہے۔ یہ سراپا تقصیر اس کا کسی طرح اہل نہیں مگر عنایت والے کسی نالائق کو اپنی عنایتوں کے لائق بنا دیں تو اس میں کیا تعجب واستبعاد ہے! من آنم کہ من دانم حقیر سراپا تقصیر کے علاوہ علمائے زمانہ اور صلحائے اوانہ اس کے زیادہ مستحق ہیں، مگر اسے فیض بخششیوں کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے کہ خلعت کا قرعہ فال اس دیوانے کے نام نکلا۔ اللہ عزوجل ہی کے لئے حمد وثنا ہے پھر اس کے رسول پر اور ان کی آل اطہار اور اصحاب عظام پر درود وسلام ہے، خصوصا حضور پرنور غوث اعظم، سیدی مجدد اعظم، سیدی وسندی مفتئ اعظم، کنز الکرامت حضور مجاہد ملت اور مرشد خلافت حضور امین شریعت پہ نازل ہو، مرشد اجازت حضور تاج الشریعہ، استاذ گرامی محدث کبیر مفتی ضیاء المصطفی صاحب قبلہ اور حبیب ملت حضرت مولانا غلام محمد حبیبی صاحب قبلہ کے درجات بلند سے بلند تر ہوں۔ ان کا سایۂ کرم ہم پر، یہاں کے باشندگان اور تمام اہل سنت وجماعت پر رہے۔ آمین

اعلی حضرت قدس سرہ نے ایک مقام پر تصریح فرمائی ہے کہ اسم کا مسمی پر اثر پڑتا ہے۔ اچھے نام کا اچھا اثر، برے نام کا برا اثر۔ لہذا یہ مقام اسم بامسمی ہے۔ رسول پور اس کا نام ہے تو واقعۃ رسول علیہ الصلاۃ والسلام کے فیوض وبرکات اس قصبہ والے پر برس رہے ہیں۔ خوب مالا مال ہو رہے ہیں۔ اور جام لبالب نوش فرما کر خوب سیراب بھی ہو رہے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیضان کا بادل مذکورۃ الصدر اکابر امت کے توسط سے کئی بار جھما جھم برسا۔ اس سرزمین کی فیروز بختی نہیں تو کیا ہے کہ حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ ماضی قریب میں تین بار اس قصبہ اور جامعہ میں قدوم میمنت فرما چکے ہیں۔ شہزادۂ حضور صدر الشریعہ اور حضور تاج الشریعہ کی آنکھوں کی ٹھنڈک نائب قاضی القضاۃ فی الہند حضور محدث کبیر بھی کئی بار یہاں جلوہ فگن ہو چکے، اور اپنے فیوض بانٹ چکے ہیں۔ اگر کسی کو اللہ تبارک وتعالی کی رحمت وکرم اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جود وسخا کا معجزہ دیکھنا ہو تو وہ رسول پور چلا آئے کہ جمعہ جمعہ آٹھ دن کی قلیل مدت میں وسیع وعریض زمین پر چودہ کمروں پر مشتمل جامعۃ الحبیب کی دومنزلہ پرشکوہ عمارت اور مسجد الحبیب کی چمکتی عمارت نگاہوں کو خیرہ کر رہی ہے۔

قائد اہل سنت بانی مدارس کثیرہ ومساجد عظیمہ جو تعمیری ذہن کے مالک تھے مدارس ومساجد کی تعمیر اور تعمیر کنندگان کو بہت سراہتے اور خوب خوب دعاؤں سے نوازتے تھے۔آج وہ اگر ظاہری حیات میں ہوتے اور پانچ سال کی مختصر مدت میں اس قدر پروان چڑھنے والے اس جامعہ کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھ لیتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں۔اس کے بانیوں مولانا ریاضت حسین، الحاج تمیز الدین اور ان کے برادران وغیرہم کو داد وتحسین کے ساتھ کھنکتے سکوں سے تول دیتے۔راقم السطور نے خلیفہ تاج الشریعہ مولانا ریاضت حسین ازہری کی معیت میں ایک مکتبہ، لائبریری اور کمپیوٹر سینٹر کا بھی معائنہ کیا، جس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا مشکل نہیں کہ یہ لوگ علم دوست ہونے کے ساتھ ہنر کے بھی قدرداں ہیں۔اور یہ چاہتے ہیں کہ طلبہ کو علم دین سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ عصری علوم سے بھی مزین کیا جائے تاکہ ہر میدان کو سر کرسکیں۔ادارہ بھی خود کفیل ہو اور طلبہ بھی خود کفیل ہوں۔یہ ان حضرات کا اچھا اقدام ہے، جو قابل قدر اور لائق داد وتحسین ہے۔یہاں کے مہتمم اعلی، صدر، سکریٹری اور متولیان کے ساتھ اساتذہ وطلبہ کو بھی نہایت خوش اخلاق اور محنت کش پایا۔حضرت صدر المدرسین مولانا رفیق اللہ ازہری بھی ذی صلاحیت اور اخلاقی قدروں سے خوب آشنا ہیں۔اندازہ ہوا کہ خلیفہ تاج الشریعہ، مریدین تاج الشریعہ اور فدایان حضور مجاہد ملت نے چھانٹ چھانٹ کر باصلاحیت اور باشعور علما حفاظ اور قرا کی ٹیم جمع کی ہے۔یہ جامعۃ الحبیب ہے۔یہاں حبیب کا پیار ومحبت ہے۔اسم با مسمی ہے۔حبیب کی ہر چیز محب کے لئے پیاری ہوتی ہے۔یہ ادارہ اللہ تعالی کو پیارا ہے۔اس کے حبیب کو پیارا ہے۔ابھی تو یہ جامعہ چودہ ہزار سے زائد مربع فٹ پر ہے۔وہ دن دور نہیں کہ فیضان رضا سے اور قدم تاج الشریعہ کے طفیل رسول پور کی یہ دو منزلہ پرشکوہ عمارت فلک بوش پانچ منزلہ ہو جائے۔اور پچاس ہزار سے زائد مربع فٹ زمین اسے حاصل ہو جائے۔

یہاں پہنچنے کے بعد یہ بھی معلوم ہوا کہ جناب مہتمم اور ٹرسٹیوں کے مذکورہ امور کے علاوہ اور بھی بہت سے بلند عزائم ہیں۔غریبوں کی امداد، مریضوں کا مفت علاج، بیوہ گان کی فریادرسی بلندیوں پر پہنچانے والے کام ہیں۔ان حضرات کی بلند پروازی کی بھی داد دینی چاہئے کہ جامعہ کو خود کفیل بنانے کے ذرائع آمدنی کی کئی سبیل نکال چکے ہیں۔علمی وفکری ارتقا کے لئے اپنے جامعہ کو قدیم یونیورسیٹی، جامعہ ازہر، مصر سے ملحق کرالیا ہے۔اور کئی سالوں میں متعدد طلبہ کو بھیج چکے ہیں۔

یہ سب بہاریں۔یہ سب رنگینیاں کس کے دم قدم سے ہیں۔ہاں مشاہدات یہی کہیں گے کہ مولانا حافظ ریاضت حسین قادری رضوی فیضی ثم ازہری، الحاج غلام جیلانی مرحوم، الحاج تمیز الدین، ان کے برادران، ٹرسٹیان اور اراکین کی کوششوں کا ثمرہ ہے۔فضل مولی تعالی سے حضرت رسول اکرم ﷺ نے مذکورہ بزرگان دین کے طفیل ان حضرات کے ذریعہ دین کا اتنا بڑا کام لیا ہے۔اور آئندہ بھی حضور مجاہد ملت اور حضور تاج الشریعہ کے فیضان سے سرشار کرتے رہیں گے۔ان شاء اللہ تعالی۔

یہ صرف ایک جامعہ نہیں، دین کا عظیم قلعہ ہے۔ ناموس رسالت کا محافظ ہے۔ یہ مسلک حق، مسلک اہل سنت، مسلک اعلی حضرت کا ترجمان و پاسبان ہے۔ ضرورت ہے اس بات کی کہ اس علاقہ کے لوگ، نہ صرف جگت سنگھ پور اور کٹک کے لوگ بلکہ دیگر مقامات کے بھی مسلمان اس کا خوب تعاون کریں۔ اس سے جڑیں اور اپنے دین و ایمان اور مسلک کی حفاظت کریں۔ اللہ تبارک وتعالی اپنے حبیب طبیب صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضور مجاہد ملت الشاہ حبیب الرحمن علیہ الرحمۃ والرضوان اور حضور تاج الشریعہ دام فیوضھم کے طفیل اس ادارے، اس کے متولیان اور جملہ معاونین کو دن دونی رات چوگنی ترقیاں عطا فرمائے۔ راقم اور ان سب کو مسلک اعلی حضرت پر قائم ودائم رکھے۔ قادریت سے سرشار رکھے۔ آمین

میری قسمت دیکھئے کتنی بڑی نسبت ملی

قادری ہوں، قادری ہوں، قادری ہوں، قادری

عبدالمصطفی محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی

خادم افتا مدرسہ فیض العلوم، دھتکیڈیہہ، جمشید پور

۱۸/ ربیع الاول شریف/ ۱۴۳۸ھ

☆☆☆

مناظر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد یوسف رضا قادری صاحب قبلہ

ممبئی، مہاراشٹر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

آج بروز پیر بتاریخ ۱۷/اپریل کو محب گرامی حضرت مولانا ریاضت حسین ازہری صاحب کے ادارے میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ ادارے کو دیکھ کر دل باغ باغ ہوگیا۔ چند سال قبل قائم ہونے والا یہ ادارہ آج ماشاء اللہ ایک وسیع ادارے کی صورت اختیار کرچکا ہے۔ ادارے کی ظاہری صورت بھی شاندار ہے اور تعلیمی معیار بھی بہت اطمینان بخش ہے۔ یہاں اساتذہ بہت محنت سے بچوں کو پڑھاتے رہے ہیں۔ جس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ بچے عربی میں تحریر وتقریر کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

ادارے کا نظم وضبط دیکھ کر امید بندھ گئی ہے کہ ان شاء اللہ یہاں کے فارغین دین وسنیت کے مضبوط سپاہی بن کے نکلیں گے۔ اور عالم اسلام میں دعوت وتبلیغ اور امت کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیں گے۔ ادارے کے بانی فاضل جلیل حضرت مولانا ریاضت حسین ازہری صاحب جامعہ ازہر کے فارغ ہیں، اور بڑی صلاحیتوں کے مالک ہیں، آفاقی فکر رکھتے ہیں، ساتھ ہی ساتھ دین وسنیت کے کام کا بڑا عظیم جذبہ رکھتے ہیں۔ مولانا کے عزائم ومنصوبوں کو جان کر مجھے امید ہے کہ یہ ادارہ مستقبل میں اڑیسہ کا تاریخی ادارہ ثابت ہوگا، اور پورے صوبے کی سنیت کے استحکام کا سبب ہوگا۔

اللہ تعالی مولانا کو مزید حوصلہ عطا فرمائے اور ان کے تمام منصوبوں کی تکمیل کے لئے اسباب ووسائل غیب سے مدد فرمائے اور ادارے کے تمام منتظمین ومعاونین کو دنیا وآخرت میں اچھا صلہ عطا فرمائے۔ آمین

بجاہ سید المرسلین

فقیر محمد یوسف رضا

۲/شعبان المکرم/ ۱۴۳۸ھ

☆☆☆

حضرت علامہ مولانا محمد حنیف حبیبی مصباحی

شیخ الحدیث دارالعلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف، بھدرک، اڈیشا

جامعۃ الحبیب، رسول پور، ضلع جگت سنگھ پور ہی کا نہیں بلکہ ریاست اڑیسہ کا منفرد ادارہ ہے۔ جہاں دینی و مذہبی علوم کی نئے اسلوب اور عصری طرز پر تعلیم دی جاتی ہے۔ جامعہ کے لئے ماہر اساتذہ اور قابل مدرسین کا حسن انتخاب بھی قابل ستائش ہے۔ اس سے طلبہ کی تعلیم وتربیت کے بہت سے دشوار گزار مراحل بآسانی طے ہوجاتے ہیں۔ موجودہ معلمین ہمارے دارالعلوم مجاہد ملت کے فارغین ہی نہیں بلکہ گلشن حبیب کے مہکتے ہوئے گل تر ہیں جن کی علمی مہک سے اطراف کے اہل سنت کے مشام جاں معطر ہیں۔ مولانا محمد ریاضت حسین ازہری، مولانا محمد رفیق اللہ خان ازہری، مولانا محمد عاشق علی مصباحی، مولانا محمد عبداللہ خان مجاہدی، اور مولانا ابوطاہر مجاہدی، حافظ وقاری بلال احمد رضوی مجاہدی یہ وہ فعال ٹیم ہے جن کی لیاقت اور حسن کارکردگی سے میں مطمئن ہوں۔ طلبہ کی تعلیم وتربیت اور علاقہ میں دین وسنیت اور مسلک اعلی حضرت کے فروغ واستحکام کے تعلق سے میری بہت سی امیدیں انہی سے وابستہ ہیں۔ بالخصوص ناظم جامعہ عزیز القدر مولانا ریاضت ازہری کی جواں سال قیادت میرے خوابوں کی حسین تعبیر ہے۔ فقیر کی تمنا ہے کہ جامعۃ الحبیب جو اس وقت ننھا سا پودا ہے، خدا کرے جلد از جلد ایک تناور درخت بن جائے، جس کی ٹھنڈی چھاؤں میں امت مسلمہ کے نونہال مذہب کے سپاہی اور ملت کے قائد بن سکیں۔ قوم کے اہل خیر حضرات سے مخلصانہ اپیل ہے کہ جامعہ ہذا کے لئے دست تعاون دراز کریں۔ تاکہ مسلک ومذہب کے اس قلعہ کی تعمیر میں آپ کی بھی شرکت وشمولیت ہوسکے۔ دعا ہے کہ رب قدیر جامعہ کو روز افزوں ترقی عطا فرمائے اور اس سے وابستہ اہل ایمان کو دارین کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین

بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ الصلاۃ والتسلیم

دعا گو و دعا جو

محمد حنیف حبیبی مصباحی

خادم الحدیث دارالعلوم مجاہد ملت

۳/ربیع النور ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۳/نومبر ۲۰۱۷ء

☆☆☆

حضرت مولانا مدثر حسین حبیبی مصباحی، جاجپور، اڈیشا

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

آج بتاریخ ۱۸/ربیع الاول ۱۴۳۸ھ بمطابق ۱۸/دسمبر ۲۰۱۶ء بروز اتوار جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعنوان ''تحفظ شریعت کانفرنس'' رسول پور، ضلع جگت سنگھ پور میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ ساتھ میں نائبین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نورانی قافلہ تھا۔

بعد نماز مغرب جامعہ الحبیب کے روح رواں حضرت علامہ مفتی ریاضت حسین صاحب قبلہ اور جامعہ کے لائق وفعال اساتذہ کرام کے ہمراہ جامعہ کو دیکھنے اوراس کی تعلیمی وتعمیری ترقی کے بارے میں تبادلہ خیال ہوا۔ حضرت علامہ ریاضت حسین صاحب کے حسن انتظام اور بلند خیالی سے متاثر ہوا۔اور دل سے دعا نکلی کہ اللہ تبارک وتعالی اپنے حبیب پاک کے طفیل جامعہ الحبیب کو نظر بد سے بچائے۔ اساتذہ کرام اور اراکین کو اپنی رضا سے نوازے۔ آمین

خاکپائے حبیب

مدثر حسین حبیبی

☆☆☆

حضرت مولانا ڈاکٹر نجم القادری

سابق ناظم اعلی دارالعلوم رضویہ حبیبیہ، جوبرا، کٹک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی حبیبہ الکریم

امابعد!

آج بتاریخ ۲/ذی الحجہ/ ۱۴۳۵ھ، مطابق ۱۷ ستمبر ۲۰۱۵ء۔ بروز جمعرات فقیر نواز حضرت علامہ مولانا محمد ریاضت حسین صاحب ازہری کی مخلصانہ دعوت پر جامعۃ الحبیب کے طلباء کی مشقی ہفتہ واری بزم میں توسیعی خطاب کیلئے حاضر ہوا۔ اس کے پہلے جامعۃ الحبیب کے سالانہ تاریخی جلسے میں حاضری کی غرض سے رات کے اندھیرے اجالے کی سنگم فضا میں حاضر ہوا تھا۔ آج دن کے اجالے میں جب میں نے جامعۃ الحبیب کو دیکھا تو بس دیکھتا گیا۔ جو خوبصورت عمارت، صاف وشفاف زمین وفرش، انوکھا رکھ رکھاؤ، بھینی مسکراتی ہوا اور فضا کو دیکھا تو دل نے آواز دی کاش اڑیسہ ہی نہیں، ہندوستان کا ہر سنی دارالعلوم اور جامعہ، جامعۃ الحبیب کے نقش وعکس کے سانچے میں ڈھل جائے۔ اساتذہ کی مضبوط ٹیم نے طلباء میں جو استحکام فکر وعمل برپا کرنے کی سعی کی ہے، خدائے قدیر ان کی ہر کوشش کو نازش کوشش بنائے۔ یہی وجہ ہے کہ طلبا کا تربیتی ماحول دیکھنے کے بعد کہنا پڑتا ہے یقینا یہ مستقبل میں مسلک اعلی حضرت کے ممتاز وممیز اشخاص ورجال کی شکل میں ابھریں گے۔ میں صمیم قلب سے مبارک باد پیش کرتا ہوں حضرت علامہ مولانا ریاضت حسین ازہری صاحب کو جن کی صاف ستھری کارکردگی مدارس کی دنیا میں جامعۃ الحبیب کو نقش جمیل کا پیکر بنانے کا حوصلہ رکھتی ہے۔ اللہ تعالی ان کے تمام انتظامیہ کو، اساتذہ، جامعہ اور طلبائے جامعہ کو قدم قدم پر اپنی رحمتوں اور برکتوں سے مالامال فرمائے۔ آمین

دعا گو ودعا جو

غلام مصطفی نجم القادری

ناظم اعلی دارالعلوم رضویہ حبیبیہ، جوبرا

وارد حال جامعۃ الحبیب رسول پور

☆☆☆

مناظر اہل سنت، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، ماہر رضویات

حضرت علامہ مولانا عبدالستار ہمدانی صاحب قبلہ مدظلہ العالی

ناظم اعلیٰ دارالعلوم غوث اعظم، پوربندر، گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

الحمدللہ! جامعۃ الحبیب، رسول پور (اڑیسہ) کی حاضری اور زیارت کا شرف آج حاصل ہوا۔ جامعہ کے اراکین، اساتذہ، تلامذہ اور دیگر معاونین کی پرخلوص محنت وخدمات دیکھ کر قلب میں مسرت کا سمندر امنڈ پڑا۔ یہاں کی خوبصورت عمارت، کمپیوٹر کلاس، درس گاہ، لائبریری اور دیگر تعمیرات کا دلکش نظارہ قابل صد تحسین وتعریف ہے۔ طلبہ کی علمی صلاحیت واستعداد کا جائزہ لینے کا تو موقع وقت کی قلت کی وجہ سے میسر نہیں ہوا لیکن امید ہے بلکہ یقین کامل ہے کہ اساتذہ نے اپنا خون جگر پلا کر تلامذہ کی علمی پرورش فرمائی ہے۔

دعاء ہے کہ مولی تعالی اپنے حبیب اعظم واکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ وطفیل اس ادارہ کو عروج وکامیابی کی منزل پر گامزن فرمائے اور اس ادارہ کو مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالی عنہ کا صحیح ترجمان بنائے۔ جیسا کہ

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے

ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروڑوں درود

فقط والسلام

خیر اندیش

خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ، مارہرہ شریف اور خانقاہ رضویہ نوریہ، بریلی شریف

کا ادنی سوالی

عبدالستار ہمدانی

تاریخ: ۱۳؍ رجب ؍ ۱۴۳۹ھ، مطابق: ۱؍ اپریل ؍ ۲۰۱۸ء، بروز یکشنبہ۔

☆☆☆

جامعہ کی کارگزاریوں کی خبریں

جامعۃ الحبیب کے زیر اہتمام یک روزہ پیغام امن کانفرنس

"بے شمار لوگ حضور تاج الشریعہ کے دس اقدس پر سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ نوریہ میں داخل ہوئے۔"

بتاریخ ۱۱/ مارچ/ ۲۰۱۶ء جامعۃ الحبیب، رسول پور، اڈیشا کا آٹھواں سالانہ جلسۂ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعنوان پیغام امن کانفرنس منعقد ہوا، بعد نماز عشاء پروگرام کا آغاز ہوا۔ پروگرام کی سرپرستی وارث علوم امام احمد رضا، جانشین حضور مفتی اعظم ہند، شیخ الاسلام والمسلمین قاضی القضاۃ حضور تاج الشریعہ الشاہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ نے فرمائی، جب کہ صدارت کے فرائض حبیب ملت حضرت علامہ سید غلام محمد حبیبی قادری صاحب، دامت فیوضھم العالیہ، متولی وسجادہ نشین خانقاہ حبیبیہ، دھام نگر شریف، بھدرک، اڈیشا نے انجام دیے، حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی کے مبارک ہاتھوں دو بزرگ شخصیات ماہر منقولات ومعقولات کثیر التلامذہ حضرت علامہ مفتی محمد شبیر حسن قادری رضوی صاحب قبلہ مدظلہ النورانی شیخ الحدیث وصدر شعبہ افتا، الجامعۃ الاسلامیہ روناہی فیض آباد یوپی اور صدر جلسہ، حبیب ملت حضرت علامہ سید غلام محمد حبیبی قادری صاحب قبلہ، کوان کی نمایاں خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے جامعۃ الحبیب کی جانب سے سپاس نامے اور ایوارڈ پیش کئے گئے۔

نمایاں شخصیات میں سے غیاثِ ملت حضرت علامہ مولانا سید غیاث الدین قادری صاحب، دامت برکاتھم العالیۃ، سجادہ نشین خانقاہ محمدیہ، کالپی شریف، یوپی۔ نبیرۂ اعلی حضرت، حضرت علامہ مفتی محمد عسجد رضا قادری صاحب مدظلہ العالی قاضی شرع ضلع بریلی شریف ومرکزی صدر جماعت رضائے مصطفی، مناظر اہل سنت، خطیب ہند، حضرت علامہ مفتی محمد اختر حسین قادری صاحب، مدظلہ النورانی، جمدا شاہی، یوپی۔ ماہر فکر وفن نازش بزم سخن حضرت علامہ مفتی محمد عاشق حسین مصباحی رضوی کشمیری صاحب، دام ظلہ العالی۔ فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی محمد افضال رضوی صاحب مدظلہ النورانی، بریلی شریف۔ اور صوبہ اڈیشا سے حضرت علامہ مفتی حنیف صاحب حبیبی مصباحی، شیخ الحدیث دار العلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف، حضرت علامہ اصغر علی صاحب مصباحی، استاذ دار العلوم مجاہد ملت، حضرت علامہ مدثر حسین صاحب حبیبی مصباحی اور فاضل ازہر حضرت مولانا مفتی محمد مشکور حبیبی ازہری، استاذ دار العلوم مجاہد ملت کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں دیگر علما وائمہ کرام بھی زینت جشن رہے۔ اور شعراء کرام میں شاعر اسلام اسد اقبال کلکتوی، بلبل مدینہ زمزم فتح پوری، مولانا صابر حسین مجاہدی، قاری شرف الدین تیغی اور مولانا عبد الرشید صابری نے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ فرمایا۔ جلسہ کی نقابت کی ذمہ داری حضرت مولانا سراج رضوی تابانی نے بحسن وخوبی نبھائی۔ تقریبا ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں نے شرکت کی اور ہزاروں لوگ حضور تاج الشریعہ کے دست اقدس پر بیعت کر کے

سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ نوریہ میں داخل ہوئے۔ اڈیشا کے مختلف ضلعوں سے منتخب تقریباً ۵۰۰ سے زائد رضا کاروں نے کانفرنس کے انتظام وانصرام میں حصہ لیا۔ صوبہ اڈیشا، بنگال، آندھرا پردیش، جھارکھنڈ اور بہار کے لوگوں نے کثیر تعداد میں شریک ہوکر حضور تاج الشریعہ دام ظلہ العالی سے اپنی بے پناہ عقیدت ومحبت کا اظہار فرمایا۔ اور اسٹیج پر جانشین حضور مفتی اعظم ہند حضور تاج الشریعہ کی آمد کے وقت طلبہ جامعۃ الحبیب نے اجتماعی طور پر قصیدہ بردہ شریف کے اشعار پڑھ کر جلسہ گاہ میں کیف وسرور کا ماحول پیدا کردیا۔ حضور تاج الشریعہ کی قیادت میں سرکردہ علمائے اہل سنت نے اسلام کے پیغام امن کو عام کرنے کی ترغیب دینے کے ساتھ ساتھ عوام اہل سنت کو ڈاکٹر طاہر القادری پاکستانی کی گمراہ فکر سے دور رہنے کی تلقین کی۔ جامعۃ الحبیب کی جانب سے کل تین افراد حضرت مولانا سید منظر حسین حبیبی، جاجپور، حضرت مولانا انوار صاحب، بھدرک اور جناب ماسٹر اقبال صاحب، رسول پور کو اس سال عمرہ میں روانہ کرنے کا اعلان کیا گیا۔ کانفرنس میں شریک علما ومشائخ عظام نے تحریری وتقریری طور پر جامعۃ الحبیب کے لئے نیک خواہشات کا اظہار فرمایا اور اس کی حسن کارکردگی کو سراہتے ہوئے جامعہ کی ترقی وکامرانی کے لئے دعائیہ کلمات سے نوازا۔ شیخ الجامعہ عالم جلیل فاضل ازہر شریف خلیفۂ حضور تاج الشریعہ حضرت مولانا ریاضت حسین ازہری صاحب نیز رئیس الجامعہ حضرت مفتی رفیق اللہ قادری ازہری صاحب قبلہ نے جملہ اساتذہ وانتظامیہ کی جانب سے تمام شرکاے جلسہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ بعدہ صلاۃ وسلام اور حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی کی دعاؤں کے ساتھ جلسہ اختتام پزیر ہوا۔

رپورٹ: (مولانا) عبداللہ رضوی، استاذ جامعۃ الحبیب

★★★

جامعہ الحبیب رسول پور کی عظیم پیش رفت

آج کے اس تیز رفتار اور ترقی یافتہ دور میں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی افادیت اور اسکی ضرورت واہمیت سے کسی کو انکار نہیں، جہاں اس نے مواصلات کے نظام میں اپنا پورا تصرف حاصل کرلیا ہے، وہیں اس نے معیشت، نشر واشاعت اور دعوت وتبلیغ کے نظام کو بھی اپنے کنٹرول اور بس میں کرلیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کے زمانے میں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کا استعمال ہر گھر، ہر آفس، مکتب، دانش گاہ، انسی ٹیوٹ ہی نہی بلکہ ہر ہر انسان کی ضرورت کا اہم حصہ بن چکا ہے۔

ان تمام ضرورتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے مورخہ ۲۴/ اگست بروز منگل دعوت وتبلیغ کا عظیم مرکز، ترجمان مسلک اعلی حضرت ''جامعہ الحبیب رسول پور'' اڈیشا نے مسلمانان اہلسنت اور طالبان علوم نبویہ کے ذوق وشوق اور ان کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ''تاج الشریعہ کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر'' بنام (TCTC) کے

شعبہ کا آغاز کیا ہے، جو صوبہ اڈیشا ضلع جگت سنگھ پور میں منفرد معیاری کورس، عمدہ سسٹم اور بہترین کسٹم کے ساتھ ساتھ خاطر خواہ سہولیات کو اپنے دامن میں لیے حاضر خدمت ہے۔ تاکہ افراد امت اسکی تعلیم سے آراستہ ہوکر مستقبل میں اپنی قوم یا اپنے معاشرہ اور گھر کی ضرورت بن سکیں جوان کے لیے کار معیشت و کار تبلیغ دونوں طرح کی رہنمائی فراہم کر سکے۔

اس عظیم پیش رفت کا افتتاح نور دیدہ مجاہد ملت حبیب ملت حضرت علامہ سید غلام محمد حبیبی صاحب قبلہ مد ظلہ العالی متولی وسجادہ نشیں، خانقاہ عالیہ حبیبیہ رضویہ، دھام نگر شریف کے مقدس ہاتھوں عمل میں آیا۔ حضرت حبیب ملت نے TCTC کی افادیت وضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار فرمایا اور دعاؤں سے نوازا۔ رئیس الجامعہ حضرت علامہ مولانا رفیق اللہ خان قادری ازہری صاحب نے فرائض نظامت ادا کرتے ہوئے حضرت کی آمد پر ہدیہ تبریک پیش کیا اور حضرت کا والہانہ استقبال کیا اور حضرت علامہ مولانا ریاضت حسین ازہری صاحب قبلہ شیخ الجامعہ نے TCTC کے قیام کے اغراض ومقاصد بیان کرتے ہوئے لوگوں کو اس کی ضرورت کا احساس دلایا۔ اس پروگرام میں اساتذۂ جامعہ حضرت مولانا عاشق علی مصباحی، حضرت حافظ وقاری بلال احمد رضوی، مولانا ابوطاہر رضوی، جناب ماسٹر عطاء القادری صاحبان ودیگر ذمہ داران ادارہ اور طلبۂ جامعہ کے علاوہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد مشکور علی حبیبی ازہری صاحب قبلہ استاذ دارالعلوم مجاہد ملت دھام نگر شریف، حضرت علامہ مولانا سید منظر احمد حبیبی صاحب قبلہ، شاعر اسلام جناب عبد الرشید صابری صاحب وحافظ وقاری شریف الدین تیغی صاحب، مولانا توقیر رضا صاحب ودیگر مقامی علماے کرام بھی شریک کار تھے، رب تعالی کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اس کار خیر کو قوم کیلیے مفید سے مفید تر بنائے۔ آمین

رپورٹ: محمد عبد اللہ رضوی، استاذ جامعۃ الحبیب، رسول پور



شرعی قانون میں مداخلت نا قابل برداشت

لاکمیشن آف انڈیا نے ملک میں یکساں سول کوڈ کے نفاذ کے تعلق سے عوام کی رائے جاننے کے لئے جو سوال نامہ جاری کیا ہے، اس سے اقلیتی طبقہ خاص کر مسلمانوں میں بہت ہی غم وغصہ پایا جارہا ہے۔ اس سلسلے میں مؤرخہ ۲۷/ اکتوبر ۲۰۱۶ء کو ضلع جگت سنگھ پور کے تمام علماے مدارس اور ائمہ مساجد کے ساتھ ساتھ مسلم معاشرہ کے دانشور افراد کی ایک نشست بلائی گئی۔ جس میں سبھوں نے بیک زبان یکساں سول کوڈ کی سخت مذمت کی اور لاکمیشن کے سوال نامہ کو بدنیتی اور دھوکہ پر مبنی قرار دیتے ہوئے یہ کہا کہ ہر شہری کو اس کے مذہب کے مطابق جینے کا حق دیا جائے۔ طلاق ثلاثہ پر سیاست کرکے حکومت یکساں سول کوڈ کا نفاذ چاہتی ہے۔ یہ ہندوستان کے جمہوری نظام کو درہم برہم کرنا ہے۔ تعدد ازدواج اور طلاق کی شرح مسلمانوں میں کم

ہے پھر بھی مسلم پرسنل لا پر ہی حکومت کی نظر کیوں ہے؟۔

حکومت مذہب کی بنیاد پر سیاست کر کے ملک کے سیکولرازم اور قومی یکجہتی کی روایت کو توڑنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اڈیشا ضلع جگت سنگھ پور کے تمام علمائے مدارس، ائمہ مساجد اور دیگر سرکردہ افراد نے تحفظ شریعت کے سلسلے میں بلائی گئی نشست میں اس طرح کے خیالات کا برملا اظہار کیا۔ مرکزی حکومت کے ذریعہ دیئے جا رہے بیانات کے خلاف بھی سب نے متفقہ طور پر یہ کہا کہ ایک ساتھ یا ایک مجلس میں یا ایک طہر میں تین طلاق دینے سے تین واقع ہوتی ہے۔ یہی قرآن کا منطوق اور کثیر احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ عہد رسالت سے لیکر آج تک صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین اور خصوصا چاروں ائمہ کرام کا اسی کے مطابق عمل اور فیصلہ رہا ہے۔ اسی اسلامی نقطۂ نظر کے مطابق ایک ہندوستانی کورٹ میں مسلمانوں کے فیصلے ہوتے رہے ہیں۔ موجودہ مرکزی حکومت کا پارلیامنٹ میں ترمیمی بل لاکر ایک طلاق کا فیصلہ کرنا مسلم پرسنل لا میں صریح مداخلت اور دستور ہند میں دئے گئے اقلیتوں کے حقوق کی پامالی ہے۔ اسے ہندوستان کے مسلمان ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔ اس نشست میں یہ بات بھی قرار پائی کہ تحفظ شریعت کے لئے مسلم مرد و خواتین میں دستخطی مہم چلائی جائے اور سپریم کورٹ حکومت اور لاکمیشن کو یہ باور کرایا جائے کہ تمام مسلمان مرد و خواتین نکاح، طلاق، وراثت اور دیگر اپنے تمام شرعی معاملات میں قانون شریعت سے پورے طور پر مطمئن ہیں۔ لہذا حکومت ہمارے شرعی معاملات میں ہرگز دخل اندازی نہ کرے۔

نشست میں موجود تمام شرکا نے صوبہ کے دیگر اضلاع کے تمام علما، ائمہ اور دین و مذہب کا درد رکھنے والے تمام افراد سے اپیل کی کہ اپنے اپنے علاقوں میں متحد ہو کر تحفظ شریعت کے لئے پرامن طریقے سے جد و جہد کریں اور دستخطی مہم بھی چلائیں۔ اور یہ تجویز بھی رکھی کہ مساجد اور جلسوں میں ائمہ، علما اور خطبا شریعت کے مسائل کو بیان کریں، لوگوں کو شریعت کے مطابق زندگی گزارنے کی تلقین کریں، مسلمانوں کے ایک دوسرے پر جو حقوق اور فرائض ہیں ان سے انہیں آگاہ کریں، شادی طلاق اور وراثت کے حوالے سے جو رہنمائی شریعت پیش کرتی ہے، لوگوں کو اس سے آگاہ کریں تاکہ لوگ شریعت اسلامیہ کے حوالے سے جو بدگمانی پھیلائی جا رہی ہے، اس سے بچیں اور شریعت اسلامیہ سے بے خبر مسلم افراد کے عمل کو جو شریعت کے خلاف ہے، اسلام و مسلمانوں کی بدنامی کے لئے استعمال نہ کریں۔

رپورٹ: (مفتی) عبداللہ رضوی، استاذ جامعة الحبیب

★★★

یک روزہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس وجشن دستار بندی

پریس ریلیز: مورخہ ۳؍دسمبر ۲۰۱۷ء، مطابق ۱۳؍ربیع الاول شریف ۱۴۳۹ھ جامعۃ الحبیب کی یک روزہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس اور جلسہ جشن دستار بندی بحسن وخوبی اختتام پزیر ہوا۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ کانفرنس کی صدارت حبیب ملت حضرت علامہ ومولانا سید غلام محمد حبیبی مدظلہ العالی، دھام نگر شریف، ضلع بھدرک نے فرمائی۔ آپ کے علاوہ مفتی کرناٹک حضرت علامہ ومفتی محمد انور علی قادری، ڈاکٹر سجاد عالم رضوی، حضرت علامہ محمد حنیف حبیبی مصباحی وغیرھم نے شرکت فرما کر منتخب عناوین پر خطاب فرمایا۔ ضلع جگت سنگھ پور اور اطراف کے علما وعوام کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ کانفرنس میں خطابت کے ذریعہ قرآن وحدیث اور فقہ اسلامی کی روشنی میں وطن سے محبت نیز تعلیم کی اہمیت وفضیلت پر نوجوان نسلوں کو ابھارا گیا، سید الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل پیرا رہنے کی تلقین کی گئی۔ نہایت کم عرصے میں جامعۃ الحبیب کی نمایاں دینی، سماجی اور تعلیمی خدمات کا علما نے اعتراف کیا۔ اور مزید ترقیوں کے لئے دعاؤں سے نوازا۔ صوبہ اڈیشا اور قریب کے صوبوں سے بڑی تعداد میں عقیدت مندوں کا ہجوم رہا۔ شعبہ حفظ وقرات سے نو فارغین طلبہ کے سروں پر دستار فراغت رکھی گئی۔ طلبہ نے جامعۃ الحبیب کی مجلس انتظامیہ، اساتذہ اور علاقائی لوگوں کی خدمت میں ہدیہ تشکر پیش کیا۔ اور طلبۂ جامعۃ الحبیب نے اجتماعی شکل میں سارے عالم کے لئے رحمت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بہت عمدہ انداز میں نعت کے خوبصورت اشعار پیش کئے۔ حضرت مفتی محمد انور علی قادری مصباحی، کرناٹک اور حضرت علامہ شیخ حنیف حبیبی مصباحی، دھام نگر شریف، کو سال ۲۰۱۷ء کا مجاہد ملت ایوارڈ پیش کیا گیا۔ سالانہ امتحان میں نمایاں نمبرات حاصل کرنے والے طلبہ جامعۃ الحبیب کے درمیان ''الحبیب ایکسلینس ایوارڈ'' سال ۲۰۱۷ء تقسیم کیا گیا۔ جامعۃ الحبیب کے پرنسپل مولانا رفیق اللہ ازہری نے جملہ اسٹاف اور طلبہ کی مدد سے کانفرنس کے انتظامی امور کو بخوبی نبھایا۔ جامعۃ الحبیب ٹرسٹ کے چیف فنکشنری مولانا شیخ ریاضت حسین ازہری نے تمام مہمانوں، اڈیشا سرکار کے قانونی شعبہ جات کے اہل کاروں، معاونین نیز رضا کاروں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ اور آپ نے کہا کہ ''وطن کی محبت اور تعلیم کسی بھی ملک اور قوم کی ترقی کے دو اہم راز ہیں، اسی بنا پر جامعہ الحبیب ان دونوں چیزوں پر اپنی خصوصی توجہ دیتا آرہا ہے''۔

رپورٹ: دفتر جامعہ الحبیب ٹرسٹ رسول پور

★★★

گوشۂ مقالات ومضامین

امام احمد رضا اور عزت علم و علما

مفتی محمد اختر حسین قادری، دار العلوم علیمیہ، جمد اشاہی، بستی، یوپی

جنگ آزادی ہند ۱۸۵۷ء سے ایک سال قبل ۱۰ رشوال المکرم ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۴ر جون ۱۸۵۶ء کو مفتی ہندوستان علامہ زمان مولانا نقی علی خان (م ۱۲۹۷ھ رت ۱۸۸۰ء) قدس سرہ کے علمی گھرانے میں یگانہ روزگار، نابغہ عصر، محافظ اسلام، پاسبان دین وسنیت، ترجمان حق وصداقت، مجدد دین وملت ،اعلیٰ حضرت سیدنا امام احمد رضا محمدی سنی حنفی قادری قدس سرہ جلوہ آرائے سریر ہستی ہوئے۔ خامۂ قدرت نے اپنے اس محبوب بندے کی زبان پر اس کی تاریخ ولادت یوں جاری فرمائی: ''أُولٰئِکَ کَتَبَ فِی قُلُوبِهِمُ الْإِیمَانَ وَأَیَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْه''۔ (سورۂ مجادلہ، آیت ۲۲)

تائید ربانی اور مشیت ایزدی نے امام احمد رضا کو ایک بلند پایہ مفسر، مایہ ناز محدث، نادر زمن متکلم، عدیم النظیر فقیہ اور بے بدل مصنف ومحقق بنانے کے علاوہ پچاس سے زائد علوم وفنون میں درجۂ امامت اور منصب قیادت دے کر فائق الاقران اور فخر زمین وزمان کیا۔ آپ نے تقدیس الوہیت اور تعظیم رسالت کے حوالے سے جو عظیم الشان کارنامے انجام دیئے رہتی دنیا تک اسے فراموش نہیں کیا جاسکتا ہے۔ عشق رسول ہاشمی کی پگھلتی ہوئی شمع اور عظمت دین واسلام پر نثار پروانہ کی حیثیت سے عرب وعجم میں جسے شہرت دوام حاصل ہے اور عشق ومحبت کا بلند مینار کے اعتبار سے پورا عالم اسلام جسکا مشاہدہ کررہا ہے وہ آپ کی ہی ذات ہے۔ ؎

گونج گونج اٹھے ہیں نغمات رضا سے بوستاں
کیوں نہ ہو کس گل کی مدحت میں وا منقار ہے

کثیر التصانیف اور پچاس سے زائد علوم وفنون کا جامع بلکہ بعض علوم کا موجد ہونے کی حیثیت سے یقینا آپ ملت اسلامیہ کا عظیم سرمایہ اور درنایاب ہیں۔ آج کئی ایسے علوم ہیں جو آپ کے ساتھ ہی دفن ہوگئے اوران میں کسی کامل وماہر کا پایا جانا تو دور کی بات ہے اس کی ادنی معلومات رکھنے والا بھی کوئی نظر نہیں آتا ہے۔ اسی لئے راقم السطور کہا کرتا ہے کہ: ''اعلیٰ حضرت کو سمجھنے کے لئے کسی اعلیٰ حضرت ہی کی ضرورت ہے'' جس بھی میدان علم میں اپنے رہوار قلم کو مہمیز کی تمام مدعیان این وآں پر سبقت لے گئے اوراسی شان سے داد تحقیق دی کی دنیائے علم وحکمت کے مایہ ناز فرزندوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا آسمان فضل وکمال کے شمس وقمر اور فلک تدبر ودانائی کے مہ ونجوم کو انگشت بدنداں کردیا اور مانند آفتاب واضح کردیا کہ ؎

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دئے ہیں

علم وحکمت کے اس بطل جلیل نے اسلامی شخصیات، مذہبی آثار وتبرکات اور نشانات وعلامات کی عزت وحرمت کی جس طرح پاسبانی فرمائی اس کی تفصیل دفتر تو کجا انسائی کلو پیڈیا میں بھی مکمل نہ سما سکے۔سردست اس پاسبان عظمت اسلام ومسلمین کے تمام کارناموں کو نہیں بلکہ عزیز گرامی مولانا شیخ ریاضت حسین قادری ازہری زید مجدہ شیخ الجامعہ، جامعۃ الحبیب رسول پور، کی خواہش کے احترام میں علم اور علما کی قدرومنزلت اور عزت ووقار کے حوالے سے اس شخصیت کے افکار ونظریات اور معمولات کی ایک جھلک پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔جس سے یہ سمجھنا چنداں مشکل نہ ہوگا کہ امام احمد رضا صرف نام کے ہی عالم نہیں بلکہ علم اور علما کی قدرومنزلت سے بھی واقف تھے اور حقیقی علم کی کیا عزت وعظمت ہوتی ہے، اس سے بھی خوب خوب آشنا تھے۔

میں علم بیچتا نہیں ہوں

حدیث شریف میں ہے: وَعَنْ أَبِی-هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ- قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ -صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ " : -مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا یُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللّٰہِ، لَا یَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِیُصِیبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْیَا ;لَمْ یَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ "یَعْنِی رِیحَهَا (مشکوۃ شریف ص:۳۴،۳۵)

اس حدیث سے واضح ہے کہ عالم دین کو اپنے علم کی قدرومنزلت جاننی لازم ہے اور علم دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنالینا معیوب ہے۔امام احمد رضا قدس سرہ کی بارگاہ میں ایک سائل نے استفتا کرتے ہوئے آخر میں لکھ دیا: ''جو فرمادیں خرچ وغیرہ کیلئے تو غلام خدمت کیلئے حاضر ہے''(فتاوی رضویہ ج:۵،ص:۴۲۱) آپ نے فرمایا:''یہاں فتوی پر کوئی خرچ نہیں لیا جاتا نہ اس کو اپنے حق میں روا رکھا جاتا ہے''(حوالہ سابق)۔

ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں:''الحمد للہ یہاں فتوی پر فیس نہیں لی جاتی ''إِنْ أَجْرِیَ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِین''(سورۂ شعراء، آیت ۱۰۹) منی آڈر واپس کردیا''(حوالہ بالا ج:۱۰،ص:۲۱۴) جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ؛ایک مرتبہ حضور نے جہانگیر خاں صاحب قادری رضوی ساکن محلہ چھپی ٹولہ قلعہ سے فرمایا: کہ مجھے ایک پیپا مٹی کے تیل کی ضرورت ہے کیوں کہ وہ تیل فروخت کیا کرتے تھے۔چنانچہ وہ ایک پیپا تیل لے کر حاضر ہوئے۔حضور نے قیمت دریافت فرمائی۔انھوں نے اس وقت جو قیمت تھی اس کا اظہار بایں الفاظ فرمایا: ویسے تو اس کی قیمت یہ ہے مگر حضور کچھ کم کر کے اتنی دے دیں،اس پر حضور نے فرمایا: مجھ سے وہی قیمت لیجئے جو سب سے لیتے ہیں،انھوں نے عرض کیا نہیں حضور! آپ میرے بزرگ ہیں، عالم ہیں، آپ

سے عام بکری کے دام کیسے لے سکتا ہوں ؟ حضور نے فرمایا: میں علم نہیں بیچتا ہوں اور وہی عام بکری کے دام خان صاحب کو دیے (حیات اعلی حضرت ج:۱ص:۲۱۶)

اور بیان کرتے ہیں : ایک صاحب نے بدایونی پیڑوں کی ہانڈی پیش کی حضور نے فرمایا کہ کیسے تکلیف فرمائی ؟ انہوں نے کہا کہ حضور کو سلام کرنے حاضر ہوا ہوں ، حضور جواب سلام فرما کر کچھ دیر خاموش رہے اور پھر دریافت فرمایا: کوئی کام ہے؟ انہوں عرض کیا کچھ نہیں حضور محض مزاج پرسی کیلئے آیا تھا۔ ارشاد فرمایا عنایت ونوازش ، اور قدرے سکوت کے بعد حضور نے پھر بایں الفاظ مخاطب فرمایا : کچھ فرمائیے گا ؟ انہوں نے پھر نفی میں جواب دیا، اس کے بعد پھر حضور نے شیرینی مکان میں بھجوادی، اب وہ صاحب تھوڑی دیر کے بعد ایک تعویذ کی درخواست کرتے ہیں ارشاد فرمایا کہ میں نے تو آپ سے تین بار دریافت کیا مگر آپ نے کچھ نہ بتایا ، اچھا تشریف رکھئے ، اور اپنے بھانجے علی احمد خان صاحب مرحوم کے پاس سے تعویذ منگا کر دیا۔ کہ یہ کام انھیں کے متعلق تھا، اور ساتھ ہی حاجی کفایت اللہ صاحب نے حضور کا اشارہ پاتے ہی مکان سے مٹھائی کی ہانڈی منگوا کر سامنے رکھ دی ، جسے حضور نے بایں الفاظ واپس فرمایا: اس ہانڈی کو ساتھ لیتے جائیے میرے یہاں تعویذ بکتا نہیں ہے۔ انہوں نے بہت معذرت کی مگر قبول نہ فرمایا۔ بالآخر وہ بے چارے اپنی شیرینی واپس لے گئے (حیات اعلی حضرت ۔ ج:۱ص ۲۱۵، ۲۱۶)

آپ جس طرح علم کی عزت وحرمت کا پاس ولحاظ فرماتے یونہی علمائے حق کی بھی قدر دانی میں اپنی مثال آپ تھے۔ علمائے کرام کی شان میں خود غلط کلمات زبان پر لانا تو دور کی بات ہے کسی سے لکھنا تو لکھنا ، سننا بھی گوارہ نہیں فرماتے اور اگر کسی نے کوئی ایسی حرکت کی تو حسب حال فوراً اس کی اصلاح فرمائی۔ چنانچہ یہ واقعہ بہت مشہور ہے کہ جب آپ نواب رام پور کی خواہش پر رام پور تشریف لے گئے اور وہاں علامہ عبدالحق خیر آبادی علیہ الرحمہ سے ملاقات ہوئی اور دوران گفتگو علامہ خیر آبادی نے علامہ عبدالقادر بدایونی قدس سرہ کے تعلق سے بعض کلمات کا استعمال کیا تو آگے کیا ہوا، اسے ملک العلما علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ سے سنیں آپ فرماتے ہیں ؛

”اتنے بڑے عالم کو ایسے الفاظ سے یاد کرنا علامہ خیر آبادی کو زیبا تھا یا نہیں؟ یہ ناظرین کی فہم سلیم پر چھوڑتے ہیں ممکن ہے کہ دونوں میں بے تکلفی اور آپس کی محبت کا اثر ہو، اس لیے کہ حضرت تاج الفحول علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید اور علامہ عبدالحق صاحب مرحوم کے استاد بھائی ، رفیق اور ساتھی تھے۔ لیکن اعلی حضرت ان کی حمایت دین ونکایت مفسدین کی وجہ سے بہت عزت کرتے تھے۔ اس لفظ کو سنکر بہت کبیدہ ہوئے اور فرمایا جناب والا ! سب سے پہلے وہابیہ کا رد حضرت مولانا فضل حق صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضور کے والد ماجد نے کیا۔ اور ”تحقیق الفتوی فی ابطال الطغوی“ مستقل کتاب مولوی اسمعیل کے رد میں تصنیف فرمائی۔ یہ سن کر مولانا عبدالحق صاحب نے فرمایا اگر ایسی حاضر جوابی میرے مقابلہ میں رہی تو مجھ

سے پڑھانا نہیں ہوسکتا۔اعلی حضرت نے فرمایا آپ کی باتیں سن کر میں نے پہلے ہی فیصلہ کرلیا کہ ایسے شخص سے منطق پڑھنی اپنے علمائے ملت ،حامیان سنت کی توہین وتحقیر سننی ہوگی ۔اسی وقت پڑھنے کا خیال بالکل دل سے دور کردیا،تب حضور کی بات کا ایسا جواب دیا۔‘‘(حیات اعلی حضرت ج:۱،ص:۲۵۰۔۲۵۱)

سائل کو تنبیہ

ایک شخص نے آپ کی بارگاہ میں ایک استفتا ارسال کیا۔سوال کے آخر میں لکھا کہ ’’یہ سوالات خالصا لوجہ اللہ ہیں اس میں رورعایت کسی کی نہ پائی جاوے۔جو شرع شریف کا حکم ہو وہ بیان فرمائیے‘‘(فتاوی رضویہ ج:۱،ص:۹۱) آپ نے جواب مکمل کرنے کے بعد فرمایا:’’یہ سوالات کا جواب تھا اور اتنی بات اورگزارش ہے کہ بے ادب سائل ہونا نہ چاہیے سوال کیا جائے علمائے کرام سے کہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اور آخر میں ہدایت یہ کی جائے کہ رورعایت کسی کی نہ پائی جائے۔یہ کھلی دریدہ دہنی ہے۔علمائے دین ومفتیان شرع متین کو کسی کی رورعایت سے کیا تعلق۔جو احکام الہیہ ہیں بتاتے ہیں۔جو کسی کی رورعایت سے معاذ اللہ قصدا غلط حکم بتائیں وہ علمائے دین کب ہوئے۔نائبان شیاطین ہوئے۔عوام پر علمائے دین کا ادب باپ سے زیادہ فرض ہے۔سائل کو اگر ان الفاظ کے لکھنے کی ضرورت ہے ہی تو شروع سوال میں کیا فرماتے ہیں علمائے دین مطلق نہ لکھا کرے جس سے توہین علما پیدا ہو۔بلکہ خاص اس فقیر کا نام لکھ کر آخیر میں جیسے الفاظ چاہے لکھے‘‘(فتاوی رضویہ شریف ج:۱۰،ص:۹۲)

علامہ عبد القادر کا اعزاز

ملک العلما تحریر فرماتے ہیں کہ:’’حضرت مولانا سید شاہ اسماعیل حسن میاں صاحب کا بیان ہے کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب بمضمون’’ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ‘‘،جس قدر کفار ومرتدین پر سخت تھے اسی درجہ علمائے اہل سنت کیلئے ابر کرم سراپا کرم تھے۔جب کسی سنی عالم سے ملاقات ہوتی دیکھ کر باغ باغ ہو جاتے اور ان کی ایسی عزت وقدر کرتے کہ وہ خود اپنے کو اس کا اہل نہ خیال کرتے۔خصوصا مولانا عبد القادر صاحب اور مولانا احمد رضا خاں صاحب میں جو اخلاص ومحبت واتحاد ووداد کے تعلقات تھے دیکھنے ہی سے تعلق رکھتے تھے۔مختصر یہ کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب کو مولانا عبد القادر صاحب اپنے عزیز ترین بھائی سے کسی طرح کم نہیں سمجھتے تھے اپنا قوت بازو خیال فرماتے اور مولانا احمد رضا خاں صاحب بھی ان کو اپنا بزرگ بھائی جانتے۔ان کے اعزاز واکرام میں ما فوق العادۃ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں فرماتے حتی کہ ان کے سامنے حقہ نہ پیتے،پان نہ کھاتے‘‘(حیات اعلی حضرت ج:۱،ص:۲۱۶۔۲۱۷)

علما کی آمد پر حالت مسرت تحریر سے باہر

ملک العلما تحریر فرماتے ہیں:’’میرے زمانہ قیام بریلی شریف یعنی ۱۳۲۱ھ سے ۱۳۲۹ھ تک

علمائے اہل سنت ومشائخ کرام وداعیان دین وملت ودیگر حضرات اہل سنت و جماعت برابر تشریف لایا کرتے کہ کوئی دن ایسا نہ ہوتا کہ ایک دو مہمان تشریف نہ لاتے ہوں، ان سب کی خاطر و مدارات حسب مرتبہ کی جاتی اور علمائے کرام کی تشریف آوری کے وقت اعلی حضرت کے مسرت کی جو حالت ہوتی احاطہ تحریر سے باہر ہے“ (حیات اعلی حضرت، ج:۱،ص:۲۱۸)

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کے نزدیک علم وعلما کی جو عزت ورفعت اور قدر ومنزلت تھی اسکی یہ ایک جھلک تھی ورنہ بے شمار واقعات وارشادات مثل موتی صحیفہ حیات رضا میں لکھے ہوئے ہیں۔ رب قدیر آپ کے اسوہ کو قدوہ بنانے کی توفیق بخشے اور اعزاز علم وعلما کا شعور عطا فرمائے۔ آمین



اسلام میں تربیت اولاد کی اہمیت: دور حاضر کے تناظر میں

محمد سجاد عالم رضوی، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ تاریخ، پریسیڈینسی یونیورسٹی، کولکاتا، مغربی بنگال

اسلام نے دنیا کے سامنے ایک صالح اور مکمل نظام پیش کیا ہے۔ اس نظام میں انسان کے لیے دینی اور دنیاوی زندگی کے لیے روشن اور واضح ہدایات و رہنما اصول موجود ہیں۔ اسلام کا دعوی ہے کہ اس میں پیدائش سے لے کر موت تک انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کی رہنمائی اس کی ایک امتیازی خصوصیت ہے۔ مثال کے طور پر بچوں کی تعلیم، پرورش ونگہداشت، اوران کی روحانی واخلاقی تربیت کے حوالے سے اگر ہم دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلام ایک بہتر اور کامیاب زندگی کی تعمیر وتشکیل پر بہت زور دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر اس تعلیم وتربیت میں کوئی کمی رہ گئی تو اس کا انجام بہت بھیانک ہوتا ہے۔ نہ صرف یہ کہ متعلقہ خاندان بلکہ معاشرہ کا ہر فرد اس سے متاثر ہوتا ہے۔ اسی لئے ایک بچے کو اسلامی بنیادوں پر تربیت دینے کا مطلب یہ ہے کہ پورے معاشرہ پر ایک احسان عظیم کیا جائے۔ اور خود اس بچے پر بھی جو اسلامی ہدایات سے دور رہ کر وحشی اور غیر متمدن زندگی گزارنے پر مجبور ہوتا ہے۔ بچوں کی تربیت سے چشم پوشی اور لاپرواہی نہ صرف یہ کہ ایک معاشرتی اور اخلاقی جرم ہے بلکہ خود ان کے اوران سے متعلق قوم وملک اور معاشرہ وسماج کے مستقبل کو تباہ وبرباد کرنے کے مترادف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کی تربیت کو عبادت، اور ان کو ایک کلمہ خیر سکھا دینے کو صدقہ دینے سے زیادہ بہتر قرار دیا ہے۔

اولاد کی تربیت سے متعلق اسلام کی ان تعلیمات کی اہمیت وافادیت اس وقت اور واضح ہوتی ہے جب ہم آج کے معاشرہ اور سماج پر نگاہ ڈالتے ہیں۔ عالمی اور ملکی سطح پر آج مذہب بیزار افکار ونظریات کی تبلیغ و اشاعت کی وجہ سے نئی نسل صالح وصحتمند مذہبی اور اخلاقی اقدار سے دور ہوتی جارہی ہے۔ مختلف ذرائع ابلاغ (Electronic and Print Media) اور مادیت پر مبنی نظام تعلیم ونصاب تعلیم کی بدولت ایک ایسے نظام کو برپا کرنے کی کوشش ہورہی ہے جس میں مذہبیت اور اخلاقیت کا فقدان ہے۔ تہذیبی اور ثقافتی وراثت کی اس سماج میں کوئی اہمیت نہیں ہے۔ سارا زور اس پر صرف کیا جاتا ہے کہ مادیت اور سرمایہ دارانہ نظام کو کس طرح سے قائم کیا جائے۔ ظاہر ہے جب اس طرح کا معاشرہ ہوگا تو اس میں جرائم کی کثرت ہوگی۔ دوسروں کے حقوق اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں غفلت ہوگی۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ اخلاقیات اور روحانیت سے دوری معاشرے میں امن وقانون کے لیے کئی مسائل پیدا کرے گی۔ اسی لئے اس بات کی

ضرورت ہے کہ مسلمان اسلام کی ان تعلیمات وہدایات کو جاننے کی کوشش کریں جو ایک بہتر اور صالح معاشرہ کی تعمیر وتشکیل کے حوالے سے اسلام نے افراد سازی کے لیے عطا کی ہے۔قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت میں مسلمانوں کے لیے دعوت فکر وعمل ہے۔''اے ایمان والوتم اپنے اوراپنے اہل وعیال کواس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔اس پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو بڑے تند خواور سخت مزاج ہیں۔وہ نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی جس کا اس نے انھیں حکم دیا ہے۔اورفوراً بجالاتے ہیں جو ارشادانہیں فرمایا جاتا ہے''۔(التحریم،٦:٦٦)

جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضرت عمررضی اللہ عنہ اپنی اوراپنے اہل وعیال کی ذمہ داریوں کے احساس سے بہت متأثر ہوئے۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اورعرض کی۔''اے اللہ کے رسول،اپنے آپ کو دوزخ سے بچانے کا مفہوم توسمجھ میں آگیا،مگر ہم اہل وعیال کو کیسے آتش جہنم سے بچاسکتے ہیں؟''سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،''جن چیزوں سے اللہ نے تمھیں روکا ہے،تم اپنے اہل وعیال کوان سے روکو۔اورجن کاموں کوانجام دینے کاحکم فرمایا ہےتم ان کا اپنے اہل وعیال کو حکم دو۔''(تفسیر روح المعانی) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے۔''اچھی تربیت سے زیادہ ایک باپ کا اپنی اولاد کے لیے کوئی عطیہ نہیں''۔جووالدین صرف یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی ذمہ داری صرف یہ کہ وہ اپنی اولاد کی محض ظاہری تزئین،اچھی غذا،اچھے لباس اور دنیوی ضرورتوں کی کفالت کریں ان کواس حدیث پر دوبارہ غوروفکر کرنے کی ضرورت ہے۔کیونکہ حدیث شریف میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ان ضرورتوں سے بلند ہو کراولاد کی تعلیم وتربیت،اخلاقی تہذیب اور بہتر آداب زندگی سے ان کو آشنا کرنا بھی والدین کی ذمہ داری ہے۔اور یہ بہترین تحفہ ہے جووالدین اپنی اولاد کودے سکتے ہیں۔

پیدائش سے لے کرموت تک کی تعلیم وتربیت کے سلسلے میں اسلام نے جو ہدایات دی ہیں ان کا خلاصہ اعلی حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنے ایک رسالہ''مشعلۃ الارشاد فی حقوق الاولاد'' میں پیش فرمایا ہے۔مولانا بدرالقادری مصباحی صاحب نے اپنی کتاب''اسلام اورتربیت اولاد'' میں اس موضوع پر سیر حاصل گفتگو کی۔تفصیل کے لیے ان کتابوں کا مطالعہ کریں۔ذیل میں ہم ان میں سے کچھ کو اختصار میں پیش کرتے ہیں۔

''وجود اولاد سے پہلے اولاد کا حق یہ ہے کہ اپنا نکاح رذیل،مذہب ناآشنا لوگوں میں نہ کرے۔کیوں کہ اچھی اور بری رگیں رنگ لاتی ہیں۔جماع کی ابتدا بسم اللہ سے کرے تاکہ بچہ میں شیطان شریک نہ ہو۔جماع کے وقت عورت کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے۔اس سے بچہ کے اندھے ہونے کا اندیشہ ہے۔بچہ پیدا ہوتو فوراً دائیں کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہے۔چھوارہ وغیرہ میٹھی چیز چبا کراس کے منہ میں ڈالے کہ حلاوت اخلاق کی فال حسن ہو۔ساتویں روز یا پھر جب ممکن ہوعقیقہ کرے۔سر کے بال اتروائے

۔بالوں کے برابر چاندی تول کر خیرات کرے۔سر پر زعفران لگائے۔اسلامی نام رکھے جیسے عبداللہ،عبد الرحمن،احمد،حامد،حسن،محی الدین،معین الدین۔ماں خود دو سال تک دودھ پلائے یا کوئی صالحہ خاتون دودھ پلائے۔کیوں کہ دودھ کا اثر بھی طبیعتوں پر پڑتا ہے۔بچہ کو پاک کمائی سے روزی کھلائے کے ناپاک مال ناپاک ہی عادت ڈالتا ہے۔خدا کی ان نعمتوں (اولاد) کے ساتھ مہر و لطف کا برتاؤ کرے۔اور انھیں محبت و پیار کرے۔شرعی حدود کے اندر ان کی دلجوئی کرتا رہے۔بہلانے کے لیے جھوٹا وعدہ نہ کرے۔چند بچے ہوں تو چیز سب کو برابر دے۔زبان کھلتے ہی سب سے پہلے اللّٰہ، اللّٰہ اور پھر لآالہ الا اللّٰہ، پھر پورا کلمہ طیبہ سکھائے۔بچہ کو جب تمیز آنے لگے تو ادب سکھائے۔کھانے، پینے، ہنسنے، بولنے، اٹھنے، چلنے پھرنے، حیا، لحاظ، بزرگوں کی تعظیم، ماں، باپ، استاذ اور دختر کو شوہر کی بھی اطاعت کے طریقے اور آداب بتائے۔قرآن مجید پڑھائے۔استاذ نیک، صالح، متقی، سن رسیدہ کے سپرد کرے۔اور دختر کو نیک پارسا عورت سے پڑھوائے۔بعد ختم قرآن ہمیشہ تلاوت کی تاکید رکھے۔عقائد اسلام و سنت سکھائے۔کہ لوح سادہ فطرت اسلامی اور قبول حق پر مخلوق ہے۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و تعظیم ان کے دل میں ڈالے کہ اصل ایمان و عین اسلام ہے۔

سات برس کے عمر سے نماز کی تاکید شروع کردے۔علم دین خصوصاً وضو، غسل، نماز، روزہ کے مسائل، توکل، قناعت، زہد، اخلاص، تواضع، امانت، صدق، عدل، حیا، سلامت صدر ولسان وغیرہ خوبیوں کے فضائل اور حرص، طمع، حب جاہ، حب دنیا، ریا و عجب، تکبر، خیانت، کذب، کلمہ فحش، غیبت، حسد، کینہ وغیرھا کے رذائل سمجھائے۔زنہار زنہار (ہرگز ہرگز) بری صحبت میں نہ بیٹھنے دے کہ یار بد (برا دوست) مار بد (برے سانپ) سے بدتر ہے۔فحش باتوں، کتابوں اور ماحول سے بچائے کہ نرم شاخ جدھر جھکایئے جھک جاتی ہے۔جب دس برس کا ہو نماز مار مار کر پڑھائے۔اس عمر سے اپنے یا کسی کے ساتھ نہ سلائے۔جدا پلنگ پر سلائے۔جب جوان ہو شادی کردے اور شادی میں ان ہی رعایتوں کو ملحوظ رکھے جو اوپر بیان ہوئیں۔اب جو کام ایسا کہنا ہو جس میں نافرمانی کا احتمال ہو اسے حکم کے طور پر نہ کہے بلکہ رفق و نرمی سے بطور مشورہ کہے۔اسے میراث سے محروم نہ کرے۔جیسے کچھ لوگ اپنی کل جائداد کسی غیر کو دے دیتے ہیں۔یہ احکام لڑکے اور لڑکیوں کے لیے عام تھے۔اب چند حقوق صرف لڑکوں کے لکھے جاتے ہیں: لکھنا، پڑھنا، سپہ گری سکھائے۔سورۂ مائدہ کی تعلیم دے۔اعلان کے ساتھ ختنہ کرے۔لڑکیوں کے چند حقوق: لڑکیوں کے پیدا ہونے پر ناخوشی نہ کرے بلکہ نعمت الٰہیہ جانے۔سینا، پرونا، کھانا پکانا سکھائے۔سورۂ نور کی تعلیم دے۔بیٹوں سے زیادہ دلجوئی کرے کہ ان کا دل بہت تھوڑا ہوتا ہے۔کچھ دینے میں انھیں اور بیٹوں کو کانٹے کی تول برابر رکھے۔جو چیز دینی ہو پہلے انھیں دے کر لڑکوں کو دے۔نو برس سے خاص نگہداشت رکھے۔نہ اپنے پاس سلائے نہ بھائی وغیرہ کے پاس سونے دے۔شادی برات میں جہاں ناچ گانا ہو ہرگز نہ جانے دے۔اگرچہ خاص اپنے بھائی کے یہاں ہو۔کہ گانا سخت سنگین جادو ہے۔اور ان نازک شیشوں کو تھوڑی ٹھیس بہت ہے۔

بیگانوں میں جانے کی مطلقاً بندش کرے۔گھر کوان پر زنداں کردے۔بالا خانوں پر نہ رہنے دے۔گھر میں لباس وزیور سے آراستہ کرے کہ پیغام رغبت سے آئیں۔جب کفو ملے نکاح میں دیر نہ کرے۔۔زنہار زنہار (ہرگز ہرگز) کسی فاسق فاجر بد مذہب کے نکاح میں نہ دے۔یہ وہ حقوق ہیں جواحادیث مرفوعہ کی روشنی میں ثابت ہیں۔ان میں سے اکثر مستحبات ہیں۔بعض واجبات۔''

مولانا بدرالقادری مصباحی صاحب لکھتے ہیں کہ ان ہدایات کی روشنی میں جواولاد پروان چڑھیں گی ان شاءاللہ وہ سچی دیندار اور اسلامی اطوار کا نمونہ ہوں گی۔یہ تو تدبیریں ہیں۔اپنی مساعی جمیلہ کے ساتھ ساتھ اولاد کی صالحیت کے لیے رب تعالی سے توفیق بھی مانگتا رہے۔جولوگ اپنی بیوی بچوں کے لیے دعا کیا کرتے ہیں اللہ تعالی نے ان کی تعریف فرمائی ہے:''اور وہ لوگ جو عرض کرتے ہیں۔اے ہمارے رب ،دے ہمیں بیبیوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک'' (الفرقان:۷۴) اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ تعالی نیک بندوں کی صفتیں بیان کرتا ہے۔وہ جس طرح ماں باپ کے لیے دعائے خیر کرتے ہیں اوران کی خدمت کی توفیق طلب کرتے ہیں۔یونہی اولاد کی تعلیم وتربیت پر جوکوششیں صرف کرتے ہیں ان میں کامیابی کی بھی دعا کرتے ہیں۔ان کی دعا یہ ہوتی ہے۔''اور میرے لیے میری اولاد میں صلاح رکھ اور میں تیری طرف رجوع لایا اور میں مسلمان ہوں۔'' (الاحقاف:۱۵)

یہ ہیں وہ اسلامی آداب واصولی تعلیمات جن کی روشنی میں اولاد کی تعلیم وتربیت کی ضرورت ہے۔مگر آج عموماً ان سے چشم پوشی اور تغافل کی وجہ سے معاشرہ ایسے حالات سے دو چار ہے جن کے نتائج نقصاندہ ہی نہیں بلکہ مستقبل کے لیے تباہ کن اور خطرناک بھی ہیں۔دراصل اس کی وجہ یہ ہے کہ بچوں کوان خطوط پر سنوارنے اور تعلیم وتربیت سے آراستہ کرنا تو دور کی بات ہے بلکہ بہت سے ذمہ دار افراد خود ان اسلامی اقدار اور تعلیمات سے ناواقف ہیں اور نہ ان کو جاننے اوران کی اہمیت وافادیت کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ظاہر سی بات ہے کہ جو افراد عمل کے میدان میں ناقص اور نامکمل ہیں وہ دوسروں کو عمل کی دعوت کیسے دے سکتے ہیں۔جب صورت یہ ہوتو پھر دوسروں کے لیے نہ تو نمونہ عمل بن سکتے ہیں نہ ہی باعث ترغیب ہو سکتے ہیں۔

ہندوستان میں مسلمانوں کی مجموعی زبوں حالی اور معاشی وتعلیمی پس ماندگی پر متعدد تحقیقی کام ہوئے ہیں۔ان کی رپورٹس بھی شائع ہوئی ہیں۔کئی سرکاری اور غیر سرکاری تنظیموں نے اس سلسلے میں ''سرگرمی'' کا مظاہرہ بھی کیا ہے۔سیمینارز ،کانفرنسز، اور جلسے بھی ہوتے رہتے ہیں۔نتیجہ کے طور پر سیاسی پارٹیوں نے مسلمانوں کی ''ہمدردی'' میں اپنے اپنے انتخابی منشوروں میں ''تعلیم ،ترقی اور روزگار'' کے وعدوں پر ''انتخابی خرید وفروخت'' کے کاروبار میں پوری مستعدی دکھائی ہے۔مسلم سیاسی رہنما حضرات تقریریں کرتے ہیں جن کے خلاصے ہم آئے دن اخبارات میں پڑھتے رہتے ہیں۔مرکز اور ریاست کی حکمراں جماعتوں نے ماہرین کی تجاویز اور منصوبوں کے نفاذ کے لیے کئی کمیٹیاں اور کمیشنز بھی تشکیل دی ہیں۔دوسری طرف مذہبی سطح پر

سماجی اور مذہبی اصلاحات کے لیے ائمہ مساجد، اساتذہ مدارس اور مقررین وخطباء ''عقیدہ، عمل، اطاعت خدا و رسول، حقوق وفرائض کی ادائیگی'' جیسے عناوین پر گفتگو کے دوران مسلمانوں کو حرکت و عمل کی دعوت بھی دیتے ہیں۔

اس طرح سے ہم دیکھتے ہیں کہ ملی وسیاسی اور مذہبی وسماجی قیادت ورہنمائی کے حوالے سے ''تجاویز اور منصوبوں'' کی حد تک بہت کام ہو رہے ہیں۔ مگر غور طلب بات یہ ہے کہ جن نتائج کی ہم امید رکھتے ہیں ان کے اثرات مسلم سماج ومعاشرہ میں ہم کو دیکھنے کو نہیں ملتے ہیں۔ دراصل یہاں ہوتا یہ ہے کہ ان دونوں محاذوں پر کام کرنے والے حضرات اپنے لیے جداگانہ ''میدان عمل'' اور ''دائرۂ عمل'' طے کرتے ہیں اور اسی کے مطابق کام کرتے ہیں۔ اسی لیے کوئی صرف اپنی گفتگو اور کام کو مذہبی اصلاح وترقی تک محدود رکھتا ہے تو کوئی سیاسی اور معاشی مسائل کو اپنی توجہ کا مرکز تسلیم کرتا ہے۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کو جو مسائل درپیش ہیں ان میں ''مذہبی شناخت'' اور ''معاشی اور تعلیمی ترقی'' ایسے کلیدی موضوعات ہیں جو باہم مربوط ہیں۔ ان کو ایک دوسرے سے الگ الگ کر کے مسلمانوں کے مسائل کو حل کرنے کی کوئی بھی کوشش کامیاب نہیں ہو تی۔ کیوں کہ اسلام مادی زندگی اور روحانی اقدار کے درمیان اعتدال اور توازن کی تعلیم دیتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں وہ اپنے ماننے والوں کو دعوت دیتا ہے کہ وہ دنیوی زندگی کو اس طرح سے گزاریں کہ یہ زندگی ان کے لیے آخرت کی کھیتی بن جائے۔ اس اعتدال وتوازن کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے مسلم معاشرہ کی مجموعی ترقی کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوتا۔ حالات جوں کے توں رہتے ہیں۔ یہ ''تجاویز اور منصوبے'' وقتی مصلحتوں کے پیش نظر عجلت میں بنائے جاتے ہیں۔ ان میں ''افراد سازی'' پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی جاتی ہے۔ ایسے افراد جو ایک طرف اگر مسلم نوجوانوں کے لیے قابل تقلید نمونے ہوں تو دوسری طرف تعلیم وروزگار کے میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کر کے مسلمانوں کی ''پسماندگی'' کو دور کرنے میں اپنا کردار نبھائیں اور ہم وطن شہریوں کے سامنے مسلم معاشرہ کی بہتر نمائندگی کا فریضہ بھی انجام دیں۔ اس کے لیے ایسے منصوبوں پر کام کرنے کی ضرورت کو تسلیم کرنا ہوگا جن کی میعاد طویل ہو اور جن کے اثرات دیر تک قائم رہیں۔

اس سلسلے میں اسلامی اصولوں اور آداب سے بہتر رہنمائی ملتی ہے۔ تعلیم وتربیت کے حوالے سے اسلام نے جو ہدایات دی ہیں وہ طویل المیعاد ہیں۔ ان میں دنیا اور آخرت کے تقاضوں کی تکمیل میں اعتدال اور توازن کو ملحوظ رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اولاد کی پیدائش سے پہلے ہی سے اس کی تربیت وتعلیم کے اہتمام کا خاص خیال رکھنے کا حکم دیتا ہے۔ اور پیدائش کے بعد اس کی دنیاوی ضرورتوں کی تکمیل اور آخرت کو سنوارنے کے لیے عقیدہ وعمل کی تعلیم پر زور دیتا ہے۔ خاندان وسماج کے ذمہ دار افراد اور اہل حکومت کو حکم دیتا ہے کہ بچوں کی تربیت اس طرح سے کریں کہ ان کی دینی اور دنیوی زندگی بہتر اور کامیاب ہو۔

جب کوئی بچہ اس روئے گیتی پر جنم لیتا ہے اسی وقت سے ماں باپ اس کی تعلیم وتربیت اس عزم و

ارادہ سے کریں کہ آگے چل کر اس بچہ کو مسلم سماج کا ایک فرد بننا ہے۔ جو ایک طرف اگر دوسروں کے لئے قابل تقلید نمونہ ہو تو دوسری طرف مسلم معاشرہ کے مذہبی اور روحانی اقدار کی نمائندگی بھی کریں۔ یہ اسی وقت ہوگا جب بچوں کی پرورش، تعلیم وتربیت اور نگہداشت میں ان کی دینی اور دنیاوی زندگی کو بنانے اور سنوارنے کے لیے جن بنیادی ضرورتوں کی تکمیل اور ذمہ داریوں کو نبھانے کی ضرورت ہے اس کو ماں باپ، اساتذہ و معلمین اور سماج کے افراد اجتماعی طور پر ادا کریں۔ یہ ذمہ داری اجتماعی طور پر ادا کرنے کی ضرورت اس لیے ہے کہ تعلیم وتربیت سے وابستہ افراد اس حقیقت سے آشنا ہیں کہ معاشرہ وسماج کی فلاح و بہبود کے لیے جن لوگوں کی ضرورت ہے ان کی ''افرادسازی'' کا عمل تین درسگاہوں میں تکمیل کی منزل تک پہونچتا ہے۔ والدین کی آغوش محبت اولاد کی پہلی درسگاہ ہے۔ یہاں بچے والدین سے عادات اور اطوار سیکھتے ہیں۔ دوسرا مقام مدرسہ یا تعلیم گاہ ہے۔ یہاں مشفق اساتذہ و معلمین طلبہ کو ایسی تعلیم سے آراستہ کرتے ہیں جو ان کی دنیا اور دین دونوں میں فلاح ونجاح اور کامیابی وکامرانی کی ضمانت ہیں۔ تیسری درسگاہ آس پاس کا ماحول ہے۔ جو بچہ کی شخصیت اور طرز زندگی کے بارے میں اس کی سوچ پر گہرے اثرات ڈالتا ہے۔ یہ تینوں عناصر ایک بچے کے بنانے اور بگاڑنے میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔

اسی لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ والدین اپنے کردار وعمل کے ذریعے بچوں کے سامنے ایسی مثال پیش کریں جس سے بچہ مذہب بیزار نہ ہو۔ بلکہ اللہ تعالی اور رسول کریم ﷺ کی اطاعت ومحبت کا جذبہ ان میں بیدار ہو اور بے کاری و بے روزگاری کا نہیں بلکہ حرکت وعمل کا ارادہ پختہ ہو۔ حرام کمائی سے پرہیز اور حلال روزی کمانے کی طرف میلان ہو۔ اساتذہ کرام کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کی تعلیم وتربیت میں صرف پیشہ ورانہ فریضہ کی ادائیگی کو ہی کافی نہ سمجھیں بلکہ اس سلسلے میں اپنے دل میں سماجی اور ملی خدمت کے جذبے کو بھی رکھیں۔ بچوں کی تعلیم وتربیت میں اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ ''جہاد زندگانی'' میں ''یقین محکم، عمل پیہم اور محبت فاتح عالم'' کی بے بہا دولت کے ساتھ مشکلات کا سامنا کرنے اور مسائل کو حل کرنے کے لیے وہ ذہنی اور فکری طور پر تیار ہو جائیں۔ اسلامی تہذیب وروایت کے روشن مذہبی، روحانی اور اخلاقی اقدار کے علمبردار بن کر مسلم سماج اور معاشرہ کی بہتر نمائندگی کریں اور دوسروں کے لیے نمونۂ عمل بھی بنیں۔

سماج اور معاشرہ کے ذمہ دار افراد کو چاہیے کہ معاشرہ کی تعمیر اسلامی اقدار وروایات کی روشنی میں کریں۔ مسلم بچوں کو سماج میں ایک ایسا ماحول دیں جس میں بچے بے کاری، وقت کی بربادی، گناہگاری، جھوٹ، گالی گلوچ، بے حیائی، حسد اور کینہ پروری جیسے برے اخلاق نہ سیکھیں۔ بلکہ اس کے بجائے وہ وقت کا صحیح استعمال، نیکی، سچائی، حیا، ایثار وخلوص، غم خواری، پاکی وصفائی، نفاست پسندی جیسے اچھے اخلاق وعادات سیکھیں۔ بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج ہمارے معاشرے میں ''کلب''، سوسائٹی اور انجمن'' کا وجود تو ہے مگر وہ معاشرے کی تعمیر وتہذیب کے سلسلے میں اپنا کردار کما حقہ ادا نہیں کرتے ہیں۔ کلب میں تاش

اور کیرم بورڈ کا ہونا ضروری ہے مگر مسلم طلبہ کی شخصیت سازی کے لیے تعلیمی اور ثقافتی پروگرام کرنے کی نہ ان کو فرصت ہوتی ہے اور نہ ہی وہ اس کو ضروری سمجھتے ہیں۔ سوسائٹی کے ممبران میں حرکت زیادہ تر انتخابات کے موقعے پر دیکھنے کو ملتی ہے اور بس! انجمن کی طرف سے شعروشاعری کی بزم برپا کی جاتی ہے۔ تحسین وآفرین کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔ اس کو ہم شعروادب اور مسلم ثقافت کی خدمت سمجھتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کے ہر جگہ کا یہ حال ہے یا سارے کلب، سوسائٹی یا انجمن اسی روش پر قائم ہیں۔ کبھی کبھی اخبارات کی زبانی ان اداروں کی کارگزاریوں کی رپورٹس پڑھنے کو ملتی ہیں۔ آج کے حالات کے تناظر میں ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلم معاشرے میں جتنے بھی ادارے (مسجد، مدرسہ، کلب، سوسائٹی اور انجمن) ہیں وہ مسلم بچوں کی دنیا اور آخرت کو سنوارنے کے لیے ایک بہتر ماحول فراہم کرنے کی کوشش کریں۔ یہ اسی وقت ہوگا جب یہ سارے ادارے باہمی اشتراک عمل کے اصول کو اپنائیں۔ مل جل کر ایسے کام کریں اور ایسے پروگرام منعقد کریں جن کی مدد سے مسلم بچوں کے مستقبل کو سنوارا جا سکے۔ بچوں کے اندر تعلیم اور ہنرمندی کی جو صلاحیتیں ہیں ان کو نکھارا جائے تاکہ جب وہ بڑے ہوں تو ان کو روزگار کے مواقع کی تلاش میں دوسروں کے ساتھ مقابلہ کرنے میں مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ بے روزگاری بہت سے مسائل کو جنم دیتی ہے۔ اگر بچوں کو ان مسائل سے بچانا ہو تو اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم ایسے سماج کو برپا کریں جہاں بچے دوسروں کو دیکھ کر اپنی دنیاوی زندگی کامیاب بنانے کے راستوں کو جانیں اور سمجھیں۔ مگر صرف دنیا کی زندگی پر پوری توجہ نہ ہو۔ ورنہ مادیت اور دنیاداری کے مہلک اثرات بچوں کے ذہن ودماغ پر اثر انداز ہوں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس بات کی بھی کوشش ہو کہ بچوں کے سامنے ایک ایسے معاشرہ کو پیش کیا جائے جو اسلامی عقیدہ وعمل اور مذہبی وروحانی اقدار وآداب پر قائم ہو۔ یہی اعتدال وتوازن مسلم مسائل کو حل کرنے میں مدد دے گا اور مسلم معاشرہ کی ''صحیح شناخت'' دنیا کے سامنے پیش کرنے میں معاون بھی ہوگا۔ اس توازن کے اثرات ایسے ہوں گے جن کی میعاد طویل ہوگی اور جس کے اثرات دیرپا ثابت ہوں گے۔ اس کی برکت اس دنیا میں بھی دیکھنے کو ملے گی اور اس کا پھل آخرت میں بھی ملے گا۔

انسان دنیا سے گزر جاتا ہے۔ اس نے اپنی زندگی میں اگر کچھ ایسے نیک کام کر دیئے ہیں جن سے خلق خدا کو نفع ملتا رہتا ہے اور لوگ دینی ودنیوی فوائد حاصل کرتے رہتے ہیں، تو مرنے کے بعد بھی اس انسان کو ثواب پہنچتا رہتا ہے۔ جیسے پانی کا انتظام کر دینا، راستے بنوا دینا، مسجدیں، سرائے، مسافر خانے، مدرسے اور خانقاہیں تعمیر کرا دینا، کتابیں لکھ کر چھوڑ دینا، یا خرید کر وقف کر دینا وغیرہ۔ ان صدقات میں ایک صدقہ جاریہ نیک اولاد بھی ہے۔ جس کی نیک دعاؤں سے ماں باپ کو ثواب پہنچتا رہتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے۔ ''جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔ مگر تین قسم کے اعمال ایسے ہیں کہ ان کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ صدقہ جاریہ، یا ایسا علم چھوڑ جائے جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں یا نیک اولاد جو اس

کے لیے دعا کرے۔'' صالح اور نیک اولاد دنیا میں بھی سعادت مند رہتی ہے اور ماں باپ کا ادب واحترام قائم رکھ کر ان کی خدمت گزاری کرتی ہے۔ اور والدین کے مرجانے کے بعد ان کے لیے ذخیرۂ آخرت بھی فراہم کرتی ہے۔ اس لیے اولاد کو صالح اور نیک و پرہیز گار بنانے پر سب سے زیادہ توجہ دینی چاہئے۔ کسی نے کہا ہے ''جو شخص اپنے بچے کی بچپنے میں نیک تربیت کرتا ہے اور ان کو ادب سکھاتا ہے۔ جب وہ بچہ پڑا ہوگا تو وہ اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگا۔'' آیئے ہم اس پر غور کریں اور اللہ تعالی سے عا کریں کہ وہ ہم سب کو اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین!



لادینیت مسلم دنیا کے لئے ایک عظیم خطرہ

مولانا ریاضت حسین ازہری

زہر کے بہت سے اقسام ہیں۔ کچھ زہر اس قدر زود اثر ہوتے ہیں کہ اگر جسم انسانی میں داخل ہوجائیں تو چند ہی لمحوں میں اس کے دل کی دھڑکن بند ہوجائے گی، اس سے پہلے کہ کوئی تریاق کام کرے۔ جبکہ کچھ زہر ایسے بھی ہیں کہ اگر جسم انسانی میں سرایت کرجائیں تو فوراً ان کے دل کی دھڑکن بند نہیں کرتے بلکہ آہستہ آہستہ وہ اپنا کام کرتے ہیں۔ پھر ایک دن دل کی دھڑکن بند ہوجاتی ہے اور انسان مردہ قرار دے دیا جاتا ہے۔ دونوں طرح کے زہر اپنے اثرات کے حوالے سے نتیجے میں برابر ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ ایک ان میں سے جلد اثر انداز ہوتا ہے جبکہ دوسرا دھیرے دھیرے انسان کو اپنی آغوش ہلاکت میں لیتا ہے۔ ایک اور فرق یہ ہے کہ پہلی قسم کا زہر اپنی پہچان جلد کراتا ہے، جبکہ دوسری قسم کے زہر کچھ دیر سے پہچان میں آتے ہیں۔ نیز زہر دینے والے شخص کے لئے الزام سے بری ہونے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ یار غار رسول حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی وفات کے اسباب مختلف بتائے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک سبب یہ بتایا گیا کہ آپ رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس کسی نے تحفہ میں ''خَزِیْرَۃ'' (قیمے والا دَلیا) بھیجا تھا۔ آپ اور حارث بن کَلَدَہ دونوں کھانے میں شریک تھے۔ حارث نے عرض کی: اے خلیفہ رسول اللہ! ہاتھ روک لیجئے کہ اس میں زہر ہے اور یہ وہ زہر ہے جس کا اثر ایک سال میں ظاہر ہوتا ہے۔ آپ (رضی اللہ تعالی عنہ) دیکھ لیجئے گا کہ ایک سال کے اندر اندر آپ اور میں ایک ہی دن فوت ہوں گے۔ یہ سن کر آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا لیکن زہر اپنا کام کرچکا تھا اور یہ دونوں اسی دن سے بیمار رہنے لگے اور ایک سال گزرنے کے بعد ایک ہی دن میں انتقال کیا۔ (تاریخ الخلفاء، صفحہ ۶۲)

ٹھیک اسی انداز سے مسلم معاشرہ میں لامذہبیت/ لادینیت خطرناک زہر کی شکل میں خاموشی سے سرایت کررہی ہے۔ اگرچہ لادینیت کوئی نیا فلسفہ نہیں ہے، مگر پہلے کی بہ نسبت اس کے اثر انداز ہونے کے طریقے نئے، آسان اور زود اثر ہیں۔ سائنسی علوم کی تحصیل اور آزادئ فکر و تحقیق کی آڑ میں مادیت پرستی کا ایک ایسا جال ہر طرف بچھایا جارہا ہے کہ ایک عام آدمی برضا و رغبت بغیر کسی تردد کے شہد کی شکل میں زہر قاتل کو اپنے تشنہ لبوں کا جام سمجھ کر پی جاتا ہے۔ اور پھر خود اپنے ہی مذہب کے حوالے سے آزادی رائے کے نام پر اس قدر شبہات اور اعتراضات پیش کرتا ہے کہ افسوس ہوتا ہے۔ اس پر اپنی مذہبی تعلیمات سے لاعلمی مستزاد۔ اس سلسلے میں سب سے زیادہ خاموش تبلیغ فلموں نے کیا ہے، اور اگر ہم ہندوستان کی بات کریں تو معلوم ہوا کہ پچھلے چند سالوں سے ہندوستان دنیا میں سب سے زیادہ فلمیں بنانے والا ملک بن گیا ہے، جہاں مختلف زبانوں میں

ہر سال ۱۵۰۰ (پندرہ سو) سے زائد فلمیں بنتی ہیں۔ ۱۰۰۰ (ایک ہزار) کے قریب ٹی وی چینلز ہیں۔ اوران کے بڑے بڑے سرمایہ کار (Investers) لادینیت کے شکار ہیں۔ ان کی فلموں اور چینلوں کا مقصد لادینیت کا فروغ ہے۔ زیادہ نقصان دہ تو یہ ہے کہ ایک خاصی تعداد بالی ووڈ میں ایسے سرمایہ کار (Investers) یا سیلیبریٹیز (Celebrities) کی ہے جو بنام مسلم جانے اور پہچانے جاتے ہیں۔ مسلم معاشرے کے افراد اور بالخصوص نوجوان تفریح کی خاطر جن کو فولو (Follow) کرتے ہیں، اور مسلم جان کر ان سے محبت کرتے ہیں۔ جبکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے، اور حقیقت میں وہ ملحد ہیں۔ نیوز چینلز والے مسلم ایشوز پر ایسے لوگوں کو بلا کر ان کی رائے لیتے ہیں۔ یہ کتنا خطرناک ہے آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ ۲۰۱۱ء کے اعداد و شمار کے مطابق ملک میں ملحدین کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔

میں کہ الحاد کے گرداب میں آیا ہوا ہوں
اب کسی علم کی تحصیل نہیں کرنی مجھے

الحادی لٹریچر کی تشہیر اور سوشل میڈیا پر جارحانہ اور سرگرم ملحدین نے علمی چیلنجز کا ماحول اور ذہنی تبدیلی کے لیے اثر انگیز حالات پیدا کر دیے ہیں۔ ایک مسلمان جس کا گزران ریگ زاروں سے ہے اور وہ ان اداروں کے پیغامات اور مواد کو پڑھتا ہے لیکن ان چیلنجز سے نمٹنے کے لئے وہ مناسب ذہنی، روحانی اور مذہبی آگاہی نہیں رکھتا، اسکا پھسلنا بہت آسان ہے۔ اس ریگ زار سے گزرنے والے کی دینی و علمی پیاس اور کرب کو دور کرنے کا سامان کرنا اس دور کی سب سے بڑی دینی خدمت ہے۔

افسوس کہ آج کے دور میں عوام کا علما سے تعلق نہ ہونے کے برابر ہے۔ پھر ایسے علما جو جدید ذہن کے اشکالات کو پوری طرح سمجھ کے ان کو دور کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں ان کا ملنا بہت مشکل ہے۔ ایک بڑا مسئلہ ہمارے نوجوانوں کے لیے ان اشکالات کو کسی کے سامنے زبان پر لانے کا بھی ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ ہمارے ہاں کام کا مطلب زیادہ سے زیادہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس حوالے سے اپنی رائے پیش کر کے خاموش بیٹھا جائے۔ یعنی صرف کلام پر اکتفا کیا جاتا ہے، اور کام کی طرف کم لوگ قدم آگے بڑھاتے نظر آتے ہیں۔ اگرچہ میری یہ تحریر بھی کلام کا ہی ایک حصہ ہے، اللہ تعالی کام کی توفیق عطا فرمائے۔ مذکورہ بالا تحریر سے اندازہ لگانا آسان ہے کہ اس وقت ہمارا معاشرہ کس قدر خطرناک سازش کا شکار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج لوگ علمائے دین سے دور ہو رہے ہیں۔ مذہب بیزاری کا رجحان دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ اس پر باندھ باندھنے کی ضرورت ہے۔ شرعی حدود میں رہ کر مختلف ذرائع ابلاغ کی مدد سے کم از کم مسلم معاشرہ کو الحاد و لادینیت کے بڑھتے طوفان سے محفوظ رکھنے کی بھرپور کوشش کی جائے۔

الحاد کا حملہ ہے جاویدؔ ہر اک جانب
عالم کا یہ عالم ہے پگلایا ہوا سا ہے

اصلاح فکر و اعتقاد میں فرزندان مدارس کا عملی کردار

مولانا شمشاد حسین ازہری، کناڈا

[محترم المقام لائق صد احترام حضرت حافظ وقاری مولینا شیخ ریاضت حسین ازہری صاحب۔ اس خصوصی سالنامہ کی پیش رفت پر دلی مبارک باد قبول فرمائیں۔ اللہ تعالی آپ کو آپ کے جملہ رفقاء کار کو خوب خوب ترقیوں سے نوازے اور ہمارے ادارہ ''جامعۃ الحبیب'' کو بے پناہ سرفرازیوں سے ہمکنار فرمائے۔ بعجلت تمام ایک تحریر سپرد قلم کر رہے ہیں، امید ہے کہ اس سالنامے میں اس کو جگہ عطا کر کے شکریہ کا بہترین موقع عنایت فرمائیں گے۔ فقط والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خاکسار، شمشاد حسین ازہری، کناڈا، ۲ جمادی الثانی ۱۴۳۹ھ، ۱۸ فروری ۲۰۱۸ء]

قرآن حکیم میں اللہ تبارک وتعالی نے علمائے کرام کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ'' (سورۂ فاطر، آیت ۲۸)۔ کہ خوف خدائے تعالی در اصل علماے ربانیین کو ہی حاصل ہے۔ عالم اور غیر عالم کا فرق ظاہر کرتے ہوئے قرآن حکیم کا یہ ارشاد بھی علما کی قدر و منزلت کو مزید آشکار فرماتا ہے: ''قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ'' (سورۂ زمر، آیت ۹) کہ علم سے بے آشنا شخص کبھی بھی حامل علم کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ یوں ہی رسول کریم رؤف ورحیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے اپنی ایک حدیث میں علمائے کرام کو اپنا وارث اور جانشین قرار دے کر ان کو سرفرازیوں کی ایسی معراج کرائی کہ کوئی غیر عالم کتنا ہی بلند وبالا قدر ومنزلت کا مالک ہو جائے نیز دنیاوی اعتبار سے کتنا ہی جاہ وحشم اور عظمت ورفعت سے مالا مال ہو لیکن علم دین سے نا آشنائی کے باعث وہ ان مراتب کا سزاوار قطعاً نہیں ہو سکتا جو جانشین سرور دو عالم کو حصول علم کے سبب حاصل ہے۔ یہی وہ باکمال اور معزز علم ہے جس کے حاصل کرنے والے فرشتوں کے پروں کے سائے میں رہ کر رب تعالی کی رحمتوں کے مستحق گردانے جاتے ہیں۔ اور حدیث رسول شاہد عدل ہے کہ رب تعالی نے متعلمین علم دین کے لئے جنت کی راہ کو سہل ومیسور فرما دیا ہے۔ ارشاد رسول ہے: ''مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ'' (موطأ مالک، کتاب العلم، باب ماجاء فی طلب العلم)۔

ظاہر ہے انفرادی کوششوں کے نتیجے میں چند افراد تو علم کی دولت سے بہرہ ور ہو سکتے ہیں، لیکن مجموعی طور پر اس کا فائدہ اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے۔ جبکہ ایسے ادارے اور ایسی تنظیمیں قائم کی جائیں جو نہ یہ کہ طالبان علوم نبویہ کو صحیح ومستند علم سے سرفراز کریں۔ بلکہ قوم کے درمیان اس کو کس طرح سے مفید وکار آمد انداز میں پیش کرنا ہے اس کے خطوط متعین کئے جائیں۔ یہی وہ امر تھا جس کا ارباب حل وعقد سے جبری تقاضا تھا کہ ایسے ادارے معرض وجود میں لائے جائیں جو ایک طرف خلق خدا کو رب تعالی کی معرفت حاصل

کرائیں۔اور دوسری جانب صاحبان علوم وفنون کوقوم کی قیادت اور رہبری کے لئے رہنما اصول عطا کریں۔ بایں ہمہ فرزندان توحید نے ملک کے طول وعرض میں ایسے علمی معیاری ادارے قائم کئے جو دین کا کام بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں اور تاریخ شاہد ہے جب بھی قوم کے درمیان لاعلمی اور بدعقیدگی کی مسموم ہوائیں چلیں تو مدارس اسلامیہ کے یہی پروردہ حضرات نے ان کا ڈٹ کر بڑی جانبازی اور دلیری کے ساتھ مقابلہ کیا جس کے نتیجے میں باطل افکار ونظریات کوکبھی عروج نہ ملا اور عارضی عروج حاصل ہوا بھی تو مدارس اسلامیہ کے سپوتوں کی مسلسل تگ ودو اور پیہم کوششوں نے زیر وزبر کر دیا۔

انہیں مرادان آہن میں مجاہد ملت حضور حبیب الرحمن علیہ الرحمۃ والرضوان بھی سرفہرست ہیں۔ جنہوں نے اپنے علم وعمل اور کتاب وسنت کی اتباع کے ذریعے تاریخ عالم میں ایسے نقوش چھوڑے ہیں جن کے نشانات رہتی دنیا تک قائم رہیں گے۔اسلام کا یہی وہ فرزند تھا جس نے حدیث رسول ”أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ أَوْ أَمِيرٍ جَائِرٍ“ (رواہ ابوداود وابن ماجہ عن ابی سعید الخدری) کی صحیح مثال دنیا کے سامنے پیش کی اور احقاق حق کے سلسلے میں قطعا جبروتی طاقتوں سے لرزاں نہ ہوا۔رب تبارک وتعالی نے اس باطل شکن شخصیت کو دنیا کے تمام تر آسائشوں سے خوب نوازا تھا جس کی شان وبان آج بھی مشہور بین الانام ہے۔لیکن اسلام کے اس شہزادے نے اپنا سارا اثاثہ اصول اسلام کی آبیاری کی خاطر ہمہ وقت وقف کرنے کے لئے تیار رہا، جہاں تک ہوسکا اس نیر تاباں نے قدم وسخن کے ساتھ ساتھ دام ودرہم کوبھی دین کی حمایت کا بہترین حصہ بنائے رکھا اور دینی امور میں اپنی خدمتوں کے حوالے سے اس اخلاص کا مظاہرہ کیا کہ تاریخ جس کی مثال بہ مشکل پیش کر سکے گی۔

تاریخ ہند کی ورق گردانی کرنے پر چند ہی اشخاص نظر آتے ہیں۔جنہیں انگلیوں پر شمار کیا جاسکتا ہے جو نہ یہ کہ تاریخ کا حصہ ہیں بلکہ وہ تاریخ ساز ہستیاں ہیں،جنہوں نے تنہا ہوتے ہوئے بھی انجمن کی طرح احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ سرانجام دیا۔یہ ان کے خلوص عمل ہی کا نتیجہ ہے کہ آج دنیا ان کے مرتب کردہ اصول پر چل کر کامیابی اور کامرانی کی منزلیں طے کر رہی ہے۔اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہر دور کے مبلغین اسلام نے دین متین کی خدمت احسن انداز میں انجام دی۔جس کا سلسلہ تاہنوز جاری وساری ہے اور ان شاء اللہ قیام قیامت تک علما کی کوششیں جاری رہیں گی۔

برصغیر میں پائے جانے والے اداروں میں متعدد ایسے ادارے ہیں جن کا انتساب کسی دینی یا مذہبی شخصیت کی طرف ہے۔ان عظیم شخصیات میں ایک نام جو ہر جہت سے معروف ہے اعلی حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی بلند وبالا رفیع القدر ذات ستودہ صفات ہے۔اسی طرح ان کے تلامذہ، خلفا، یا شاگردوں کے شاگرد،جنہوں نے علوم رضا سے کسی اعتبار سے بھی سیرابی حاصل کی وہ بھی زمانے میں آفتاب علم، ماہتاب معرفت بن کر چمکے اور ان کی ضیابار علمی کرنوں سے آج بھی ایک عالم فیض یاب ہو رہا ہے، اعلی حضرت

امام احمد رضا کی شخصیت ایسی ہمہ جہت ہے جس کی مثال ماضی قریب میں ملنا مشکل ہے۔ ان کے عظیم کارناموں کی بنیاد پر آج ہند اور بیرون ہند میں متعدد ادارے ہیں جو آپ کی ذات کی طرف منسوب ہیں۔ اسی طرح سے جامعہ الحبیب، اڈیشا، دین کا وہ عظیم قلعہ، قوم کا وہ معزز سرمایہ اور علم وفن کا ایسا معیاری ادارہ ہے جو سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ کے مشن کی عملی تصویر ہے۔ میری یادداشت کے مطابق اس ادارے نے ابھی ایک دہائی کی مدت بھی نہ پوری کی ہوگی، لیکن اس نوعمری کے باوجود بھی وہ قوم کو پختہ حفاظ اور کہنہ مشق علما کی سرکردگی میں ایسے علمی فائدے عطا کر رہا ہے جو یقینا سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ کی حسین خوابوں کی عمدہ تعبیر بن کر ظاہر ہو رہے ہیں۔ نیز متعدد بار حضور تاج الشریعہ ازہری میاں صاحب قبلہ کے قدموں کی برکت نے اس ادارے کو ایسا عروج بخشا ہے کہ گرد ونواح کے بہت سارے ادارے اس کی چمک دمک سے خیرہ ہوتے نظر آرہے ہیں۔ لائق مبارک باد ہیں رفیق ہمدم حضرت علامہ شیخ ریاضت حسین صاحب ازہری اور ان کے رفقائے کار جو ادارے کی تعمیر اور ترقی میں ہمہ دم کوشاں رہتے ہیں۔ اللہ تعالی تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اللہ کرے کہ یہ ادارہ حضور مجاہد ملت کے مشن، احقاق حق اور ابطال باطل کی عملی تنظیم ثابت ہو، اور اس کے فارغ التحصیل طلبہ قوم کی رہنمائی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریں۔ رب تعالی اپنے حبیب پاک کے صدقے میں ادارے کے تمام بہی خواہوں کو بہتر جزا سے نوازے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔



علم انسان کی ایک غیبی آنکھ ہے

مفتی عبداللہ رضوی، استاذ جامعہ الحبیب، رسول پور

علم کی اہمیت وضرورت مسلم ہے۔ ہر کس وناکس اس کی عظمت وافادیت سے بخوبی واقف ہے۔ علم کے حصول کی فضیلت کسی مذہب، کسی دین یا کسی قوم وقبیلہ کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر انسان بحیثیت انسان اسکی اہمیت کا معترف ہے۔ وہ اس لئے کہ خالق کائنات نے جب اس دنیا میں بصورت آدم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والتسلیم حضرت انسان کی تخلیق فرمائی تو اس نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام مخلوقات غرضیکہ تمام جنات وفرشتوں پر فوقیت دی اور وجہ ترجیح کوئی اور شئی نہیں بلکہ اللہ نے علم ہی کو بنایا۔ اس کی تائید وتصدیق میں تمام فرشتوں اپنا سر تسلیم خم کر دیا اور وہ اعتراف عظمت کئے بغیر نہ رہ سکے۔

قرآن مقدس اور فرمان رسول ﷺ کی روشنی میں اگر ہم علم کے حصول کی افادیت پر غور کریں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ علم کس قدر ضروری ہے اور اس کے حصول کے لیے کس قدر تاکیدات کے ساتھ ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے: "یَرۡفَعِ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ دَرَجٰتٍ" (المجادلہ، آیت ۱۱) ترجمہ: اور تم میں جو لوگ ایمان لائے نیز اہل علم کے درجات کو اللہ تعالی بلند فرمائے گا۔ (کنزالایمان) آیت پاک میں اللہ تعالی نے مومن اور علما کی بلندئی درجات کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور ان کے درجات کس قدر بلند ہوں گے اس کی تفسیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے معلوم ہوتی ہے کہ آپ فرماتے ہیں علمائے کرام عام مومنین سے سات سو درجات بلند ہوں گے۔ اور ہر دو درجوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہوگی۔ سبحان اللہ یہ ایک نہیں، اس طرح کی بے شمار آیات قرآنیہ اہل علم کی فضیلت وعظمت پر ناطق ہیں جو بنی آدم کی عزت افزائی کرتی ہیں اور حصول علم کی تلقین کرتی ہیں۔

اب آیئے معلم کائنات ﷺ کی بارگاہ ناز میں ہادی برحق پیغمبر اعظم ﷺ کے فرامین نے جابجا اس کے علم کے حصول کی طرف رہنمائی فرماتی ہیں۔ ہم یہاں دو چند فرمانوں پر روشنی ڈالیں گے آپ فرماتے ہیں۔

" **فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادنیٰ رجل من اصحابی** "۔ (ترمذی، ص: ۳۸۴) یعنی عابد پر علم کی فضیلت اس طرح ہے جیسے مجھے اپنے ادنیٰ صحابی پر فضیلت حاصل ہے۔ دیکھئے آپ ﷺ نے علم کو درجہ نبوت کے ساتھ ملایا اور کس طرح علم سے خالی عمل کا درجہ گھٹایا۔ اگرچہ عابد اس علم سے بے پرواہ نہیں ہوتا جسے وہ ہمیشہ کرتا ہے کیونکہ اگر یہ علم نہ ہو تو وہ عبادت ہی نہیں۔ باوجود اس کے اللہ کے رسول رحمت عالم ﷺ نے عالم کو عابد سے برتر بتایا۔ ایک دوسری حدیث پاک میں ہے کہ "عالم کو عابد پہ اس طرح فضیلت ہے جس طرح چودھویں کا چاند تمام ستاروں سے افضل ہے"۔ (ابن ماجہ، صفحہ: ۲۳)

محترم قارئین! علم وہ نور ہے جو عام انسان کو معزز بنا دیتا ہے۔ اگر غلام میں پیدا ہو جائے تو اسکو سر بلندی مل جاتی ہے اور بادشاہ میں آجائے تو اس کے درجات بلند ہو جاتے ہیں۔ گویا علم انسان کی غیبی آنکھ ہے، جس کے ذریعہ وہ ان چیزوں کو دیکھ لیتا ہے، جن کو وہ ماتھے کی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا۔ اسی طرح وہ ایسا پھول ہے کہ جتنا کھلتا ہے اتنا ہی خوشبو دیتا ہے۔ ڈاکٹر اقبال نے کہا تھا۔

علم میں بھی سرور ہے لیکن
یہ وہ جنت ہے جس میں حور نہیں

علم انسان کی شخصیت کو مضبوط بناتا ہے علم انسان کو دین وملت اور معاشرہ میں ایک باوقار زندگی کا حامل بناتا ہے۔ علم ہی انسان کو مہذب مودب اور سلیقہ مند بناتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: علم دولت سے بہتر ہے دین خزانہ ہے اور علم اس کا راستہ ہے۔ دولت خرچ کرنے سے کم ہوتی ہے اور علم بڑھتا ہے تم دولت کی حفاظت کرتے ہو اور علم تمہاری حفاظت کرتا ہے (احیاء العلوم ص ۴۷)۔ وہ علم ہی ہے جس کے توسط سے انسان انسانیت سیکھتا ہے۔ بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت سیکھتا ہے۔ وہ علم ہی ہے جو اخوت و بھائی چارگی سیکھاتا ہے۔ حضرت مولانا روم نے فرمایا تھا اگر میرا علم مجھے انسان سے محبت کرنا نہیں سیکھاتا تو ایک جاہل مجھ سے ہزار درجہ بہتر ہے۔

٭ علم کیسے حاصل ہوتا ہے۔

اللہ رب العزت نے انسان کے اندر فطری طور پر حرص وطمع کی دولت پیدا فرمائی ہے۔ تو انسان جس کی طلب میں حریص ہو جاتا ہے، یقیناً اس کو حاصل کر ہی لیتا ہے۔ اگرچہ حرص وطمع کے منفی پہلو بھی ظاہر ہیں۔ لیکن اس کا استعمال مثبت انداز میں کیا جائے تو بھلائی ہی ہاتھ آئے گی۔ حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''دو حریص کبھی آسودہ نہیں ہوتے ایک مال کا حریص اور دوسرا علم کا حریص۔'' معلوم یہ ہوا کہ علم کی طلب میں حریص ہونا اچھی چیز ہے۔ علم جہاں پڑھ کر، سن کر اور دیکھ کر حاصل ہوتا ہے۔ وہیں اس کا سبب سے زیادہ دخل متعلم کے ذوق وشوق پر بھی ہوتا ہے۔ جس قدر طلب علم کی پیاس بڑھتی جائے گی وہ تشنہ لب میخانے کی جستجو میں لگا رہے گا اور سیرابی حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہے گا۔ کسی دانش مند نے کہا تھا کہ ''علم نگاہ سے ملتا ہے، کتاب سے نہیں۔ علم کا مخرج نگاہ ہے اور اس کا مدفن کتاب ہے۔ اور ظاہر ہے یہاں نگاہ سے مراد نگاہ شوق ہے اور یہ صرف طالب علم کی دلچسپی اور لگن پر منحصر ہے۔

بوعلی سینا جیسے عظیم منطقی وفلسفی سے' ہر صاحب خرد واقف ہے۔ اس کو منطق کا معلم اول قرار دیا گیا ہے۔ جب اس نے ایک بیمار بادشاہ کا کامیاب علاج کر دیا تو بادشاہ نے خوش ہو کر اس سے کہا: ''اے میرے طبیب تو نے مجھے ایک نئی زندگی دی ہے۔ میں آج بہت خوش ہوں تم کیا مانگتے ہو۔ مانگو، منھ مانگا انعام دیا جائے گا۔'' قارئین کرام! غور فرمائیں۔ بوعلی سینا کے سامنے بادشاہ کی طرف سے یہ کتنی بڑی پیش کش تھی۔ اگر

وہ چاہتا تو بادشاہ کی جائداد میں شرکت کا مطالبہ کرتا، یا اس کی شہزادی سے نکاح کی مانگ کرتا۔مگر اس کی فکر کی بلندی اور طلب علم کی چاہ دیکھئے۔ بوعلی سینا نے کہا: بادشاہ سلامت !اگر آپ میری ہر مانگ پوری کرنا چاہتے ہیں تو میری صرف ایک چھوٹی سی مانگ ہے۔ وہ یہ ہے کہ اپنی شاہی لائبریری میں مجھے کتابوں کے مطالعہ کی اجازت دے دیجئے۔آج بے شمار ادارے، لائبریریاں اور کتب خانے موجود ہیں۔ بلکہ آج تو انسانوں نے دنیا کو مٹھی میں بند کرلیا ہے۔ ہزاروں ویب سائٹس کھلے ہوئے ہیں جس میں نہ جانے کتنے کتب خانے اور لائبریریاں موجود ہیں۔اگر ہم چاہیں تو سیر کتب کر سکتے ہیں مگر وقت کی قدر و قیمت یک لخت نظر انداز کر کے فضول باتوں اور کاموں میں ہم اپنے اوقات کو گزار دیتے ہیں اور بذات خود اپنے ہاتھوں سے کامیاب ہونے کے مواقع گنوا دیتے ہیں۔ہمیں اس پر توجہ دینے کی اشد ضرورت ہے۔

علم کس سے حاصل کیا جائے

معلم کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا:"**العلم سلاحی**"(علم میرا ہتھیار ہے۔)۔ پیغمبر اعظم ﷺ نے علم کو ہتھیار اور ڈھال قرار دیا ہے کہ جس طرح ہتھیار جسم کو زخم آلود ہونے سے بچاتا ہے۔اسی طرح علم بھی روح کو زنگ آلود ہونے سے بچاتا ہے۔ہتھیار جسم کے لئے ڈھال ہے اور علم روح کے لئے ڈھال ہے۔اس لئے بطور خاص دینی علم حاصل کرنے میں اس بات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ کس شخص کو آپ نے اپنا معلم انتخاب کیا ہے۔حضرت علامہ ابن سرین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:''یہ علم دین ہے تمہیں دیکھنا چاہئے کہ کس سے دین لیتے ہو'' اس کی وجہ یہ ہے کہ معلم کے اقوال و افعال' حرکات و سکنات اور افکار و نظریات متعلم پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ وہ جتنی تیزی کے ساتھ اپنے استاذ کی باتوں کو قبول کرتا ہے اور انہیں سن کر اور دیکھ کر متأثر ہوتا ہے۔ یہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ تجربہ اس پر شاہد ہے۔اسی لئے علم حاصل کرتے ہوئے اس بات کی جانکاری بھی ضروری ہے کس چیز کا علم نا ہونا ضروری ہے۔ ورنہ کھوٹا، کھرا سب برابر ہو جائیں گے۔لہذا شخصیت معلم کی معرفت ضروری قرار دی گئی، تا کہ اس کے مصادر علم اور منہل عرفان سے فلاح وصلاح ہی کا جام حاصل کر سکے، اور نامکمل و ناقص علم حاصل کرنے سے خود کو محفوظ رکھا جا سکے۔ کیونکہ نامکمل اور ادھورا علم اس ناقص چراغ کی طرح ہے کہ جب وہ جلتا ہے تو اس کی تھوڑی سی آگ روشنی تو کر دیتی ہے لیکن اس آگ سے نکلنے والا دھواں آہستہ آہستہ اردگرد کے ماحول کو کالا اور میلا کر دیتا ہے۔

معلم کی تعظیم علم کی تعظیم ہے

عربی کی اس کہاوت سے شاید ہی کوئی انکار کرے"**العلم یؤتی و لا یأتی**"یعنی علم کے پاس جانا پڑتا ہے وہ نہیں آتا مطلب یہ ہوا کہ علم میخانہ ہے اور طالب علم اس کا ساقی، علم شراب ہے اور طالب شرابی، تو جس طرح میخانہ اور شراب کسی ساقی وشرابی کیلئے خود نہیں آتے اسی طرح علم بھی کسی کے پاس از خود نہیں آتا، بلکہ اس کے لئے صاحب علم کی طلب اور اس کی طرف کوشش ضروری قرار پائے گی، پیغمبر اعظم ﷺ نے

فرمایا ''لأَنْ تغْدُوَ تتَعَلَّمُ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ، خَيْرٌ لَکَ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ مِائَةَ رَكْعَةٍ'' تمہارا صبح کے وقت علم کا ایک باب سیکھنے کے لئے جانا ایک سو رکعت نوافل پڑھنے سے بہتر ہے، (کنز العمال ج ۱ ص ۲۵۸)۔

محترم قارئین! معلم اور متعلم کے مابین تعلق چونکہ روحانی ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے معلم اور متعلم کے درمیان رشتہ علم کو روحانی پدر و پسر کا نام دیا جاتا ہے، معلم ایک روحانی پدر اور رہنما ہوتا ہے، جو اپنے متعلم کے مستقبل کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے لئے ترقی کی راہیں ہموار کرتا ہے۔ اس لحاظ سے معلم کی تعظیم و توقیر متعلم پر ایک دینی و اخلاقی فریضہ ہے۔ اور متعلم پر اپنے معلم کی عزت و ناموس' انکے اعزاز و اکرام کا خیال بے حد لازم ہے تا کہ علم کے ساتھ ساتھ نور علم بھی حاصل ہو۔ ورنہ علم کی چاشنی اور لذت سے محرومی ہی ہاتھ آئے گی۔

کیسا علم حاصل کیا جائے

علم دین اور اسکے حصول کی فضیلت روز روشن کی طرح بالکل عیاں ہے مگر یہاں ایک سوال یہ بھی ہوتا ہے کہ کیا علوم دنیا کا حاصل کرنا جائز ہے یا ناجائز ہے؟ کیا شریعت اسلامیہ میں اس کی گنجائش رکھی گئی ہے؟ ،محترم قارئین! یہاں قدرے اختصار سے یہ بیان کرنا زیادہ مناسب ہوگا کہ شریعت اسلامیہ نے اولاً علم کی دو تقسیم فرمائی ہے (۱) علم مفید (۲) علم مضر۔ علم مفید ان تمام علوم کو عام ہے جو انسان کی فلاح و صلاح کے ضامن ہیں اور علم مضر سے مراد وہ تمام علوم ہیں جو انسان کی ہلاکت و گمراہی کا سبب بنیں۔ اگر چہ وہ بنام علم دین ہی کیوں نہ ہو، یہی وجہ ہے کہ رسول اعظم ﷺ ہمیشہ علم نافع کی دعا کرتے اور صحابہ کرام کو بھی اس کی تلقین کرتے تھے۔ علم مضر کے بے شمار منفی اثرات بھی مرتب ہوتے ہیں جو شخصیت کو تباہی کے دہانے کی طرف لے جاتے ہیں، اور اگر شخصیت میں عاجزی نہ ہو تو معلومات میں اضافہ علم کو نہیں بلکہ تکبر کو جنم دیتا ہے، کیونکہ علم کی سبب سے بڑی دشمن جہالت نہیں بلکہ سب معلوم ہونے کی خوش فہمی ہے۔ حضرت سیدنا غوث اعظم رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ''جب تک تیرا غرور اور غصہ باقی ہے خود کو اہل علم میں شمار نہ کر'' کیونکہ جو علم اصلاح نہ کرے وہ گمراہی ہے، اسی طرح جیسے وہ مال جو فائدہ نہ پہنچائے وبال جان ہے۔

قارئین کرام! اس مختصر توضیح سے یہ بات واضح ہوگئی کہ جو علم حصول نفع یا حصول فائدہ کیلئے حاصل کیا جائے وہ یقیناً لائق تحسین ہوگا اگر چہ دنیاوی علوم میں سے کیوں نہ ہو۔ پیغمبر اعظم ﷺ نے جنگ بدر کے بعد کافر قیدیوں کے لیے یہ فدیہ ارشاد فرمایا تھا کہ تم میں سے ہر ایک قیدی دس دس مسلمانوں کو علم و ہنر سیکھائے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ کفار علوم دینیہ سکھانے کے حامل نہ تھے۔ لہذا انہوں نے مسلمانوں کو وہ علوم سکھائے جو وہ جانتے تھے۔ یعنی فن کتابت، سپہ گری وغیرہ اور پیغمبر اعظم ﷺ نے مسلمانوں کو اس کے حصول کی طرف رغبت دلائی اور اس کے فائدے سے روشناس کرایا۔ اس سے پتہ چلا کہ علوم دنیا کو بالکل نظر انداز کر دینا بھی نادانی ہے۔ اللہ رب العزت ہمیں علم نافع حاصل کرنے کی توفیق سے نوازے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

☆☆☆

کلام تاج الشریعہ میں قرآنی تلمیحات

مفتی عبدالمالک مصباحی، چیف ایڈیٹر رضاے مدینہ، جمشید پور 8409987217

واردات قلبی کو مخصوص انداز میں سلک تحریر میں پرونے کا نام شعر گوئی ہے۔اوراوصاف رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس دہلیز پر عنان شعر گوئی کی جبیں سائی کو ’’نعت گوئی‘‘ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔نعت گوئی میں اگر صداقت ہوتو یہ ایک ایسا مقدس وظیفہ ہے جو انسان کے ظاہر کے ساتھ باطن کو بھی منور و مجلیٰ اور معطر و معنبر کر دیتا ہے۔ برصغیر ہندو پاک میں نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلۃ الذہب کی ایک روشن وتابندہ کڑی کا نام ’’خانوادۂ رضا‘‘ ہے ۔جو الحمد للہ !دارین کی سعادتوں سے مالامال ہے۔ اس خاندان کے افراد دنیاوی مناصب عظمیٰ کو قدموں تلے روندتے ہوئے جب دینی میدان میں اپنی خدمات پیش کرنے کے لیے متوجہ ہوئے تو ایک محتاط اندازہ کے مطابق ادھر کم از کم دوسو سالوں سے علم وحکمت کی ہر شاہراہ پر اس خانوادہ کے باکمال حضرات نے عالی شان محل تعمیر کر کے ارباب فکرودانش کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔

ہمارے اس دور میں اسی خانوادے کے ایک نیر اعظم کا نام نامی اسم گرامی ’’محمد اسماعیل رضا خاں ‘‘ ہے مگر اب پوری دنیا میں علامہ اختر رضا خاں ازہری میاں صاحب قبلہ کے نام اور ’حضور تاج الشریعہ‘ کے لقب سے جانے جاتے ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ ’خانوادۂ رضا‘ کے وہ عطر مجموعہ ہیں جس میں مفتی رضا علی خاں (ولادت ۱۲۲۴ھ/۱۸۰۹ء وصال ۲/جمادی الاولیٰ ۱۲۸۲ھ) کا حسن تدبر وانتظام، مفتی نقی علی خاں (ولادت ۱۲۴۶ھ/۱۸۲۹ء وصال ۱۳۱۵ھ ۱۸۹۷ء) کا عزم وحوصلہ، جرأت وبے باکی اور شجاعت و بہادری، مجدد ملت امام احمد رضا خاں (ولادت ۱۲۷۲ھ/۱۸۵۶ء وصال ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) کی ذہانت و فطانت، علمی وفکری حذاقت ومہارت ، حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خاں (ولادت ۱۲۹۲ھ/۱۸۹۲ء وصال ۱۳۶۲ھ ۱۹۴۳ء) کی فصاحت و بلاغت اور سیادت و قیادت اور حضور مفتی اعظم ہند علامہ مصطفی رضا خان (ولادت ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۳ء وصال ۱۴۰۲ھ ۱۹۸۱ء) کی خشیت الٰہی، عشق رسول اور تقویٰ وطہارت بدرجہ اتم موجود ہے۔

عالم اسلام کے علاوہ یورپ وامریکہ اورافریقہ وآسٹریلیا کے مصروف ترین تبلیغی دوروں کے باوجود آپ کے سیال قلم سے ۲۵/ سے زیادہ مطبوعہ اور ۱۰/ سے زیادہ غیر مطبوعہ کتابوں کے قیمتی جواہر پارے میرے اس دعویٰ کی دلیل میں ارباب نظر کی نگاہوں کے سامنے ہیں۔سر دست میرا موضوع چوں کہ ’’ کلام تاج الشریعہ میں قرآنی تلمیحات‘‘ ہے اس لیے میں اپنی گفتگو کا رخ صرف اسی طرف موڑتے ہوئے بات آگے

بڑھانے کی کوشش کررہا ہوں۔

سب سے پہلے ''تلمیح'' کی تعریف پیش نظر رکھ لی جائے تاکہ اصل مضمون سے خاطرخواہ لطف اندوز ہوا جاسکے۔صاحب ''دروس البلاغۃ'' تلمیح کی تعریف کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔**التلمیح ھو ان یشیر المتکلم فی کلامہ الیٰ آیۃ او حدیث او شعر مشھور او مثل سائر او قصۃ**۔(دروس البلاغۃ ص ۴۹ ناشر احمد پبلیکیشنز، دہلی) ترجمہ: تلمیح یہ ہے کہ متکلم اپنے کلام میں کسی قرآنی آیت، حدیث رسول ﷺ، مشہور شعر، عام کہاوت یا پھر کسی قصہ کی طرف اشارہ کرے۔اہل علم وقلم کلام کو زوداثر اور فصیح وبلیغ بنانے کے لیے علم صنائع وبدائع کے مختلف اقسام سے خوب خوب فائدہ اٹھاتے ہیں۔تلمیح اسی علم بدیع کی ایک قسم ہے۔

سیدی ومرشدی حضور تاج الشریعہ صاحب قبلہ چوں کہ وارث علوم رضا اور جانشین مفتی اعظم ہند ہیں۔آپ کا سینہ علم کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اور ذہن علوم وفنون کا سرچشمہ ہے۔اس لیے علمی گہرائی وگیرائی میں اترنے کی بجائے مبلغ علم کے ابتدائی سرا یعنی صرف زبان دانی کے حوالے سے باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا کہ اردو اور فارسی تو خیر سے گھر کی کنیز وباندی ہے انگریزی زبان میں بھی حضرت فراٹے سے خطاب فرماتے ہیں اور جب عربی زبان میں گفتگو فرماتے ہیں تو اہل عرب اور اہل زبان بھی حیرت واستعجاب کے بحر بیکراں میں غوطہ زن ہوکر سنتے اور محظوظ ہوتے ہیں۔

آپ کے کلام کا مجموعہ جو ''سفینۂ بخشش'' کے نام سے سرمہ نگاہ ہے۔اس کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کا کلام لفظی اور معنوی ہر دو اعتبار سے فصاحت وبلاغت کے بلند وبالا مینار پر اپنی عظمتوں کا پھریرا لہرا رہا ہے۔پورے مجموعہ میں کہیں بھی تکلف یا آورد کا گمان نہیں ہوتا بلکہ ہر جگہ آمد ہی آمد کی قطاریں ہیں۔بلاشک وشبہ پورا مجموعہ کلام سادگی میں پرکاری، دلکشی ورعنائی، جذب ووارفتگی، عشق وسرمستی، سلاست وروانی، سوز وگداز، نالہ نیم شبی اور دعائے سحرگاہی سے لبریز ہے۔نیز اصناف سخن میں استعارہ وتشبیہ ہو یا حسن تعلیل، لف ونشر مرتب وغیر مرتب ہو یا تجنیس تام وغیر تام، اشتقاق ہو یا مقابلہ، مراعاۃ النظیر ہو یا طباق، ذوقافیتین ہو یا ترصیع، تصدیر ہو یا مسمط ہر ایک پوری طمطراق کے ساتھ ضوفشاں ہے۔'سفینۂ بخشش' کا کوئی بھی صفحہ الٹیے 'کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا ایں جا است' والا منظر نگاہوں کو خیرہ کرنے لگتا ہے۔

حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ نے 'نعت گوئی' تفریح طبع، شہرت وناموری یا وقت گذاری کے لئے نہیں اختیار کی ہے بلکہ اس مبارک عمل کو جہاں آپ نے درد دل کے اظہار اور عشق رسول ﷺ کی خیرات بانٹنے کے لیے اپنایا ہے وہیں اسے خدمت اسلام وسنیت اور ترویج مسلک اعلیٰ حضرت کے لئے بھی وسیلہ وذریعہ بنایا ہے۔گویا منظوم الفاظ کی یہ مقدس لڑیاں ترسیل پیغام اور تبلیغ دین کے لئے پروئی گئی ہیں۔مندرجہ ذیل اشعار میں قرآنی تلمیحات کی جلوہ ریزیاں ملاحظہ کیجیے۔

توسل کا مسئلہ اہل سنت وجماعت اور دیگر فرقوں میں ایک معرکۃ الآراء مسئلہ ہے۔اہل سنت و

جماعت قرآن مقدس کی آنے والی آیت کریمہ اور دیگر نصوص کی روشنی میں اللہ کے رسول ﷺ اور دیگر محبوبان خدا سے وسیلہ جائز اور درست مانتے ہیں مگر دیگر فرقوں کے زعما اپنی انانیت اور کج فہمی کی بنیاد پر اسے حرام قرار دیتے ہیں۔حضور تاج الشریعہ اہل سنت و جماعت کے عقیدہ کی توثیق وترویج کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ؎

ابتغو ا فرماکے گویا رب نے یہ فرمادیا
بے وسیلہ نجدیو! ہر گز خدا ملتا نہیں

اس شعر میں اس آیت کریمہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔جس میں اللہ رب العزت نے فرمایا۔ ''**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ**'' (سورہ ۶ آیت ۳۵) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔(کنزالایمان)۔

نبی پاک ﷺ کے معجزات میں 'معراج شریف' ایک مہتم بالشان معجزہ ہے۔قرآن پاک کے پندرہویں پارے کی ابتداء اسی واقعہ سے ہوئی ہے۔اس میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کی سیر کا ذکر جمیل ہے وہاں سے لامکاں کی رفعتوں تک پہنچنا اور پھر وہاں سر کی آنکھوں سے ''ذات باری'' کا ملاحظہ کرنا دوسری آیات مبارکہ اور احادیث مشہورہ سے ثابت ہے۔قرآن مقدس میں فرمایا گیا۔ ''**سُبْحَانَ الَّذِی أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى**'' (سورہ ۱۷ آیت ۱) پاکی ہے اسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک (کنزالایمان) ''**ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ★ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ★ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ**'' (سورہ ۵۳ آیت ۱۰۔۸) پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔(کنزالایمان)۔حضور تاج الشریعہ مذکورہ آیات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

یہ ان کے جلوے کی تھیں گرمیاں شب اسریٰ
نہ لائے تاب نظر نہ بھکے دیدہائے فلک
لامکاں تک جس کی پھیلی روشنی
وہ چراغ عالم آرا آپ ہیں
نازش عرش و وقار عرشیاں
صاحب قوسین او ادنیٰ آپ ہیں
شب معراج وہ اوحیٰ کے اشارات کی رات
کون سمجھائے وہ کیسی تھی مناجات کی رات

حشر کے میدان کی ہولناکیوں میں سے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ لوگ نفسا نفسی کے عالم میں رہیں گے ،انبیاے کرام اذھبوا الیٰ غیری فرمائیں گے مگر ان مایوس کن حالات اور روح فرسا لمحات میں ہمارے سرکار کی زبان فیض ترجمان پر انا لھا ہوگا۔ مخلوق ،لواء الحمد تلے آپ کی تعریف وتوصیف میں رطب اللسان ہوگی اور شفاعت کبریٰ کا تاج زریں آپ کے سرانور پر جگمگا رہا ہوگا۔ پروردگار عالم نے اپنے کلام بلاغت نظام میں انہیں روح پرور مناظر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔"عَسَىٰ أَن يَبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحۡمُودًا" (سورہ ۱۷ آیت ۷۹) قریب ہے کہ تمھیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں (کنز الایمان)۔ حضور تاج الشریعہ اپنے کلام میں اس طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اختؔر کی ہے مجال کیا محشر میں سب ہیں دم بخود — سب کی نظر تم ہی پہ ہے سب کی زباں تم ہی تو ہو

مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنے خبث باطن کی وجہ سے نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کو بڑا بھائی لکھ دیا اور آپ کی تعظیم وتوقیر کو بس بڑے بھائی کی سی قرار دیدیا۔ اندھی عقیدت کے شکار کچھ شکم پرور مولوی بھی اس کی ہمنوائی میں اتر آئے۔ حضور تاج الشریعہ دین سے ایسے کورے مولویوں کی خبر لیتے ہوئے قرآنی استشہاد کی روشنی میں فرماتے ہیں۔ ؎

وہ رگ جان دو عالم ہیں بڑے بھائی نہیں — ہیں یہ سب پھندے برے تیرے بڑے بھائی کے

وہی جو رحمۃ للعالمیں ہیں جان عالم ہیں — بڑا بھائی کہے ان کو کوئی اندھا بصیرت کا

پہلے شعر میں خط کشیدہ الفاظ سے اشارہ ہے ۔"النَّبِیُّ أَوۡلَىٰ بِالۡمُؤۡمِنِينَ مِنۡ أَنفُسِهِمۡ" (سورہ ۲۳ آیت ٦) یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے۔ (کنز الایمان) اور دوسرے شعر میں "وَمَا أَرۡسَلۡنَاكَ إِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعَالَمِينَ" (سورہ ۲۱ آیت ۱۰۷) اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔ (کنز الایمان) کی طرف اشارہ ہے۔

نبی پاک ﷺ کی محبت اصل ایمان ،روح ایمان اور جان ایمان ہے مگر کچھ لوگ اس حقیقت کو نظر انداز کرتے ہوئے سجدہ پہ سجدہ اور تسبیح پہ تسبیح ہلائے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو خواب غفلت سے جھنجھوڑتے ہوئے حضور تاج الشریعہ فرماتے ہیں۔ ؎

سجدہ بے الفت سرکار عبث اے نجدی

مہر لعنت ہے سب داغ جبیں سائی کے

آپ کا یہ شعر قرآن پاک کی اس آیت کریمہ کی طرف اشارہ کررہا ہے۔ "قُلۡ إِن كُنتُمۡ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِی يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ" (سورہ ۳ آیت ۳۱) اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرماں بردار ہوجاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔ (کنز الایمان)

عشق رسول بندۂ مومن کے لیے بہت قیمتی سرمایہ ہے۔ بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنے

آپ کو عشق رسول کی بھٹی میں تپا کر مشت خاک سے کندن بنا لیا کرتے ہیں۔ امام اہل سنت اس عشق کی عظمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ؎

اے عشق تیرے صدقے جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھادے گی وہ آگ لگائی ہے

ایسے افراد کو مژدۂ جانفزا سناتے ہوئے حضور تاج الشریعہ ارشاد فرماتے ہیں: ؎

غم شاہ دنیٰ میں مرنے والے تیرا کیا کہنا
تجھے لاتحزنوا کی تیرے مولیٰ سے بشارت ہے

مذکورہ شعر کے مصرعۂ اولیٰ میں دنی فتدلی کی طرف اشارہ ہے اور دوسرے مصرعہ میں "وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِين" (آل عمران، پ: ۳، آیت: ۱۳۹) اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ تمہیں غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو، کی طرف اشارہ ہے۔ رحمت عالمیاں سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات حیات ظاہری میں بھی بے امانوں کے لیے جائے اماں، بے قراروں کے لیے وجہ سکون، یتیموں کے لیے ماویٰ اور غریبوں کے لیے ملجا تھی اور آپ کے جود وسخا اور رحمت وانوار کی یہ برسات بظاہر دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی اسی شان وشوکت سے جاری وساری ہے۔ آپ کا در اقدس عصیاں شعاروں کے لیے اپنی سیاہ کاریوں سے پاک وصاف ہونے کا دریائے موجزن ہے۔ جیسا کہ فرمان الٰہی ہے۔ "وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا" (سورہ ۵۔ آیت: ۶۴) اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

حضور تاج الشریعہ اپنے عربی اشعار میں اس طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ؎

ومز اره امان ومن عصیٰ متاب
اختر الجانی اتاک فاعف عنه مایعاب

حضور تاج الشریعہ کا مجموعۂ کلام "سفینۂ بخشش" اس طرح کی مثالوں سے لوءلوء ومرجان کی طرح روشن وتابندہ ہے۔ بعجلت تمام یہاں "مشتے نمونہ از خروارے" چند اشعار پیش کیے گئے ہیں۔ ارباب ذوق مجموعۂ کلام کا مطالعہ کرکے ذہن وفکر اور قلب وجگر کو تسکین وآسودگی کے سامان فراہم کرسکتے ہیں۔



وراثت کا اسلامی نظریہ

مفتی شمیم اختر مصباحی، استاذ مرکزی دار القراءت، جمشید پور

اسلام ایک مکمل نظام زندگی ہے۔ عقائد و نظریات اور عبادت سے لے کر زندگی کے اخلاقی و معاشرتی، معاشی و سیاسی اور تہذیبی و تمدنی مسائل تک میں وہ ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اسلام نے صحت مند معاشرہ کو معرض وجود میں لانے کے لیے کنبہ کو بڑی اہمیت دی ہے اور اس کے افراد کے مفاد کو یوں ایک دوسرے سے وابستہ کر دیا ہے کہ محبت و قرابت کا باہمی رشتہ کبھی ٹوٹنے نہ پائے۔ اس کے لیے جو اصول وضوابط اختیار کیے ہیں، انھیں میں سے ایک نظام وراثت ہے۔ اسلام نے مال کی منصفانہ تقسیم کے لیے نظام وراثت جیسا پاکیزہ نظام عطا فرمایا تا کہ ناجائز طریقہ پر مال کی جمع اندوزی اور دوسروں کے حقوق کی پامالی سے بچا جائے۔ لیکن آج جب ہم اپنے گردونواح میں نظر دوڑاتے ہیں تو اس خدائی پیغام کی کھلی نافرمانی نظر آتی ہے۔ اور شرعی اصولوں پر اموال و جائداد کی تقسیم کرنے والے خال خال نظر آتے ہیں، بلکہ بہتیرے ایسے لوگ ہیں کہ جنھوں نے میراث کا نام ہی نہیں سنا اور اگر سنا بھی تو کہ اس حد تک کہ یہ میرے باپ کی میراث ہے اور یہ میرا حق ہے۔

وراثت کا معنی

لغت میں وراثت کے معنی منتقل کرنے کے ہیں۔ اس کا استعمال خاص طور پر مال اور جائداد، عزت وشرف کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے ''ورث المالَ و المجدَ عن فلان'' (وہ فلان شخص کے مال اور اس کی عظمت کا وارث ہوا)۔ اور اصطلاح شرع میں کسی شخص کی وفات کے بعد اس کے ترکہ کو مستحق لوگوں کی طرف منتقل کرنے کو وراثت کہتے ہیں۔ اس علم کو ''علم فرائض'' کہتے ہیں، فرائض ''فریضة'' کی جمع ہے، فریضہ کا معنی مقرر حصہ ہے اور اس کا نام قرآن وحدیث سے ماخوذ ہے۔

علم فرائض کی اہمیت وفضیلت

علم فرائض فقہ اسلامی کا اہم جز اور قانون اسلامی کا شاندار باب ہے۔ فقہ اسلامی کی تمام خصوصیات فرائض و میراث کے احکام پر منطبق ہوتے ہیں۔ علم فرائض کو تمام فقہ اسلامی میں یہ شرف و برتری حاصل ہے کہ اللہ تعالی نے خود قرآن مجید میں اس کے احکام تفصیل سے بیان فرمائے ہیں اور اس کے زیادہ تر مسائل براہ راست نصوصِ شرعیہ سے مستنبط ہیں۔ اس باب میں ائمہ مجتہدین کا دیگر ابواب فقہیہ کی بہ نسبت بہت کم اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس علم کی اہمیت کے پیش نظر محدثین عظام وفقہائے کرام نے اس کے لیے مستقل باب

باندھا ہے اور امام بخاری نے صحیح بخاری میں ''تعلیم الفرائض'' کے نام سے ایک مستقل باب باندھا ہے۔اس تعلق سے چند احادیث پیش خدمت ہیں۔

۱۔عن أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ:۔''تعلّموا الفرائض، و علِّموھا، فانّھا نصف العلم، وھو یُنسی، وھو اوّلُ شیءٍ یُنزع من أمتی''۔(ابن ماجہ:/۹۰۸۲۰، دار قطنی:/۶۷۴)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم فرائض سیکھو، اور اس کی تعلیم دو، کیوں کہ یہ آدھا علم ہے، وہ بھلا دیا جائے گا، اور یہ (علم) سب سے پہلے میری امت سے اٹھالیا جائے گا۔

۲۔عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ أن رسول اللہ ﷺ قال:''العلم ثلاثۃٌ، وماسوی ذٰلک فضلٌ: آیۃ محکمۃٌ، أو سنۃ قائمۃ، أو فریضۃٍ عادلۃٌ۔'' (سنن ابوداؤد:/۲۸۷۲، سنن ابن ماجہ:/۲۱۱،)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:علم (حقیقی) تین ہیں، جو اس کے علاوہ ہیں زائد (واسطہ) ہیں،محکم آیتیں (قرآن کریم کی وہ آیتیں جو غیر منسوخ ہیں)،سنت قائمہ (احادیث جو بسند صحیح رسول کریم سے منقول ہیں)،اور فریضہ عادلہ (میراث کا علم جو عدل وانصاف کے بنیادی اساس پر قائم ہے)۔

۳۔عن ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ:''تعلّموا القرآن، و علّموہ الناس، و تعلّموا الفرائض، و علِّموھا، فانی امرؤٌ مقبوضٌ، والعلم مرفوعٌ، ویوشک أن یختلف اثنان فی الفریضۃ و المسألۃ فلا یجدان أحداً یخبرھما''۔(سنن ترمذی:/۲۶۵۶، متدرک للحاکم:/۳۳۳۴)

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:'' قرآن سیکھو، لوگوں کو قرآن سیکھاؤ، علم میراث سیکھو اور سیکھاؤ، کیوں کہ میں (ظاہری حیات سے) وصال پانے والا ہوں ہے، اور علم اٹھالیا جائے گا، اور عنقریب ایسا ہوگا کہ دو شخص میراث کے مسائل میں اختلاف کریں گے تو کسی کو نہیں پائیں گے جو ان کے مسئلہ کا حل بتائے۔

امام مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی مشہور زمانہ تصنیف ''مؤطا شریف'' میں کثرت سے آثار صحابہ اور تابعین اس تعلق سے نقل فرمایا ہے۔

امام شیرازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:'' **الفرائض باب من العلم، و تعلّمھا فرض من فروض الدین''۔(الفرائض و المواریث و الوصایا للاستاذ محمّد الزیحیلی:۱۷)**

ترجمہ:علم فرائض علم ومعرفت کا ایک عالیشان باب ہے،اوراس کا سیکھنا دین کے فرائض میں سے ایک فرض ہے۔

مذکورہ بالا احادیث واقوال علما سے علم میراث کی اہمیت وفضیلت عیاں ہوجاتی ہے،اورایسا کیوں کر نہ ہو؟ کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس علم شریف کونصف علم قرار دیا کیوں کہ پورے فقہِ اسلامی کا دائرہ انسان کے حیات ظاہری سے متعلق ہے خواہ عبادات ہو یا معاملات،معاشرت ہو یا اخلاقیات ، معاشیات ہو یا سیاست ،اور مابعد الموت کے احکام ومسائل علم میراث سے متعلق ہیں خواہ تجہیز وتکفین کا مسئلہ ہو یا دیون کی ادائیگی،وصایا کی تکمیل کا مسئلہ ہو یا تقسیم جائداد؛اس لیے اسے نصف علم کہا گیا۔

وراثت کا حکم قرآن کریم میں

عرب میں بہت سی برائیوں کے ساتھ یہ رسم بد بھی عام تھی کہ عورتیں اور چھوٹے بچے اپنے مرنے والے باپ وخاوند وغیرہ کی وراثت سے یکسر محروم کردیے جاتے تھے۔اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی تھی کہ جو میدان جنگ میں دادشجاعت دینے کے قابل نہیں وہ میراث کے حقدار بھی نہیں اور ہمارے ہندوستان میں بھی ہندوعورتیں باپ کی وراثت سے محروم چلی آرہی تھیں۔حالیہ کچھ دنوں پہلے سپریم کورٹ نے ان کے حق کوتسلیم کیاہے، جب کہ اسلام نے عورتوں پر برسوں سے ہورہے ظلم وزیادتی کا خاتمہ فرماکرانھیں وراثت کا حقدار قرار دیا۔چناں چہ اللہ تعالی ارشادفرماتا ہے:

”یا ایھا الّذین اٰمنوا لا یحلُّ لکم أن تَرِثُوا النّساءَ کرھاً“(سورہ نساء:۱۹)

ترجمۂ کنزالعرفان:اے ایمان والو!تمھارے لیے حلال نہیں کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ۔

”للرّجالِ نصیبٌ مّمّا ترکَ الوالدٰنِ وَ الاقربُونَ وللنّساءِ نصیبٌ مّمّا تَرکَ الوَالِدٰنِ و الاَقربون ممّا قلَّ منہ او کثُر نصیباً مفروضاً“(سورۂ نساء:۷)

ترجمۂ کنزالعرفان:مردوں کے لیے اس (مال) میں سے (وراثت کا) حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتے دار چھوڑ گئے اور عورتوں کے لیے اس میں سے حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتے دار چھوڑ گئے،مال وراثت تھوڑا ہو یا زیادہ۔(اللہ نے یہ) مقرر حصہ (بنایا ہے۔)

وراثت کا حکم سنت نبویہ میں

اس تعلق سے متعدد احادیث موجود ہیں،ان میں ایک حدیث سپرد قرطاس کررہا ہوں۔

”عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال جاءت امرأۃ سعد بن الربیع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بابنتیھامن سعد، فقالت: یا رسول اللہ، ھاتان ابنتا سعد بن الربیع، قتل ابوھما معک فی اُحد شھیدًا،و ان عمّھما أخذ مالھما، فلم یدع لھما مالاً،ولا ینکحان الا بمال، فقال: یقضی اللہ فی

ذٰلک، فنزلت آیة المیراث،فأرسل رسول اللهﷺ الی عمّهما،فقال:أعطِ ابنتی سعد الثُلثین،وأمهما الثُمن،وما بقی فهولک۔"(سنن ابی داود،۱۰۹۲/،جامع ترمذی،۲۶۷/۶،سنن ابن ماجہ،۳۵۲۲/)

ترجمہ:حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ربیع کی بیوی سعد سے اپنی دونوں بیٹیوں کے ساتھ(جو سعد سے تھیں)رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ورعرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! یہ دونوں سعد کی بیٹیاں ہیں۔ان کا باپ آپ کے ہمراہ اُحد میں شہید ہوگیا اوران کے چچا نے ان کا کُل مال لےلیا ہے،ان کے لیے کچھ نہیں چھوڑا،اور جب تک ان کے پاس مال نہ ہو،ان کی شادی نہیں کی جاسکتی۔تو حضور ﷺ نے فرمایا:''اس بارے میں اللہ تعالی فیصلہ فرمادے گا۔'' پھر آیت میراث نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان لڑکیوں کے چچا کے پاس یہ حکم بھیجا کہ سعد کی دونوں بیٹیوں کو ثلث (تہائی) دے دو اور لڑکیوں کی ماں کو آٹھواں حصہ دے دو اور جو باقی بچے وہ تمہارا ہے۔

ان مذکورہ بالا آیت اور حدیث پاک سے واضح ہوتا ہے کہ کس طرح اسلام نے برسوں سے رائج ظلم وزیادتی کا خاتمہ کرکے عورتوں کو وراثت کا حقدار تسلیم کیا اور اموال وجائداد کے منصفانہ تقسیم کے لیے نظام وراثت سے روشناس کرایا۔اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بیٹے کو میراث دینا اور بیٹی کو نہ دینا صریح ظلم اور قرآن کے خلاف ہے۔دونوں میراث کے حقدار ہیں۔اوراس سے اسلام میں عورتوں کے حقوق کی اہمیت کا بھی پتہ چلتا ہے۔اور''نصیباً مفروضاً'' کے الفاظ سے واضح کردیا کہ یہ حصے اللہ تعالی کے مقرر کردہ ہیں۔اس میں ردّوبدل کا کسی کو اختیار نہیں۔

میراث کے شرعی احکام سے لاعلمی کی بنا پر جبکہ بعض اوقات فکر آخرت کی کمی اور اسلامی احکام پر عمل کا جذبہ نہ ہونے کی وجہ سے مالِ وراثت کے بارے میں ہمارے معاشرے میں بہت سی غفلت اور کوتاہیوں کا ارتکاب کیا جاتا ہے،ہم ان میں کچھ کا ذکر کررہے ہیں۔

بیٹیوں اور بہنوں کو میراث سے حصہ نہ دینا

ہمارے معاشرے میں بیٹیوں اور بہنوں کو میراث سے ان کا حصہ نہ دینا بھی عام ہوتا جارہا ہے بلکہ بعض تو یہ سمجھتے ہیں کہ شادی کے بعد ماں باپ کے مال میں ان کا کوئی حصہ ہی نہیں،حالاں کہ باپ کے مال میں بیٹیوں کا حق قرآن مجید کی نصِ قطعی سے ثابت ہے۔

بیٹی کی تین صورتیں ہیں:(۱)اگر بیٹی ایک ہو تو 1/2 ایک بٹا دو یعنی آدھا مال ملے گا۔(۲)اگر دو یا دو سے زیادہ بیٹیاں ہوں تو ان کو 2/3 دو بٹا تین ملے گا۔(۳)اگر بیٹیوں کے ساتھ بیٹا بھی ہو تو بیٹیاں عصبہ بن جائیں گی اور لڑکے کو لڑکی سے دوگنا دیا جائے گا۔اور حقیقی بہنوں کے بھی تین حصے ہیں،اگر میت کے وارثوں میں بیٹا،بیٹی،پوتا،پوتی اور باپ دادا ہوں تو حقیقی بہنیں محروم ہوجاتی ہیں۔

بیٹی اور بہن اصحاب فروض میں سے ہیں یعنی ان کا حق قرآن سے ثابت ہے۔ان کو ان کا حق نہ دینا حرام قطعی ہے، اگر والدین نے وصیت وغیرہ کے ذریعہ بیٹیوں کو ان کے حصے سے محروم کر دیا یا بیٹوں نے بہنوں کو ان کا حصہ دینے کی بجائے سارا مال آپس میں بانٹ لیا تو یہ ضرور ظلم وناانصافی ہے اور ایسے لوگوں پر توبہ کے ساتھ ساتھ بیٹیوں اور بہنوں کو ان کا حصہ لوٹانا لازم ہے۔ان کا یہ عذر کرنا غلط ہے کہ لڑکی کی شادی دھوم دھام سے کردی تھی؛اس لیے وہ میراث کی حق دار نہیں۔

بیٹیوں اور بہنوں سے وراثت کا حصہ معاف کروالینا

وراثت ایک ایسا مالی حق ہے جو لازمی طور پر وارث کی ملکیت میں آجاتا ہے، اسے بہر صورت لینا ہی ہے، نہ اسے معاف کرسکتا ہے اور نہ ہی اس سے معاف کروایا جاسکتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں وراثت کی حق دار عورتیں جیسے بیٹیاں اور بہنیں اپنا حصہ لینے کی بجائے معاف کر دیتی ہیں اور بعض اوقات بھائی و دیگر رشتے دار اپنا حصہ معاف کر دینے کا کہتے ہیں اور اس پر زور دیتے ہیں۔ یہ دونوں صورتیں غلط ہیں، معاف کرنے یا کروانے سے ان کا حصہ ختم نہیں ہوگا، مردوں پر لازم ہے کہ وہ حق دار عورتوں کو ان کا حصہ دیں اور عورتوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے حصے کو اپنے قبضے میں لیں، البتہ اگر اپنے حصے پر قبضہ کرنے کے بعد کسی زور زبر دستی کے بغیر محض اپنی خوشی سے کسی دوسرے وارث کو اپنا حصہ دینا چاہیں تو اس کا اختیار انہیں حاصل ہے۔

یہ ایک چھوٹا سا آئینہ ہے تا کہ مسلمان اس میں اپنا چہرہ دیکھ سکیں، ورنہ اس کے علاوہ بھی بہت سی غفلتیں پائیں جاتی ہیں جو اہل نظر پر مخفی نہیں۔ وراثت کی اہمیت ایک جانب، دوسری جانب مسلمانوں کا اپنے خودساختہ قانون کے مطابق جائداد کی تقسیم کرلینا اور میراث کے مسائل اور شرعی اصولوں سے بے اعتنائی قابل افسوس ہے، اور طبقہ علما میں بھی اس فن کے ماہرین بہت کم نظر آتے ہیں۔ جب کہ علما متقدمین نے علم فرائض ہی کی وجہ سے ریاضی کی طرف توجہ دی، اسے اپنا مطمح نظر بنایا، تحقیق و ریسرچ کے میدان میں غوطہ لگاتے رہے یہاں تک کہ اپنی ہم عصر قوموں پر فوقیت و برتری لے گئے۔اور ایک مسلم سائنس داں محمد بن موسیٰ خورازمی نے 'الجبرا' ''Algebra'' جیسے مشکل ترین فن کو ایجاد کیا، یہ تھے ہمارے علما کے کارنامے، ایسا کیوں تھا، اس وجہ سے تھا کہ ہمارے اسلاف نے اسلامی تعلیمات کو ہمیشہ اپنی نگاہوں کے سامنے رکھا، اور کامیابی کی منزلیں طے کرتے رہے اور بڑے بڑے کارنامے ان کی جھولی میں سماتے گئے۔آج ہماری پستی، تنزلی ،انحطاط وزوال کی واحد وجہ قرآن وسنت کی پاکیزہ تعلیمات پس پشت ڈالنا ہے، آج بھی ہم اپنی عظمت رفتہ کو پاسکتے ہیں، شرط یہی ہے کہ قرآن وسنت کی تعلیمات کو اپنائیں اور اس پر عمل پیرا ہوں۔اللہ تعالی عمل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

یونیفارم سول کوڈ تعارف وتجزیہ

مولانا رفیق اللہ قادری ازہری، رئیس المدرسین جامعہ الحبیب، رسول پور، اڈیشا

ہمارا ملک ہندوستاں دنیا کے پردے پر ایک ایسا ملک ہے، جہاں صدیوں سے مختلف ملل وادیان کے ماننے والے باہمی یکجہتی کے ساتھ زندگی گذارتے ہوئے آرہے ہیں۔ سب اپنے اپنے مذہب کی رسومات اپنے مذہب کی روشنی میں ادا کرتے رہے ہیں۔ یہاں کی گنگا جمنی تہذیب اقوام عالم میں مشہور ومعروف ہے۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ چند شر پسند عناصر شروع سے ہی یہاں کی خوشگوار فضا کو مسموم کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اور پچھلے کچھ سالوں سے ان کی کوششوں میں تیزی آ گئی ہے۔

دراصل ۲۰۱۴ء میں جب سے آر ایس ایس کے اشارۂ ابرو پر چلنے والی اور اس کی فکر ونظر کی حامل پارٹی، بی جے پی برسر اقتدار ہوئی ہے۔ تب سے وطن عزیز میں بھائی چارگی کی جگہ آپسی رسہ کشی، رحم وکرم کی جگہ ظلم و جبر اور انسانیت کی بجائے حیوانیت اور سفاکیت کی جڑیں مضبوط ہوتی جارہی ہیں۔ آر ایس ایس کا سب سے بڑا ایجنڈا یہی ہے کہ ہندوستان میں ہندتوا کے نظریات کو نافذ کیا جائے۔ اس طرح ایک سیکولر ملک کو ہندو راشٹر میں تبدیل کر دیا جائے۔ ہندتوا کے یہ ٹھکیدار اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے کچھ بھی کر گذرنے کو تیار رہتے ہیں۔ آئے دن مظلوموں، بے سہاروں، دلتوں اور آدیواسیوں کو اپنے ظلم وستم کا نشانہ بنارہے ہیں۔ مسلمان سب سے زیادہ ان کی بربریت اور درندگی کا شکار ہورہے ہیں۔ کہیں گاؤکشی کے نام پر جانیں لی جارہی ہیں، تو کہیں لو جہاد کے بہانے کسی گھر کا چراغ گل کیا جارہا ہے، تو کہیں دیوی دیوتا کی حرمت کی دہائی لگا کر گاؤں کا گاؤں اور شہر کا شہر نذر آتش کیا جارہا ہے۔

المیہ یہ ہے کہ یہ سب کچھ حکومت کی ناک کے نیچے ہورہا ہے اور حکومت چپی سادھے تماشہ بینوں کی طرح تماشہ دیکھ رہی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ تمام انسانیت سوز کارنامے حکومت کی مرضی اور منشا کے مطابق ہو رہا ہے۔ کیوں کہ خود موجودہ حکومت ہندتوا کی آڈیالوجی پورے ملک میں رائج کرنا چاہتی ہے۔ مسلمان اس ملک میں دوسری سب سے بڑی اکثریت میں ہیں۔ اور یہ بات حکومت اچھی طرح جانتی ہے کہ ان کے لئے اگر کوئی رکاوٹ بن سکتا ہے تو وہ ہے مسلمان۔ جب انہیں کسی طرح سے نہتا وکمزور کر دیا جائے گا تو باقی سے نپٹنا آسان ہو جائے گا۔ اس طرح پوری سوچی سمجھی پلاننگ کے تحت مسلمانوں کو حیران وپریشان کیا جارہا ہے۔ اور مسلمانوں کے منصوص مسائل میں ترمیم وتنسیخ کی بات کی جارہی ہے۔ حکومت کی جانب سے طلاق ثلاثہ کے خلاف سپریم کورٹ میں حلف نامہ دائر کرنا، پھر پارلیامنٹ میں زیر بحث لاکر اسے سول کوڈ سے کریمینل کوڈ

کے زمرے میں شامل کرنا۔ یہ سب اسی سازش کا حصہ ہے۔اس سے بی جے پی کا اسلام دشمن چہرہ بھی کھل کر سامنے آ گیا۔ بجائے اس کے کہ موجودہ حکومت روز بروز بڑھتی مہنگائی ،کسانوں کی خود کشی ،اکثریتی طبقہ کی جانب سے اقلیتوں پر ہونے والے ظلم وستم اور پورے ملک میں دھیرے دھیرے پھیلتی ہوئی فرقہ واریت جیسے اہم اور سنگین مسائل سے نپٹنے کے لئے کوئی مضبوط لائحہ عمل تیار کرتی ،وہ صرف مسلم مسائل کو ہی نشانہ بنا کر ہندو مسلم کارڈ کھیلنے میں مصروف ہے۔ایسی صورت حال میں مسلم سماج کے درمیان اضطراب و بے چینی کا پایا جانا فطری بات ہے۔اور ایسا نہیں کہ صرف مسلمان فکر مند ہیں ، بلکہ ملک سے سچی ہمدردی رکھنے والا اور اس کی جمہوری قدروں کا ایک سچا محافظ اس صورت حال کو ملک کی گنگا جمنی تہذیب وثقافت کے لئے پر خطر سمجھ رہا ہے۔ کیوں کہ آر ایس ایس اور بی جے پی کے اسلام ومسلم مخالف افکار ونظریات جگ ظاہر ہیں۔طلاق ثلاثہ جو کہ مسلمانوں کا پرسنل اور نجی معاملہ ہے،جس میں مسلمانوں کو دستور ہند کے تحت اپنے مذہب کی روشنی میں عمل کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔اس میں حکومت کی دخل اندازی دراصل مسلمانوں کو دستور ہند میں حاصل حق سے محروم کرنے اور یکساں سول کوڈ کے نفاذ کی منصوبہ بند سازش کا شاخسانہ ہے۔

یکساں سول کوڈ کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستان کے ہر شہری کے لئے ہر معاملہ میں برابر کا قانون ہو۔ذات پات ،رنگ ونسل اور مذہب کی بنیاد پر کوئی تفریق نہ ہو،سب کے لئے ایک قانون ہو۔ہندوستان جیسے تکثیری ثقافت والے ملک میں ایسے قانون پر عمل درآمد ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔یہی وجہ ہے کہ سیاست ہند کے سیاہ وسپید پہ گہری نظر رکھنے والے مبصرین وتجزیہ نگاروں کا ماننا ہے کہ یکساں سول کوڈ کا نعرہ حکومت کے لئے ایک سیاسی نعرہ ہے۔جس کے ذریعہ حکومت اپنا سیاسی فائدہ حاصل کرنا چاہتی ہے۔کیوں کہ کوئی ایسا قانون بننا بہت مشکل ہے جسے ہندوستان میں بسنے والی ساری قومیں اور سارے ادیان والے قبول کرلیں۔

نالسار یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر فیضان مصطفی کے بقول ہندو میرج ایکٹ میں یہ ہے کہ لڑکا باپ کی طرف سے سات پشت تک اور ماں کی طرف سے چھ پشت تک،ان میں سے کسی سے بھی رشتہ ازدواج قائم نہیں کرسکتا۔لیکن وہ کہتے ہیں کہ میں نے حیدرآباد کے اطراف میں کئی ایسی ہندو شادی میں شرکت کی ہے، جہاں دولہا اپنی سگی بھانجی سے شادی کرتا ہے اور اس شادی کو وہ بہت مقدس مانتے ہیں۔تو کیا ایسے لوگ یکساں سول کوڈ کے تحت بنائے گئے شادی کے کسی ایسے قانون کو تسلیم کرسکتے ہیں،جس میں اس قسم کی شادی کو جرم قرار دیا جائے۔سکھ مذہب کے پیروکار ایک مخصوص طرز کی پگڑی پہنتے ہیں، جو کہ ان کا مذہبی شعار ہے۔تو اگر یکساں سول کوڈ کے ذریعہ سب کے لئے ایک خاص قسم کا وضع قطع مقرر کیا گیا،جس میں سکھوں کو ایسی پگڑی پہننے کی ممانعت ہو تو کیا وہ اسے قبول کریں گے۔عیسائی صلیب پہنتے ہیں اور یہ ان کی مذہبی پہچان ہے۔اگر یکساں سول کوڈ کے تحت ان پر صلیب لگانے کی پابندی عائد کی جائے اور ان سے کہا جائے کہ وہ قشقہ لگائیں تو

کیا انہیں یہ قانون قابل قبول ہوگا۔ بالکل اسی طرح مسلمانوں میں چار شادیاں، طلاق ثلاثہ اور خلع، یہ سب قرآن واحادیث سے ثابت شدہ مذہبی عائلی مسائل ہیں۔ ان میں حکومت کی رخنہ اندازی کیوں کر برداشت کی جاسکتی ہے۔ اس لئے صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ ہندو، مسلم، سکھ اور عیسائی ہر دھرم کے باشعور افراد کو اس بات کی پوری کوشش کرنی چاہئے کہ آرٹیکل ۴۴ جس میں یکساں سول کوڈ کے نفاذ کا ذکر ہے، اس میں ترمیم و تنسیخ کی جائے۔ اور دفعہ ۲۵، ۲۶ میں دیئے گئے مذہبی آزادی کو برقرار رکھا جائے تاکہ ملک میں امن وامان ہمیشہ قائم رہے۔

اور یہ پہلی دفعہ نہیں کہ جب یکساں سول کوڈ کے نفاذ کے لئے حکومت سرگرم عمل ہے۔ اور کچھ نا عاقبت اندیش ملک کی سا لمیت کی پرواہ کئے بغیر اسے رائج کرنے کے لئے میدان عمل میں کود پڑے ہیں۔ بلکہ ۲۳ نومبر ۱۹۴۸ء کو وائس پریسیڈنٹ ڈاکٹر ایچ سی مکھرجی کی صدارت میں جب مجلس دستور ساز کی میٹنگ کانسٹی ٹیوشن ہال (دہلی) میں ہوئی، تو یکساں سول کوڈ (جو کہ اس وقت نمبر شمار کے اعتبار سے آرٹیکل ۳۵ کے تحت درج تھا، اب ۴۴ کے تحت ہے) پر بہت گرما گرم بحث ہوئی۔ مسلم ممبران اسمبلی میں سے مسٹر محمد اسماعیل صاحب (مسلم ممبر آف مدراس)، مسٹر نذیرالدین احمد (مسلم ممبر آف ویسٹ بنگال)، مسٹر پوکر صاحب (مسلم ممبر آف مدراس) محبوب علی بیگ صاحب بہادر (مسلم ممبر آف مدراس)، مسٹر حسین امام (مسلم ممبر آف بہار) نے اس دفعہ کی پورزور مخالفت کی۔ اور اس کے نتیجہ میں جمہوریت کو لاحق خطرات سے باخبر کیا۔ وائس پریسیڈنٹ بھی اس دفعہ سے مسلمانوں کے لئے خطرہ محسوس کررہے تھے۔ مگر اکثر ہندو ممبران اسمبلی نے اس کی حمایت کی، جن میں سرفہرست پنڈت جواہر لال نہرو اور ڈاکٹر امبیڈکر تھے۔ لیکن معاملہ کی سنگینی کا احساس کرتے ہوئے ڈاکٹر امبیڈکر نے اسی وقت یہ وضاحت کردی تھی کہ اس دفعہ کا تعلق سماجی اور مذہبی ہر قسم کے معاملات سے ہوگا، لیکن یہ اختیاری قانون ہوگا، یعنی جو کورٹ سے اس قانون کے تحت فیصلہ لینا چاہے گا، اس قانون کے تحت اسی کا فیصلہ ہوگا۔ لیکن حکومت اس کے لئے ماحول سازی کرے۔ ڈاکٹر امبیڈکر کی جانب سے یہ وضاحت گرچہ بہت زیادہ کارآمد نہیں ہے، مگر وقتی راحت رساں ضرور تھی۔

اب تک ہندوستانی کورٹوں (عدلیہ) میں اسی کے پیش نظر فیصلے ہوتے آرہے تھے۔ کچھ فیصلے یکساں سول کوڈ کے نظریہ کو سامنے رکھ کر بھی ہوئے ہیں، مگر ان کی تعداد کم ہے۔ اکثر عائلی مسائل کے فیصلے پرسنل لا کے تحت ہوئے ہیں۔ لیکن اب حالات بد سے بدتر ہوتے جارہے ہیں۔ آر ایس ایس اور بی جے پی انگریزوں کی تھیوری ڈیوائڈ این روول (Divide and Rule) کی پالیسی اپنارہی ہے۔ مذہب کے نام پر اس ملک میں بسنے والوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے نفرت کی آگ بھڑکائی جارہی ہے۔ ہندوستانی عدلیہ اور مقننہ میں آر ایس ایس نظریات کے حامیوں نے اثر ورسوخ بنالئے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں موجودہ حکومت اس قانون کو پورے ملک میں جبراً نافذ کرکے، اس قانون کے سہارے اقلیتوں کے قوانین اور

خاص کر اسلامی قوانین واصول پر قدغن لگانے کوشش کر رہی ہے تاکہ ہندتوا کے نفاذ کو یقینی بنایا جا سکے۔اس سے صرف مسلمانوں کا نقصان نہیں ہوگا بلکہ ملک کا شیرازہ بکھر جائے گا۔اور شاید بی جے پی یہی چاہتی ہے کہ ملک کے باشندگان ہندو مسلم نام پر لڑتے مرتے رہیں اور اس طرح بلاشرکت غیرے زمام حکومت ہمیشہ اس کے ہاتھوں میں رہے۔ اس لئے آئے دن اسلام اور مسلمانوں پر شب خون مارے جا رہے ہیں۔

ایسے نازک اور پرفتن حالات میں مسلمانوں کو جوش وجذبے کے ساتھ ساتھ پورے ہوش سے کام لینے کی ضرورت ہے۔پوری چوکسی کے ساتھ میدان عمل میں آئیں۔آپسی اتحاد واتفاق کی فضا ہموار کریں۔علما ،ائمہ ،خطبا اور دانشور طبقہ معاشرہ میں تعلیمی بیداری مہم چلائیں۔عوام الناس کو طلاق ، خلع ، وراثت اور دیگر احکام دین سیکھنے سکھانے کا خوگر بنائیں اور انہیں اس بات کا عادی بنائیں کہ وہ اپنے مسائل کے حل کے لئے کورٹ کچہری کی بجائے اسلامی دارالقضا کی طرف رجوع کریں۔سرمایہ دار حضرات اپنے مذہب کی وفاداری کے جذبے کے ساتھ اور رضائے الٰہی کی خاطر اپنے خرچ پر یا اپنی کوششوں سے غیر سرکاری اسلامی بوائز اور گرلز اسکول اور کالجیز قائم کریں ،جس میں عصری علوم وفنون کے ساتھ ساتھ اسلامی مواد بھی شامل نصاب ہوں۔ مدارس اسلامیہ کو خود کفیل بنایا جائے تاکہ وہ حکومتی تعاون سے محفوظ رہ کر حکومتی دست برد سے پاک رہیں۔ اساتذۂ مدارس اسلامیہ کو فارغ البال کیا جائے تاکہ وہ بے نیاز ہوکر تعلیم وتعلم میں مصروف رہیں اور ایسے علما وفضلا، ائمہ اور داعیان اسلام کی جماعت پیدا کریں جو نیابت رسول کا صحیح حق ادا کرتے ہوئے قوم مسلم کی ہر میدان میں قیادت کا فریضہ انجام دے سکیں۔ ہر محلہ اور بستی میں پبلک اسلامی لائبریریاں قائم کی جائیں تاکہ نوجوان بچے بچیاں سڑکوں ، بازاروں اور گلیاروں میں اوباشی کرنے کی بجائے خواہی نہ خواہی مطالعہ کتب کے شوقین ہوں گے ، جوان کی فکری وذہنی ارتقا کا سبب بنے گا۔اس طرح معاشرہ کے ہر فرد کو دینی اور عصری دونوں تعلیم سے آراستہ کیا جائے۔حکومت یا کسی کی جانب سے مسلم مخالف بیان پر بیان بازی کرنے سے پرہیز کریں اور مکمل منصوبہ بند طریقہ سے قانونی چارہ جوئی کریں۔والدین یا ذمہ داران نوجوان طبقہ کی ذہن سازی کریں کہ سوشل میڈیا پر اسلام مخالف بیان پڑھ کر یا سن کر کوئی ایسا ردعمل ظاہر نہ کریں جو پوری قوم کے لئے وبال جان بن جائے ، بلکہ انہیں یہ تعلیم دیں کہ وہ سوشل میڈیا کا استعمال بوقت ضرورت کریں ، اپنا قیمتی وقت تعلیم میں دیں، کتابوں سے دوستی کریں۔اپنی زندگی اپنی ترقی سے پیار کریں اور حکمت ودانائی کے ساتھ اپنے مذہب کی تبلیغ واشاعت کا جذبہ بیکراں اپنے سینوں میں پیدا کریں۔اس طرح ایک اچھے معاشرہ کی تعمیر کا خواب شرمندۂ تعبیر ہو پائے گا اور ہم شرپسندوں کے فتنہ وفساد سے محفوظ و مامون ہو پائیں گے۔ یاد رکھیں کہ ہم ابتلا وآزمائش کے دور سے گزر رہے ہیں اور مومن ہونے کے ناطے ہمیں اس مرحلہ سے گزرنا بھی ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس فرمان کو ذہن نشین کرلیں : ”**احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا و هم لا یفتنون**۔“ (کیا لوگ اس گمان میں ہیں کہ صرف اتنا کہنے پر کہ ہم ایمان لائے ،انہیں چھوڑ دیا جائے گا اور ان

کی آزمائش نہ ہوگی۔ کنزالایمان، آیت ۲، عنکبوت، پارہ:۲۰) اور اس آیت کریمہ؛"**وَ لَا تَهِنُوا وَ لَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِين**"(سورہ آل عمران، آیت ۱۳۹) کو کامیابی وکامرانی کے لئے مشعل راہ بنائیں۔ بس ایمان وعمل کے ہتھیار سے آراستہ ہوکر میدان فکروعمل میں آئیں پھر نصرت خداوندی کا پرکیف نظارہ دیکھیں۔ ؎

آج بھی ہوگر براہیم سا ایماں پیدا
آگ بھی کرسکتی ہے انداز گلستاں پیدا

☆☆☆

حضور مجاہد ملت کی شان محبوبیت

مفتی عابد حسین قادری نوری مصباحی، شعبۂ حدیث وافتا، مدرسہ فیض العلوم، دھتکیڈیہ، جمشید پور

قال اللہ تعالی ”إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا“ (سورۂ مریم، آیت ۹۶) بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے، عنقریب ان کے لئے رحمن محبت پیدا کردے گا۔ اس آیت کی تفسیر میں حضرت صدرالافاضل قدس سرہ رقمطراز ہیں کہ: ”یعنی اپنا محبوب بنالے گا اور اپنے بندوں کے دلوں میں ان کی محبت ڈال دے گا“۔ مزید فرماتے ہیں کہ ”اس سے معلوم ہوا کہ مومنین صالحین واولیاے کاملین کی مقبولیت عامہ ان کی محبوبیت کی دلیل ہے“۔

محبت کی نسبت جب اللہ تبارک وتعالی کی طرف ہوگی تو اس کا معنی خاص قسم کی رحمت، عنایت ونوازش اور جود وکرم سے شرفیاب کرنا ہے۔ اور اس کی نسبت بندوں کی طرف ہو تو دل کے میلان اور جھکاؤ کو محبت کہتے ہیں ۔۔۔۔۔۔ جو جس سے محبت کرتا ہے، اس کا کھنچاؤ کچھ اس طرح ہوجاتا ہے کہ اس کی یاد یا دیدار کے بغیر کسی طرح اسے چین وکل نہیں ملتا ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے محبوب کی یاد میں تڑپتا رہتا ہے۔ اس کا ذکر اس کے درد کا درما ہے۔ حدیث شریف میں ہے، ”مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ ذِكْرَهُ“۔ (دیکھئے کتاب المقاصد الحسنۃ فیما اشتہر علی الألسنۃ، رقم الحدیث: ۱۰۰۴) (جو جس سے محبت کرتا ہے، وہ اس کا ذکر زیادہ کرتا ہے) محبت اگر رضائے الہی اور رضائے رسول کے لئے ہوتو وہ نہایت پاکیزہ چیز ہے، قیمتی سرمایہ ہے۔ اس کے بغیر کہیں کامیابی نہیں۔ ”اَلاَ لاَ اِیْمَانَ لِمَنْ لاَ مَحَبَّةَ لَه“۔ (وہ مومن نہیں، جس کے دل میں محبت نہیں)۔ محبت اپنے اندر کافی گہرائی وپنہائی رکھتی ہے۔ اللہ عزوجل کی محبت، رسول علیہ السلام کی محبت، قرآن مجید کی محبت، دین کی محبت، خاصان خدا کی محبت، سارے دینی بھائیوں سے محبت، رضائے مولی کے حصول کے لئے جس قسم کی محبت ہو، سب پاکیزہ ومحمود ہے۔

پھر محبت والوں کی الگ الگ شانیں ہیں۔ ایک شان محبت، دوسری شان محبوبیت جو اللہ ورسول عز وجل وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والا ہوتا ہے۔ اسے بہت سے امتحانات اور آزمائشوں سے گزرنا ہوتا ہے۔ عشق کی بھٹی میں سلگنا پڑتا ہے۔ وہ بریاں وکباب بنتا ہے، وہ طالب ہوتا ہے، مطلوب نہیں، مگر محبوبیت کی شان الگ ہوتی ہے۔ وہ طالب نہیں مطلوب ہوتا ہے۔ اس کی ناز برداری کی جاتی ہے۔ اس کی رضا طلبی ہوتی ہے، حبیب وپیارا ہونے کا تقاضا یہی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ وغیرھم اس منصب پر فائز ہیں۔ جس کے دلائل اپنے مقام پر مسطور ہیں۔ اگر راقم الحروف اس فکر ونظر میں حق بجانب ہے تو یہ کہنے کی جرأت کرے گا کہ حضور مجاہد ملت علیہ الرحمۃ والرضوان بھی بلاشبہ شان

محبوبیت کے منصب پر فائز ہیں۔ آپ کا نام نامی اسم گرامی حبیب الرحمن ہے، تو آپ اسم با مسمی ہیں۔ اللہ تعالی کے محبوب اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اس کے محبوب ہیں۔ اس کے جلوے آپ سے کئی بار عیاں ہوئے۔

کئی مقام پر عقیدت کیشوں نے عرض کیا، حضور! میرے فلاں کام کے لئے دعا کر دیں، میں دعا کرتا ہوں، مگر اس کے ثمرات ظاہر ہوتے نہیں دیکھتے۔ حاضرین مجلس سے آپ نے فرمایا، اس کے حق میں دعا کے لئے تم لوگ بھی ہاتھ اٹھاؤ۔ آمین کہو۔ اپنے متبرک ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض کناں ہوئے۔ مولی تعالی! میں کسی لائق نہیں ہوں۔ میرے یہ ہاتھ اس لائق نہیں کہ تیرے دربار گہر بار میں اٹھیں، مجھے دعا مانگنے کا سلیقہ نہیں، مگر اے کریم! تیرے یہ بندے مجھے اس لائق سمجھتے ہیں۔ ان کے سمجھنے کی آبرو رکھ لے۔ میرے اٹھے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھ لے۔ ان کے حق میں ہماری دعا قبول فرمالے۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیک وسلم! آپ ہمارے لئے بہترین وسیلہ ہیں، فریاد سن لیجئے۔ دنیا والوں نے دیکھا کہ ادھر حبیب کا ہاتھ اٹھا اور ادھر رحمت الہی جھما جھم برسنے لگی، گوہر مراد سے دامن مراد بھر گیا، ؎

ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی
دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

اگر ایمان کے دوسرے اوصاف کے ساتھ کسی کے اندر سخاوت کا جوہر بھی بدرجہ اتم ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ضرور محبوب و مقربِ بارگاہ الہی ہے، حدیث شریف میں ہے۔ ''سخی اللہ سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے اور دوزخ سے دور ہے۔۔۔'' وہ حبیب جو رئیس اعظم اڑیسہ تھا، وہ ایمان کامل والا تھا، تقوی وورع کے تمام اوصاف حمیدہ کا جامع تھا، اس کا ہاتھ بہت لمبا تھا، اس نے راہ خدا میں سب کچھ لٹا دیا۔ منگتوں کو ہاتھ بھر بھر کر دیا، ننگوں کو کپڑے پہنائے، بھوکوں کا کھانا کھلایا۔ کسی کا علاج کرایا، کسی کو روپے پیسے سے مدد کی۔ اس نے رئیسی پر فقیری کو ترجیح دیا۔ وہ اور ہوں گے جنہیں صرف لینے کی عادت ہوگی، اس کو لینے کی نہیں صرف دینے کی عادت تھی، اس کا ہاتھ ہمیشہ اوپر رہتا، نیچے کبھی نہیں دیکھا گیا۔ وہ سخی تھا، کریم تھا۔ وہ مدرسہ سے فارغ ہونے اور میدان جہاد میں آنے کے بعد تو آخری دم تک ایسا رہا ہی۔ زمانہ طالب علمی میں بھی کئی طلبہ آپ کے لمبے ہاتھوں پر پلتے اور پڑھتے تھے، تاریخ گواہ ہے کہ کئی مساجد و مدارس کے بانی آپ ہیں۔ بانی مساجد و مدارس کثیرہ کا لقب اصل میں آپ کو زیبا ہے۔ مساجد و مدارس کے سنگ بنیاد کے موقع سے سب سے پہلی رقم جو چندے کی جھولی میں پڑتی، وہ حضور مفتی اعظم اور رئیس اعظم قدس سرھما کی جیب خاص سے پڑتی۔ بانی مساجد و مدارس کثیرہ حضرت علامہ ارشد القادری قدس سرہ یوں ہی آپ کے ساتھ چپکے نہیں رہتے تھے۔ آپ بخوبی جانتے تھے کہ آپ شان استغنا والے اور لمبے ہاتھوں والے ہیں۔ رئیس اعظم بھی ہیں اور محبوب کے محبوب بھی۔ ہر موڑ پر کام آسکتے ہیں۔ مسجد و مدرسہ کی تعمیر کی ضرورت پڑی تو

یہ کام آئیں گے، مناظرے کی کامیابی کی بات آئی تو یہ اپنے علمی وروحانی تصرفات وکرامات کی کروٹیں لے کر بدمذہبوں کو شکست فاش دیں گے۔ کسی بھی ادارہ وتحریک کی کامیابی کی ضمانت آپ ہیں۔ کیونکہ آپ حبیب الرحمن ہیں، محبوب رسول ہیں۔ وقت کے محبوب الٰہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جس ادارے، جس تحریک میں اور جس اسٹیج پر حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے یہ مظہر حبیب الرحمن جلوہ فگن رہے، کامیابیوں نے قدم چوم لیا۔ ؎

ان کا سایہ اک تجلی، ان کا نقش پا چراغ
وہ جدھر سے گزرے روشنی ہوتی گئی

اللہ اللہ! اس حبیب ومحبوب پہ میری جان قربان، جس کی ناز برداری ہوئی، جسے محبت کا جام لبالب پلایا گیا، سفر ہو کہ حضر، عبادت وریاضت، فرائض ونوافل، وظائف ومعمولات، بیعت وارشاد، تبلیغ واشاعت، خدمت دین اور خدمت خلق کی توفیق رفیق آخری دم تک ملتی رہی۔ حاضر باش حیران وپریشان ہیں، دریافت کرتے ہیں۔ حضور! فرائض وواجبات کے بعد اس قدر کافی دیر تک آپ نوافل پڑھتے رہتے ہیں۔ تلاوت کرتے ہیں۔ آخر سفر میں ان سب کاموں کا موقع کیسے ملتا ہے؟ جواباً ارشاد فرمایا، سفر میں تو اور اطمینان وسکون کے ساتھ پڑھنے کے مواقع ملتے ہیں۔ حضر میں یہ صاحب ملنے کو آئے، وہ صاحب ضرورت لے کر آئے۔ اور ٹرین وبس میں تو یکسوئی رہتی ہے۔

کیا سمجھا آپ نے، اس کو کہتے ہیں، سعادت، توفیق الٰہی، تائید ربانی، خاصان خدا کے فیوض وبرکات، اکثر وبیشتر آپ کو وہ ملیں گے کہ حضر میں کچھ چیزوں کی پابندی کر بھی لی تو سفر میں ان کے لئے بہت سارے حیلے بہانے ہیں۔ مقاصد واسباب قرب کی تحصیل کی انہیں فرصت کہاں؟ مگر خاصان خدا کا حال تو یہ ہے کہ جیل کی سلاخوں میں بند رہنا بھی انہیں مرغوب ومحبوب ہے۔ { رَبِّ السِّجۡنُ أَحَبُّ إِلَی }(سورۂ یوسف، آیت ۳۳) (اے میرے مالک! قید خانہ مجھے زیادہ محبوب وپسندیدہ ہے)۔ اس لئے کہ وہاں سب سے کٹ کر یکسوئی کے ساتھ ذکر وفکر میں مشغول رہنے کا زریں موقع میسر ہوتا ہے۔ کسی کو تصنیف وتالیف، کسی کو درس وتدریس اور کسی کو دین متین کی تبلیغ وترویج کا سنہرا موقع فراہم ہوتا ہے۔ کیا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی شان تدریس، قائد اہل سنت کا مشغلہ تصنیف اور حضرت ممدوح مکرم کا مجاہدہ مشہور انام نہیں ہے۔ پاک طینتوں کا معاملہ تو یہ ہے کہ جنت کی تمنا اس لئے نہیں کرتے کہ اس میں آرام وسکون ملے گا۔ ایک سے ایک میوے ملیں گے، بلکہ اس کی آرزو وہ اس لئے کرتے ہیں کہ اس میں نفلی طور پر ہی سہی مگر یاد الٰہی کرنے کی سہولتیں فراہم ہوں گی۔ زیارت الٰہی سے شرفیابی ملے گی، نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیدار پر انوار اور ان پر صلوۃ وسلام پڑھنا نصیب ہوگا۔ ارشاد ربانی ہے: "فَسَلَامٌ لَّکَ مِنۡ أَصۡحَابِ الۡیَمِینِ۔" (سورۂ واقعہ، آیت ۹۱) (جنتیوں کی طرف سے سلام آپ کو مبارک ہو)۔

محبوب وہ ہے، جس کی ادا محبوب ہو، صرف سیر الی اللہ کا رتبہ نہ ملا ہو، فانی فی اللہ، باقی باللہ ہو، اسے سیر فی اللہ کا رتبہ علیا حاصل ہو۔ ہمارا ممدوح وہ محبوب ہے، جس کو سیر فی اللہ، اور فنا و بقا کا وہ درجہ ملا کہ جب جلوے میں ہوتا تو ظاہر بیں نگاہیں اپنی طرح سمجھتیں اور جب خلوت میں ہو کر سلطان الاذکار میں مشغول ہوتا تو پورے جسم کی جوڑیں الگ ہو جاتیں، اور ہر عضو سے اللہ، اللہ کی صدائیں آتیں، صرف زبان و دل ذکر الٰہی سے تر نہیں، جسم کے انگ انگ مصروف عبادت ہیں۔ شان حبیب یہ ہے کہ اپنے محبوب اعظم ﷺ کے ہر محب و محبوب سے محبت کرتے ہیں۔ اس کا ادب کرتے ہیں، تعظیم کرتے ہیں، حتی کہ اس کی طرف جو چیز منسوب ہو گئی، اس سے بھی عشق و محبت اور اس کی بھی تعظیم و احترام بجالاتے ہیں، جلوس محمدی کا احترام اور جلوس غوثیہ کا احترام یہ کہ جلوس گزر رہا ہے، آپ رکشہ پر بیٹھے کہیں جا رہے ہیں، نظر پڑ گئی، فوراً اتر گئے، سر جھکا کر شامل ہو گئے کہ یہ میرے سرور کا جلوس ہے، اسے میرے آقا سے نسبت ہے۔ کوئی سید نظر آیا، کوئی آقا زادہ سامنے آ گیا بایں جبہ و دستار، فوراً کھڑے ہو گئے، کبھی قدموں میں گر گئے، قدم اور دست بوسی کر لی۔

اے خار مدینہ پھول سے کیا کام تجھے
آ میری جان میرے دل میں ہے رستہ تیرا

کبھی شان محبوبیت کا جلوہ ہے تو کبھی شان محبیت کا غلبہ ہے۔ کچھ لمحے کے لئے بسط سے قبض میں آ گئے، عین سے غین میں آ گئے۔ ارے یہ کیا ہو گیا، نور والے کو ظلمت کب برداشت۔ بسط والوں کا دل تو نوریا رسے جگ مگ کرتا رہتا ہے، وصل کی بجائے ہجر کیوں کر، قرب کی جگہ یہ دوری کیسی؟ چلو اپنے آقاؤں کی بارگاہ میں، جہاں سے بسط و شرح صدر اور نور و وصل کی دولت ملی تھی، کھوئی ہوئی نعمت پھر وہیں سے ملے گی۔ بیخودی میں دوڑ پڑے، بریلی شریف چل پڑے، بارگاہ ناز میں پہنچنے سے پہلے وسیلہ کو تھاما، خواجہ، قطب، بریلی پہنچے۔ آقا زادہ مفسر اعظم حضور جیلانی میاں فیوض و برکات اور انوار و تجلیات سے معمور ہو کر مسند نشیں ہیں، ان کے قدموں میں گر پڑے، قدم بوسی و دست بوسی کے بعد پانی لیا کہ وضو بنانا ہے، نماز پڑھنی ہے، حضور مفسر اعظم قدس سرہ نے اپنے شاگرد رشید، اور مرید و خلیفہ مفتی عبدالواجد صاحب کو حکم دیا کہ ان کے وضو سے فراغت کے بعد اس تولیہ سے ان کے اعضائے وضو کے پانی کو خشک کرو۔ آپ قطعاً یہ گوارہ نہیں کرتے کہ آقا زادہ کے متبرک تولیے سے اعضائے وضو کا پانی پونچھا جائے۔ پیچھے ہٹنے لگے، نہیں، اس کی ضرورت نہیں ہے، راوی مفتی عبدالواجد صاحب پانی خشک کرنے کے لئے آگے بڑھ رہے ہیں اور آپ پیچھے ہٹتے چلے جا رہے ہیں۔ ہٹتے ہٹتے وہاں پہنچ گئے جہاں آقا زادہ فیوض و برکات سے نوازنے کے لئے موقع خاص کا انتظار کر رہے ہیں، جونہی سامنے ہوئے آقا زادہ نے اپنے سر مبارک سے ٹوپی اتار کر آپ کے قدموں پر رکھ دیا، رکھنا تھا کہ اچھل پڑے۔ نہیں حضور، نہیں حضور، پھر جلدی سے نماز پڑھی، بعدہ پھر بارگاہ اعلیٰ حضرت و بارگاہ مرشد حجۃ الاسلام قدس اسرارہم میں فاتحہ پڑھنے رضا نگر روانہ ہو گئے، ادھر وہ گئے، ادھر تلمیذ ارشد مفتی عبدالواجد صاحب مجسم

سوال بنکر عرض کناں ہوئے۔حضور! آپ ولایت کے تاجدار ہیں، اتنی بڑی خانقاہ خانقاہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کے زیب سجادہ ہیں۔ یہ کیا کیا کہ اپنی کلاہ مبارک اسی بارگاہ کے ایک پروردہ کے پاؤں پر رکھدیا۔ایسا تو ہرگز نہیں چاہئے تھا،فرمایا،عبدالواجد! تمہیں کیا معلوم! مولانا حبیب الرحمن کے مراتب ودرجات کو تم کیا جانو۔ یہ ولایت کے تاجدار،معرفت کے درشہوار ہیں،صاحب وصل وبسط ہیں۔صرف صاحب قال نہیں،صاحب حال بزرگ ہیں،مگران پر قبض طاری ہوگیا تھا،بسط کے حصول کے لیے یہاں حاضر ہوئے تھے،وہ کام فضل الٰہی سے میں نے کردیا۔کھوئی نعمت انہیں حاصل ہوگئی۔اس سعادت مند نے صرف اسی قدر پر اکتفا نہ کیا،ان مقدس بارگاہوں میں اطمینان وسکون کے ساتھ حاضری اور فاتحہ خوانی کے بعد پیرزادہ کی بارگاہ میں پھر حاضر ہوئے۔اس وقت کی حاضری بسط کے حصول کے لئے تھی اوراس بار کی حاضری اس کے شکریئے کے لئے۔قال اللہ تعالی: ”اللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِینَ آمَنُوا یُخْرِجُھُم مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَی النُّورِ“(سورۂ بقرہ،آیت ۲۵۷)(اللہ مؤمنوں کا والی ومالک ہے،انہیں تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے جاتا ہے) آقا اورآقازادوں کا یہ ادب واحترام اوران بارگاہوں کا یہ فیض ہے،سچ ہے،”باادب بانصیب“۔ ؎

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا

بول بالے میرے سرکاروں کے

رحم کی،کرم کی،امداد کی ہے آس اجمل کو(عابد کو بھی)

خدا سے،مصطفی سے،غوث سے اوراحمد رضا خاں سے

ہاں پیارا ہے۔پیارا۔محب بھی ہے اورمحبوب بھی،خدائے اکبر کا محبوب ہے،اس کے محبوب اعظم کا محبوب ہے،اس کے ولی اعظم کا محبوب ہے،وہ ولی اعظم،جو شیخ اعظم ہے،غوث اعظم ہے،فضل مولی تعالی سے،فیض نبی اعلی سے جس کی حکومت،بحروبر،خشک وتر پر،انسانوں پر جنوں پر،ہرطرف اس کی سلطنت ہے۔ہر ایک اس کے زیرنگیں ہے،پھرغیروں کی حکومت کیسی۔ایک دن وہ آیا کہ اس حبیب کو جھوٹی حکومت والے نے جیل میں ڈال دیا۔یہ ظلم تھا،سراسر ظلم تھا۔مگرمحبوب کی ہرفریاد سنی جاتی اسے ہرطرح سے آرام دیا جاتا ہے،خوش خوراورخوش پوش بنایا جاتا ہے،جیل میں ڈالنے والے نے تو ڈال دیا،مگرآپ باہر نظر آرہے ہیں۔جیلر بھی پریشان یہ کیا ہوگیا،میں نے تو انہیں جیل میں رکھ کر باہر سے تالا لگادیا تھا،یہ جناب باہر کیسے آگئے۔اب تو میری خیریت نہیں ملازمت بھی خطرے میں ہے،کبھی سلاخ کے اندر جھانکتا ہے،کبھی باہراس صورت زیبا کو دیکھتا ہے،عجب ماجرا ہے۔ایک ہی ذات اندر بھی ہے اور باہر بھی،ششدر ہے،حیران ہے وجدان نے کہا،حیرانی کی کیا بات ہے۔یہ عام آدمی نہیں،مہاشئی ہیں۔یہ کچھ بھی کرسکتے ہیں،جب چاہیں اندر ہیں،جب چاہیں متمثل ہوکر باہرآجائیں،ہاں وہ دن بھی آیا کہ حبیب نے اپنے آقائے نامدار سے مچل کر کہہ ہی دیا۔حضور غوث اعظم! فضل مولی سے حکومت وبادشاہت توآپ کی ہے،پھریہ مجھے یہاں کیوں رکھے ہوئے ہیں۔

آپ کی سلطنت میں ان کے تصرف کی گنجائش کہاں؟ ''اغثنی'' میری فریاد کو پہنچئے اور جلد جیل سے نکالئے۔ادھر عرضی لگائی اور ادھر رہائی کا پروانہ آ گیا۔ پہلے روح باہر آتی تھی، اب جسم بھی آزاد ہو گیا۔ ؎

غرض آقا سے کروں عرض کہ ہے تیری پناہ
بندہ مجبور ہے ، خاطر پہ ہے قبضہ تیرا

ہاں محبوب نہایت خلیق ہوتا ہے، اخلاق کے تمام خصائل حمیدہ سے متصف ہوتا ہے، اسے مقبولیت عامہ حاصل ہوتی ہے، اس لئے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے منادی کرادی گئی کہ میں اسے محبوب رکھتا ہوں ،تم سب بھی اس سے خوب محبت کرو، اپنا محبوب بنالو۔ پھر تو میکشوں کا میلا لگا رہتا ہے۔حیات مستعار میں بھی ہجوم تھا اور آج بھی ہزاروں اور کبھی لاکھوں کی بھیڑ لگی رہتی ہے۔ ؎

ہجوم کیوں ہے زیادہ شراب خانے میں
فقط یہ بات کہ پیر مغاں ہے مرد خلیق

☆☆☆

حضرت مجاہد ملت کی علمی، ادبی اور سماجی خدمات

مولانا محمد رفیق اللہ خان قادری ازہری، رئیس المدرسین جامعہ الحبیب، رسول پور

حضرت مجاہد ملت مولانا محمد حبیب الرحمٰن عباسی قادری اڑیسوی قدس سرہ العزیز، ان عبقری اور ہمہ جہت شخصیتوں میں سے ایک ہیں، جنہوں نے اپنی زندگی کی ہر سانس مذہب وملت کی سرخروئی اور سر بلندی کیلئے وقف کر رکھی تھی۔ حضرت مجاہد ملت نے ۸ محرم الحرام ۱۳۲۲ھ بمطابق ۲۶ مارچ ۱۹۰۴ء کو صوبہ اڈیشا کے ضلع بالیسر (حالیہ بھدرک) میں واقع قصبہ دھام نگر، کے ایک متمول، جاگیردار مگر علمی، ادبی، دیندار اور غریب پرور خاندان میں آنکھ کھولی۔ آپ ایک جاگیردار لیکن دیندار اور سماجی کارگذار گھرانے کے فرد تھے۔ اس لئے ورثے میں بے شمار جائداد اور دولت کیساتھ ساتھ علمی، ادبی اور سماجی خدمات کا جذبہ بے کراں بھی وافر مقدار میں آپ کو عطا ہوا تھا۔

حضرت مجاہد ملت علیہ الرحمۃ والرضوان اپنے زمانے کے نہ صرف معقولات ومنقولات کے متبحر عالم، فقید المثال مفتی، محدث اور مناظر تھے، بلکہ آپ کی دوررس نگاہ زمانے کی رفتار اور سیاست زمانہ پر بھی بہت گہری تھی۔ ملکی اور قومی سلامتی کو لاحق کسی بھی خطرے سے پنجہ آزمائی کے لئے تن تنہا میدان عمل میں کود پڑتے تھے۔ کسانوں، مزدوروں، غریبوں اور بیواؤں کے حقوق کے لئے آپ نے ہمیشہ آواز حق بلند کی۔ اس کے لئے آپ کبھی بھی کسی سے خوفزدہ نہیں ہوئے۔ زندگی کے کسی بھی مرحلہ میں آپ کو بدعنوانی برداشت نہ تھی۔ کسانوں کے حقوق کے لئے آپ نے انگریز حکومت کے گریباں میں بھی ہاتھ ڈالنے سے دریغ نہیں کیا۔ کبھی کبھار حقداروں کا حق دلانے کے لئے حکومت وقت سے بھی نبرد آزما ہونا پڑا، جس کی پاداش میں آپ کو کئی بار جیل کی سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا گیا۔ مگر آپ ہمیشہ ”آئین جواں مردی حق گوئی وبے باکی“ کی مثال بن کر معاشرے کے ہر ظلم کے خلاف ببانگ دہل بولتے رہے۔ اور لوگوں کو ان کے حقوق کی بازیافت کے لئے راغب کرتے رہے۔

آپ بہت ہی خلیق اور منکسر المزاج انسان تھے۔ جسے ایک بار بھی آپ سے شرف ملاقات کی سعادت میسر ہوجاتی، وہ آپ کا اسیر وشیدا ہوکر رہ جاتا۔ آپ کے حسن عمل، خلق حسن اور فلاحی وسماجی خدمات کے سبب علاقہ کے غیر مسلم افراد بھی آپ کے وجود کو اپنے لئے نعمت تصور کرتے اور ہر دکھ، درد، رنج والم میں آپ کو اپنا نجات دہندہ اور آسرا وسہارا جانتے تھے۔ دھام نگر کے اطراف واکناف کے کئی غیر مسلموں کی

رہائش کے لئے، ان کی گزارش پر آپ نے اپنی زمین ان کے نام کردی۔ان کی بچیوں کی تعلیم اور شادی کا انتظام وانصرام بھی آپ نے اپنے پیسوں سے کیا۔

بلاتفریق مذہب وملت مصیبت زدہ اور بے گھر افراد کی فریادرسی کرنا، افلاس وتنگدستی سے پریشان حال لوگوں کی اعانت کر کے انہیں ترقی کی راہ پر کھڑا کرنا، اپنی جیب خاص سے طلبہ کی تعلیم کا پورا بار برداشت کرنا اور بعض غریب ونادار طلبہ کے اہل خانہ کی لازمی ضرورت وحاجت کی تکمیل کرنا، یہ وہ اوصاف حمیدہ ہیں ،جن میں آپ کو طرہ امتیاز حاصل ہے۔

معاشرے میں پنپنے والی برائیوں اور جہالت کے خاتمہ کے لئے مدارس کے ساتھ ساتھ جگہ جگہ آپ نے بوائز ،گرلز اسکولوں اور کالجوں کے قیام کے لئے اپنی زمین وقف کردی اور اس میں اہم کردار ادا کیا۔تاکہ تعلیم کو فروغ ملے اور لوگ علم حاصل کر کے اچھے انسان بنیں اور معاشرے سے برائیوں کا قلع قمع ہوجائے۔

۱۹۴۷ء میں جب ملک آزاد ہوا۔اور تقسیم ہند کی وجہ سے ملک میں ایک مسموم فضا قائم ہوئی اور لوگ سراسیمگی کی حالت میں آ گئے۔تو ایسے نازک موڑ پر آپ نے اہل ہند کی سوچ وفکر کو ایک نئی جہت دی اور اپنے اشعار کے ذریعہ وطن عزیز سے اپنی والہانہ اور بے لوث محبت کا یوں اظہار فرمایا۔ ؎

فکر کی کیسے رہیں گے ہند میں
ان سے کیا مطلب جو ہیں اب سندھ میں

ہاتف غیبی نے دی مجھ کو صدا
سر بکف رہنا پڑے گا ہند میں

کثرت مشاغل اور ہجوم افکار کے سبب گرچہ آپ نے باضابطہ طور پر تصنیف وتالیف کی جانب نگاہ التفات نہیں ڈالی۔اس کے باوصف خطوط اور دو تین کتابوں کی شکل میں آپ کے جو رشحات قلم ہمارے سامنے ہیں۔وہ آپ کی تصنیفی مہارت وکمال کی منہ بولتی تصویریں ہیں۔

شعر وشاعری سے بھی آپ کو کافی حد تک دلچسپی رہی ہے۔اپنے زمانے کے نامور شعرا وادبا سے آپ کے گہرے مراسم رہے ہیں۔ویسے تو شعر وشاعری آپ کا مشق سخن کبھی نہیں رہا، پھر بھی آپ کی زبان فیض ترجمان سے صادر بعض اشعار آپ کے شعری شوق وذوق کی غمازی کرتے ہیں۔اسی طرح آپ کے خاندان میں آپ کے چچا عالی جناب عبدالدیان اور برادر صغیر حضرت قاری مجیب الرحمٰن علیہما الرحمہ کو بھی شعر گوئی سے شغف رہا ہے۔بلکہ ان کے بعض کلام اہل ادب میں داد تحسین کے لائق ہیں۔آپ کی علمی اور ادبی صحبت ہی کا نتیجہ ہے کہ آپ کی آغوش محبت میں پروان چڑھنے والے آپ کے برخوردار (بھتیجہ) حافظ غلام

محی الدین صاحب کے اشعار ادبی حلاوت و چاشنی میں شرابور نظر آتے ہیں۔

افسوس کہ علم و فضل کا یہ نیر تاباں، کسانوں اور غریبوں کے حقوق کے لئے سینہ سپر رہنے والا یہ مرد مجاہد، ملک کی سلامتی اور تحفظ کے لئے آواز حق بلند کرنے والا یہ بطل جلیل اور ہزاروں، لاکھوں چاہنے والوں کے قلوب واذہان میں بسنے والا یہ محبوب اپنی حیات مستعار کے ۷۹؍سال ۴؍ماہ مذہب وملت کے اقبال کے لئے گذار کر ۶؍جمادی الاولی ۱۴۰۱ھ، بمطابق ۱۳؍مارچ ۱۹۸۱ء کو داعی اجل کو لبیک کہتا ہوا سبھوں کو داغ مفارقت دے گیا۔



آل انڈیا تبلیغ سیرت اور جامعۃ الحبیب

مفتی عبداللہ رضوی، استاد، جامعہ الحبیب، رسول پور

حضور مجاہد ملت اور آل انڈیا تبلیغ سیرت:

مرد حق آگاہ، مجاہد جاں باز، سپہ سالار اہل سنت، قائد اعظم دین وملت حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی حبیب الرحمن قادری عباسی ہاشمی المعروف مجاہد ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی ہمہ گیر شخصیت کا تعارف کما حقہ تو ناممکن ہی ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے اس بندۂ خاص کو کس قدر صلاحیتیں اور خوبیاں عطا فرمائی تھی، یہ عبد ومعبود کے درمیان پردۂ راز ہے۔ البتہ آپ کی ذات اقدس اور کردار وعمل سے متعلق برصغیر ہندو پاک کے جلیل القدر علما ومشائخ کرام اور نامور قلم کار وتجزیہ نگار حضرات نے متعدد گوشے ظاہر فرمائے ہیں جن کے مطالعے سے نہ صرف آپ کے خدا داد فضائل وکمالات کی بلندی اور عبقریت شان کا پتہ چلتا ہے بلکہ آپ کی شخصیت میں پنہاں انفرادی خصوصیت کے رموز واسرار بھی روشن ہوتے جارہے ہیں۔ اور آپ کی علمی اور عملی استعداد کے دریچے بھی کھلتے چلے جارہے ہیں، اللہ رب العزت آپ کی مرقد انور پر رحمت ونور کی خوب بارشیں برسائے۔ آمین

سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ کی متحرک اور فعال زندگی کا سب سے روشن باب ان کی تبلیغی اور تنظیمی سرگرمی ہے، آپ نے صرف بکثرت مکاتب، مدارس، مساجد اور ادارے قائم نہیں کئے بلکہ ان کے تحفظ اور تعمیر وترقی کے اسباب وذرائع بھی پیدا فرمائے، جس کے لئے مختلف تحریکات اور ان کے شعبہ جات کی داغ بیل بھی ڈالی اور کئی تنظیموں کی قیادت وسیادت بھی فرمائی تاکہ مساجد سے بلند ہونے والی حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح کی ندائے نجات وفلاح اور مدارس ومکاتب سے گونجنے والی قال اللہ وقال الرسول کی صدائے توحید ورسالت سے پژمردہ دل مسلمین میں سیرت مصطفی کی تازگی کی روح پھونکی جاسکے اور عشق رسول ﷺ کی ضیا بار کرنوں سے ہر ایک قلب وجگر منور ہوجائے۔ ساتھ ہی مسلم معاشرے میں دینی اقدار سے متعلق ان کے مذہبی جذبات کو بیدار کیا جائے ان تمام خاکوں کو ملحوظ فکر رکھتے ہوئے سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ نے ان کو عملی جامہ پہنایا اور آل انڈیا تبلیغ سیرت کی بنیاد رکھی۔

تبلیغ سیرت ایک مختصر تعارف:

تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ جب بھی باطل طاقتوں اور اسلام دشمن عناصر نے سرکشی وشر پسندی کا ناپاک جذبہ بلند کرنے کی کوششیں کیں۔ تب اللہ رب العزت نے ان کے فتنے کی سرکوبی اور ان کی طاقتوں

کے غرور کا قلع قمع کرنے کے لئے سچے علمائے دین متین کے ایک نورانی دستے کو جذبہ صدیقی اور جرأت فاروقی عطا فرمایا ہے۔تاکہ وہ مخالفین اسلام کو دندان شکن جواب دیں اور مذہب اسلام کی حقانیت اور صداقت کا پرچم بلند کریں۔ اسی جرأت وہمت، جواں مردی اور بے باکی کے اسلحوں سے لیس سپہ سالار اہل سنت مجاہد دین وسنیت حضرت سرکار حبیب الرحمن علیہ الرحمہ نے جب چہار جانب سے کفر وشرک، الحادو بے دینی اور ضلالت وگمراہی کے تعفن سے پراگندہ مسلمانوں کا حال دیکھا اور مسلم قوم میں دین بیزاری اور مذہب سے دوری کو عام ہوتے دیکھا تو آپ کی غیرت ایمانی نے آپ کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا، امت کے اس حال زار نے آپ کو اس قدر بے چین کر دیا کہ ہمیشہ اصلاح عقائد واعمال کی فکر میں متفکر نظر آتے، اس غم سے آپ انتہائی کبیدہ خاطر اور نڈھال رہتے، الغرض آپ نے علمائے اڈیشا و دیگر علمائے مخلصین وعمائدین دین سے مشورہ کیا اور باہمی رضا مندی سے ۱۳۶۸ھ مطابق ۱۹۸۴ء میں پانچ اہم اغراض ومقاصد کے پیش نظر الہ آباد میں ''آل انڈیا تبلیغ سیرت کمیٹی'' کے نام سے ایک تحریک قائم کی۔اور یہیں اس کا مرکزی دفتر بھی بنایا گیا، جس میں دستور اساسی کی حیثیت سے ۶۲/اصول وضوابط اکابر علمائے کرام کے اتفاق سے ترتیب دئے گئے۔اور سرکار مجاہد ملت کو صدر تحریک بنایا گیا، وہ پانچ قرارداد اور مقاصد یہ ہیں:

(۱)......مسلمانوں کی اصلاح عقائد واعمال وتنظیم واتحاد کی کوششیں کرنا۔

(۲)...... ہر زبان جس میں اسلامیات کا عظیم الشان ذخیرہ ہے اس کی بقا اور تعلیم کی تدبیریں کرنا۔

(۳)......ترقی مدارس اور تمام مدارس اسلامیہ دینیہ کو منظم کر کے ان کے نصاب میں یکسانیت پیدا کرنے کی صورتیں کرنا۔

(۴)......مساجد ومقابر اور خانقاہوں کو ہر قسم کی دست برد سے بچانے اور ان کے مصرف پر لگانے کے لئے جد وجہد کرنا۔

(۵)......تبلیغ واشاعت۔ انجمن کے مقاصد سے روشناش کرانے کے لئے پریس اور اخبار جو کانفرنس کا ترجمان ہو جاری کرنے کی تدبیریں کرنا۔اور ملک کے ہر حصے میں انجمن کی شاخوں کو بڑھانے کے لئے جد وجہد کرنا۔

آل انڈیا تبلیغ سیرت کے زیر اہتمام دینی وملی خدمات کا مختصر خاکہ:

تبلیغ سیرت کمیٹی کا دائرۂ کار اتنا وسیع وعریض تھا کہ اس کے دم پر ملکی پیمانے پر بڑے بڑے دینی ومذہبی اور سیاسی وسماجی امور انجام دئے گئے، یہی وہ تحریک ہے جس کے اپنی اعلی اور مستحکم ایجنڈے کے سامنے حکومت وقت نے گھوٹنے ٹیک دئے۔ آیئے اس کے چند کارنامے اور خدمات جو بطور تحریر محفوظ کی جاسکی ہیں ان کا جائزہ لیتے ہیں:

(۱)......گاؤں گاؤں میں اصلاحی جماعتیں قائم کی گئیں تاکہ بیغام اسلام ہر خطے اور ہر کونے تک پہنچایا جاسکے۔

(۲)......مفلوک الحال لوگوں کی معلومات حاصل کر کے ان کی خبر گیری کی جاتی اور انہیں خوش حالی سے ہمکنار کیا جاتا، نیز ضرورت مندوں کی شادیاں بھی کرائی جاتیں۔

(۳)...... گمراہوں، شراب خوروں کے گھروں میں جا جا کر انفرادی تبلیغ کئے جاتے اور انہیں راہ راست پر لانے کی کوششیں کی جاتیں۔

(۴)......اڑیشا و بیرون اڑیشا کے مختلف علاقوں میں ضرورت کے پیش نظر کنواں و تالاب کھدوائے گئے تا کہ خلق خدا کو نفع پہنچایا جاسکے۔

(۵)...... درختوں کی تخم ریزی اور اس کی افزائش کے لئے کوششیں کی جاتیں تا کہ اس کے سائے پھل اور پھول سے فائدہ حاصل کیا جاسکے۔

(۶)......ضرورت کے مطابق اڑیشا اور بیرون اڑیشا میں فلاحی اسکیم کی بنیادیں رکھی گئیں۔

(۷)...... ہر سال اڑیشا اور دیگر علاقوں میں تبلیغ دین کی خاطر باہر سے علمائے کرام کے قافلے کو مدعو کئے جاتے اور مسلسل تبلیغی اور تقریری دورے کئے جاتے۔

(۸)...... دینی معلومات کی اشاعت کی خاطر کثرت کے ساتھ مدارس و مکاتب اسلامیہ کی بنیاد ڈالی گئی اور اس کے لئے ذرائع آمدنی کا بھی انتظام کیا گیا۔

(۹)......پچھڑے علاقوں اور بدعقیدوں کے نرغوں میں ضرورت کے پیش نظر مساجد کا قیام کیا گیا اور لائق وفائق ائمہ منتخب کئے جاتے۔

(۱۰)...... دینی علوم کے ساتھ عصری علوم کی طرف بھی رغبت دلائی جاتی اور نونہالان قوم کے لئے اسکولس اور کالیجیز کی بنیادیں ڈالی گئیں اور ان کی تعمیر وترقی میں جد وجہد کی جاتی۔

(۱۱)......اسلامی تعلیمات کی اشاعت کی خاطر ''حبیب المطابع'' کا قیام عمل میں لایا گیا اور بانی تحریک نے انگلینڈ سے پریس کی مشین منگوا کر اس کا انتظام فرمایا۔

(۱۲)...... ''مکتبۃ الحبیب'' اور ''جامعہ حبیبیہ''، الہ آباد بھی مقاصد تبلیغ سیرت کے تحت قائم کیے گیے۔

(۱۳)...... ''تحریک خاکساران حق'' کے نام سے دینی سپاہیوں کا دستہ تیار کیا گیا تا کہ فسادات و دیگر موقعوں پر مسلمانوں کے تحفظ کو آسان بنایا جاسکے۔

(۱۴)......مختلف مقامات سے دینی اور علمی رسالے جاری کئے گئے جیسے''؛ ہفت روزہ سیرت''، ممبئی، ''سہ ماہی تبلیغ سیرت''، کولکاتا، وغیرہ۔

(۱۵)......فرقہ وارانہ فسادات کے خلاف احتجاجی اجلاس منعقد کئے گئے جن میں بلا تفریق مذاہب لوگوں کو اس کے مہلک اثرات سے آگاہ کیا جاتا۔

(۱۶)......فسادات پر قابو پانے کے لئے بار بار حکومت سے مطالبات کئے جاتے اور مطالبات کو منوانے کے

لیے دباؤ بھی ڈالا جاتا۔

(۱۷)......فسادات سے متاثر ہونے والے افراد کی امداد کے لئے ریلیف کمیٹیاں قائم کی جاتیں اوران کے لئے کھانے پینے علاج معالجہ کی سہولیات کا انتظام کیا جاتا۔

(۱۸)......فلسطین کے،مظلوموں کی حمایت میں صدائے احتجاج بلند کئے گئے۔

(۱۹)......برما حکومت کی سفاکیت اور بربریت کے خلاف سخت روئے اپنائے گئے اور ملک اور بیرون ملک کے حکام ووزرا سے مسلمانوں کی حمایت اوران کی امداد کے لئے اپیل کی گئی۔

(۲۰)......صوبہ گجرات ضلع کھیڑا میں اٹھنے والے فتنہ ارتداد کے خلاف بانی تحریک سمیت تبلیغ سیرت کے چند وفود برسر پیکار مقام کھیڑا میں حاضر ہوئے اور دفع فتنہ کے لئے مشقتیں بھی برداشت کیں۔

(۲۱)......۱۹۵۲ء میں شدھی تحریک کے خلاف آل انڈیا تبلیغ سیرت کے نمائندوں نے متعدد صوبوں اور مختلف اضلاع وقصبات حتی کے دیہات میں بھی گشتی تبلیغ کئے،اوراسلامی احکامات اورسیرت مصطفی ﷺ کو زوروشور سے عام کیا۔

(۲۲)......سمپورنانند کے دور وزارت میں اخبار پانیر(Pioneer)نے توہین رسالت کی توصدر تحریک حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ نے میدان عمل میں اتر کراس قدر پرزور انداز میں للکارا کہ یوپی حکومت کے قدم ڈگمگا گئے اوروہ جھکنے پرمجبور ہوگئی۔

(۲۳)......۱۹۷۵ء میں کانگریس حکومت سے کئے گئے آٹھ مطالبات میں سے ایک مطالبہ یہ بھی کیا گیا کہ سنی وقف بورڈ میں آل انڈیا تبلیغ سیرت کونمائندگی حاصل ہو۔

(۲۴)......دوسرا،مطالبہ یہ بھی کیا گیا کہ ایک کمیشن علما کا قائم کیا جائے،جس میں آل انڈیا تبلیغ سیرت کے منتخب کردہ علما کو رکھا جائے جن کے مشورے پرحکومت مسلمانوں کے مذہبی معاملات کے حوالے سے پالیسی بنائے۔یعنی مسلم پرسنل لا بورڈ کوتشکیل دے۔

(۲۵)......۱۹۵۴ء میں وقف بل اور قاضی بل سے متعلق بھی آپ نے جدوجہد فرمائی اورعمائدین ملت کے جو وفود وزرائے پارلیامنٹ سے ملاقات کے لئے دہلی گئے تھے صدر تبلیغ سیرت کی حیثیت سے آپ بھی اس وفد کے ایک رکن تھے۔

(۲۶)......اسلام مخالف تحریر وتقریر اور گستاخی رسول ﷺ کرنے پرسخت لب ولہجہ اختیار کئے جاتے اور انہیں کڑی سزا دینے کا مطالبہ بھی ان تجاویز میں شامل تھا۔

(۲۷)......۱۹۵۳ء میں بابری مسجد سے متعلق فیض آباد اور اجودھیا کے مسلمانوں نے مظاہرہ کیا اس دوران اجودھیا پولس نے منظم طریقے پرمسلمانوں کوظلم کا نشانہ بنایا اور بری طرح زدوکوب کیا جس میں انہیں وہاں کے غنڈوں کی پشت پناہی حاصل تھی،جن کا عین مقصد یہ تھا کہ اس مسجد کوشہید کرکے مندر بنادیا جائے۔لہذا اس

ظلم وبربریت کی اطلاع ملتے ہی اس کے تدارک کے لئے آل انڈیا تبلیغ سیرت کی ضلعی کانفرنس ہزاری باغ میں منعقد کی گئی۔جس میں مشاہیر علما وعمائدین کرام نے شرکت کی اور چند تجاویز پر دستخط کئے گئے۔جن میں بابری مسجد کی بازیابی،شرپسندوں کی گرفتاری اور بے قصور مسلمانوں کی رہائی کے مطالبات بھی تھے۔

تبلیغ سیرت کے زیر سایہ کئی کامیاب کانفرنسیں ہوئیں،جن میں سب سے نمایاں آل انڈیا تبلیغ سیرت کانفرنس، پٹنہ ہے۔یہ ایک شاندار تاریخی جلسہ تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں علما وعوام نے اس میں شرکت فرمائی اور چند اہم تجویزات باتفاق رائے منظور کئے گئے۔اس کے علاوہ اڈیشا کانفرنس،بہار کانفرنس، بھاگا ضلع دھنباد کانفرنس،شہر بستی ،یوپی اور جمدا شاہی،ضلع بستی میں بھی تبلیغ سیرت کے کامیاب اجلاس منعقد ہوئے۔مولانا شوکت علی ہزاری باغ لکھتے ہیں''اس حقیقت کے اعتراف میں ذرا بھی تأمل نہیں ہوتا ہے کہ مجاہد ملت علیہ الرحمہ کی انتھک جد وجہد سے سارے ہندوستان میں کئی سو مکتب اور کالجیز قائم ہوئے،غیر آباد مسجدیں آباد ہوئیں،شکستہ مسجدوں کی نئی تعمیریں ہوئی،یتیم خانے آباد ہوئے،کنوئیں کھودے گئے،لائبریریاں قائم ہوئیں،اس طرح بہت سے اشاعتی اداروں اور اسکولوں کی بنیاد بھی پڑی،ایک زمانہ ایسا بھی تھا کہ صرف تبلیغ سیرت کی جانب سے اسلامی فلاح وبقا اور نشر واشاعت کے کام کے ساتھ مسلمانوں کی سیاسی قیادت کے فرائض انجام دئے جاتے تھے۔(نوائے حبیب،کلکتہ کا مجاہد ملت نمبر صفحہ ۱۶۹)

جامعۃ الحبیب اور آل انڈیا تبلیغ سیرت شاخ جگت سنگھ پور کا قیام اور تبلیغی دورے

یوں تو بانی وصدر تحریک حضرت سیدنا سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمہ کی حیات ظاہری میں ہی مختلف صوبوں اور ضلعوں میں آل انڈیا تبلیغ سیرت کی کئی شاخیں قائم ہوچکی تھیں ، اور میدان عمل میں اتر کر حسب مقاصد مشن کو بحسن وخوبی انجام دے رہی تھیں،صوبائی سطح پر شاخ اڈیشا،مغربی بنگال،مہاراشٹرا،اتر پردیش، بہار وغیرہ کے نام نمایاں ہیں۔جن کی جد وجہد اور محنت ولگن سے متعدد کامیاب کانفرنسیں اور دیگر دینی وعلمی امور انجام پائے اور آج بھی ان کی کاوشوں کے تسلسل کی بدولت سیرت مصطفی جان رحمت ﷺ کی میٹھی خوشبوئیں پھیل رہی ہیں۔اور امت مرحومہ کے مشام جان وایمان کو معطر کر رہی ہیں۔اسی روش پر چلتے ہوئے گذشتہ کئی سالوں سے بالخصوص اڈیشا میں ضلعی پیمانے پر نور دیدۂ مجاہد ملت حبیب ملت حضرت علامہ سید غلام محمد حبیبی مدظلہ عالی متولی وسجادہ نشین خانقاہ حبیبیہ دھام نگر شریف وسرپرست مرکزی دفتر خانقاہ حبیبیہ کی زیر نگرانی اور مقتدر علمائے کرام کی صدارت اور باہمت وحوصلہ متحرک وفعال نوجوان علمائے کرام کی اعانت وحمایت میں مختلف شاخیں سرگرم عمل ہیں ۔ اور انتہائی جوش وخروش کے ساتھ پر عزم ہوکر مجاہد ملت کے مشن کی ترویج واشاعت میں کمر بستہ ہیں۔جن میں آل انڈیا تبلیغ سیرت شاخ جگت سنگھ پور کے ساتھ شاخ جاج پور، کیندرا پاڑا اور کٹک وغیرہ کے مخلصین علماے دین ودیگر کارکنان کی کوششیں سرفہرست ہیں۔اللہ کریم ان کے جذبے میں پائداری اور حوصلے میں بلندی عطا فرمائے۔آمین

آل انڈیا تبلیغ سیرت ، شاخ جگت سنگھ پور کا قیام ۲۰۱۳ء جامعۃ الحبیب اور اس کے معاونین بالخصوص الحاج شیخ غلام جیلانی حبیبی مرحوم کے فرزندوں کے تعاون اور حضرت علامہ مولانا ریاضت حسین ازہری مہتمم جامعۃ الحبیب اور حضرت علامہ سید منظر حسین حبیبی خطیب وامام حبیب المساجد، اڈھنگ ، حضرت حافظ وقاری شرف الدین تیغی ناظم اعلی مدرسہ گلشن حبیب جگت سنگھ پور ودیگر علمائے جگت سنگھ پور کی حمایت وشراکت سے عمل میں آیا۔ جس کے تحت بتقاضائے حالات وضرورت مختلف گاؤں اور دیہاتوں میں اصلاح عقائد واعمال واصلاح معاشرہ وتحفظ سنیت کے مختلف عناوین پر کئی تربیتی اجلاس منعقد کئے گئے۔ جن میں گم گشتہ راہ مسلمانوں کے سامنے اسلامی عقائد ونظریات اور اس کی تعلیمات بڑے ہی آسان لب ولہجہ اور عام فہم زبان میں پیش کئے جاتے ہیں تاکہ ناخواندہ اور کم خواندہ لوگوں کو بآسانی نفع پہنچا سکیں۔ الحمدللہ پچھلے پانچ سالوں سے یہ تبلیغی اور تقریری دورے پوری کامیابی کے ساتھ جاری وساری ہیں اور ان شاء اللہ آئندہ بھی جاری رہیں گے۔

آل انڈیا تبلیغ سیرت شاخ جگت پور کے انتظامی امور کے ذمہ داران کی ترتیب اس طرح ہے:

نوردیدۂ حضور مجاہد ملت حبیب ملت سید غلام محمد حبیبی مدظلہ عالی	سرپرست اعلی شاخ جگت سنگھ پور
حضرت مولانا ریاضت حسین ازہری	صدر شاخ
حضرت مولانا سید منظر احمد حبیبی	امیر شاخ
حضرت حافظ وقاری شرف الدین تیغی	سکریٹری
عزت مآب الحاج شیخ تمیز الدین رضوی	معاون کار
ماسٹر صوفی اقبال صاحب رسول پور	معاون کار

ان کے علاوہ حضرت مولانا عبدالہادی صاحب، حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب، حضرت مولانا عبدالرشید صابری صاحب، حضرت حافظ وقاری عالمگیر صاحب، حضرت مولانا سمیع اختر صاحب، حضرت مولانا رفیق اللہ خان قادری ازہری صاحب، (راقم) محمد عبداللہ رضوی ، حضرت مولانا عاشق علی مصباحی صاحب، حضرت مفتی شمیم رضوی مصباحی، مولانا وسیب القادری، حضرت قاری بلال رضوی صاحب، حافظ قاسم صاحب، حافظ ظہیر الدین، حافظ اظہار صاحب، حافظ قطب الدین صاحب اور ضلع کے دیگر علماے کرام وائمہ مساجد کی شراکت وتعان بھی حاصل ہے۔ جس کی بنیاد پر مختلف مقامات پر تبلیغ سیرت کے تربیتی پروگرام منعقد ہو چکے ہیں۔ ان میں سے چند علاقوں کی فہرست یہ ہے:

(۱)...... ۲۵ ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ / مطابق ۸ مارچ ۲۰۱۳ء / بروز جمعہ، سونا موہی، ضلع جگت سنگھ پور

(۲)...... ۹ رجب ۱۴۳۴ھ / مطابق ۲۰ مئی ۲۰۱۳ء / بروز پیر، بالیکودا، ضلع جگت سنگھ پور

(۳)...... ۴ ذی قعدہ ۱۴۳۴ھ / مطابق ۱۱ ستمبر ۲۰۱۳ء بروز بدھ، کھپرا بانک، ضلع جگت سنگھ پور

(۴)...... ۱۵ ذی قعدہ ۱۴۳۴ھ / مطابق ۲۲ ستمبر ۲۰۱۳ء بروز اتوار، کوامنگا، ضلع جگت سنگھ پور

(۵)...... ۲۲/ذی قعدہ/۱۴۳۴ھ/مطابق ۲۹/ستمبر/۲۰۱۳ء بروز اتوار، سومپور، ضلع کٹک

(۶)...... ۲۶/ذی قعدہ/۱۴۳۴ھ/مطابق ۳/اکتوبر/۲۰۱۳ء بروز جمعرات، بالیہ، تاچھنا، ضلع جگت سنگھ پور

(۷)...... ۱۵/ذی الحجہ/۱۴۳۴ھ/مطابق ۲۱/اکتوبر/۲۰۱۳ء بروز پیر، جونکوٹ، ضلع جگت سنگھ پور

(۸)...... ۲۶/ذی الحجہ/۱۴۳۴ھ/مطابق ۱/نومبر/۲۰۱۳ء بروز جمعہ، گڑما، کٹک

(۹)...... ۶/محرم الحرام/۱۴۳۵ھ/مطابق ۱۱/نومبر/۲۰۱۳ء بروز پیر، دھنی پور، ضلع جگت سنگھ پور

(۱۰)...... ۲۶/ربیع الاول/۱۴۳۵ھ/مطابق ۲۸/جنوری/۲۰۱۴ء بروز منگل، تھوریا پاڑا، ضلع کٹک

(۱۱)...... ۲۷/ربیع الاول/۱۴۳۵ھ/مطابق ۲۹/جنوری/۲۰۱۴ء بروز بدھ، نالا پار، ضلع جگت سنگھ پور

(۱۲)...... ۱۳/جمادی الاولی/۱۴۳۵ھ/مطابق ۱۶/مارچ/۲۰۱۴ء بروز اتوار، پنچ پلی، ضلع جگت سنگھ پور

(۱۳)...... ۱۸/جمادی الاولی/۱۴۳۵ھ/مطابق ۲۱/مارچ/۲۰۱۴ء بروز جمعہ، گوڑا، ضلع جگت سنگھ پور

(۱۴)...... ۲۸/ربیع الاول/۱۴۳۶ھ/مطابق ۲۰/جنوری/۲۰۱۵ء بروز منگل، نالا پار، ضلع جگت سنگھ پور

(۱۵)...... ۱۸/جمادی الاولی/۱۴۳۶ھ/مطابق ۱۰/مارچ/۲۰۱۵ء بروز منگل، کالا بیدی، ضلع جگت سنگھ پور

(۱۶)...... ۲۱/محرم الحرام/۱۴۳۷ھ/مطابق ۴/نومبر/۲۰۱۵ء بروز بدھ، دھرادھر پور، ضلع جگت سنگھ پور

(۱۷)...... ۱۰/جمادی الاخری/۱۴۳۷ھ/مطابق ۲۰/مارچ/۲۰۱۶ء بروز اتوار، پنچ پلی، ضلع جگت سنگھ پور

(۱۸)...... ۲۰/جمادی الاخری/۱۴۳۷ھ/مطابق ۳۰/مارچ/۲۰۱۶ء بروز بدھ، سومپور، ضلع کٹک

(۱۹)...... ۷/صفر المظفر/۱۴۳۹ھ/مطابق ۲۷/اکتوبر/۲۰۱۷ء بروز جمعہ، کھجوریا، ضلع جگت سنگھ پور

(۲۰)...... ۱۱/صفر المظفر/۱۴۳۹ھ/مطابق ۳۱/اکتوبر/۲۰۱۷ء بروز منگل، اجال پور، ضلع جگت سنگھ پور

(۲۱)...... ۱۳/صفر المظفر/۱۴۳۹ھ/مطابق ۳/نومبر/۲۰۱۷ء بروز جمعہ، شادی پور، ضلع جگت سنگھ پور

اللہ رب العزت جامعۃ الحبیب اور آل انڈیا تبلیغ سیرت، شاخ جگت سنگھ پور کے عمل میں پائیداری عطا فرمائے اور دین متین کی مزید خدمات انجام دینے کی توفیق رفیق سے نوازے۔ آمین!



ہم تجھکو اے مجاہد ملت، نہ بھولیں گے

حضرت علامہ شاہ حبیب الرحمٰن عرف مجاہد ملت، رئیس اعظم اڑیسہ کی بارگاہ میں
خراج عقیدت

تیرے اصول، تیری قیادت نہ بھولیں گے
ہم تجھکو اے مجاہد ملت نہ بھولیں گے

اسلام و سنیت کو عطا کردیا عروج
اے فخرِ ہند، ہم تری نصرت نہ بھولیں گے

شمشیر بے نیام ، ترا پیکرِ حیات
عشق رسول میں تری غیرت نہ بھولیں گے

چشمہ رواں ہے تجھ میں رضا کے علوم کا
اہل رضا کبھی تری حکمت نہ بھولیں گے

تجھ سے مہک رہی ہے اڑیسہ کی سرزمیں
اے نازش چمن، تری نکہت نہ بھولیں گے

تیرا جہادِ فکر وقلم سنیت کی روح
ایمان والے، تیری حمایت نہ بھولیں گے

تازہ ہیں ذہن وفکر میں، تیرے مناظرے
باطل کیسامنے،تری جرأت نہ بھولیں گے

دی تو نے نجدیت کو، ہراک مرحلے پہ مات
نجدی، تراغضب،تری شدت نہ بھولیں گے

جھنڈے وفاکے گاڑے عرب کی زمین پر
نجدی وہ تیری علمی جلالت نہ بھولیں گے

مَظہر ہے تیری ذات، عمر کے جلال کی
ابلیس جتنے ہیں،تری ہیبت نہ بھولیں گے

نجدی ہیں اب بھی تیری دلیلوں سے لاجواب
اب تا ابد وہ اپنی ہزیمت نہ بھولیں گے

سَہلا رہے ہیں نجدی، تری مار کے نشاں
تجھ سے مقابلے کی وہ، ذلت نہ بھولیں گے

نقشِ قدم پہ ایسا اجالا ہے آج بھی
سنی، ترا پیامِ ہدایت نہ بھولیں گے

''رحمٰن'' نے بنالیا، اپنا تجھے ''حبیب''
تاحشر اہل حق،تری شوکت نہ بھولیں گے

دنیاکوفکر وفن کے وہ جوہر دکھائے ہیں
اے وارث نبی، تری عظمت نہ بھولیں گے

بکھرے ہیں کائنات میں تیرے مہ ونجوم
ہم تیری بزم ناز کی طلعت نہ بھولیں گے

رشک قمر ہیں دھام نگر کی تجلیاں
مومن تری ضیائے بصیرت نہ بھولیں گے

اہل سنن،فریدیؔ یہ کہتے ہیں فخر سے
اپنے حبیب کی کبھی سیرت نہ بھولیں گے

محمد سلمان رضا فریدی صدیقی مصباحی، مسقط عمان

☆☆☆

تہنیت

جامعۃ الحبیب، رسول پور کے آٹھواں سالانہ جلسہ میں حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی کی آمد پر، ۱۱؍مارچ ۲۰۱۶ء۔

خراج عقیدت: مولانا کاشف رضا، سنبھل پوری۔

وقت نے انگڑائی لی موسم سہانا ہو گیا
جانشین مفتی اعظم کا آنا ہو گیا

اے امیر اہل سنت وارث علم رضا
بستی بستی آپ کی ہے قریہ قریہ آپ کا
آپ سا کوئی نہیں تاج الشریعہ دوسرا
آپ جس کے ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا

قاضی شہر رضا عسجد رضا بھی آ گئے
حضرت عاشق حسین کشمیری بھی آگئے
اور شیر کالپی ابن ضیاء بھی آگئے
آج تو حاصل ہمیں ڈھرو خزانہ ہو گیا

کیا نصیبا ہے ہمارا اپنی کیا تقدیر ہے
آج اپنے ساتھ رونا ہی کا وہ شبیر ہے
دشمنوں کے واسطے جو برہنہ شمشیر ہے
ہاں وہی جو فخر ازہر کا دیوانہ ہو گیا

مفتی اختر جمدا شاہی کے ہمارے بیچ ہیں
اور مجاہد کے جگر پارے ہمارے بیچ ہیں
ماہ و انجم سارے کے سارے ہمارے بیچ ہیں
اب عجب کیا خلد گر اپنا ٹھکانا ہو گیا

آگیا ہے مفتی اعظم کا دلبر دیکھ لو
تاجدار سنیت کا روئے انور دیکھ لو
دیکھنے والو ابھی موقع ہے جی بھر دیکھ لو
پھر نہ یہ کہنا کہ اختر کب روانہ ہو گیا

دشمنان دین کا چہرہ نمایاں ہو گیا
اس جگہ سے نجدیت کا دور سایہ ہو گیا
اور صلح کلیت کا بھی صفایا ہو گیا
جس جگہ اختر رضا کا آنا جانا ہو گیا

علم دیں کی گود میں جھولے ادارہ الحبیب
سر پرستی میں تیرے پھولے ادارہ الحبیب
تیرے احسانات نہ بھولے ادارہ الحبیب
ہم سبھوں کا یہ عریضہ مخلصانہ ہو گیا

کرتا ہے خدام کو مخدوم نام ازہری
اک ریاضت ہی نہیں یارو غلام از ہری
جس کسی نے بھی پیا ایک بار جام ازہری
غوث و خواجہ اور رضا کا وہ دیوانہ ہوگیا

یاد مرشد میں دل کاشف بڑا بے چین ہے
پوچھتا ہے سب یہاں آئے کہاں سبطین ہے
عشق سمجھاتا ہے ناداں وہ تیرے مابین ہے
اوج اعلیٰ پہ اگر چہ آشیانہ ہو گیا

☆☆☆

ہے خدا کی عطا جامعۃ الحبیب

از: مولانا سراج رضوی تابانی

ہے خدا کی عطا جامعہ الحبیب
قلعۂ مصطفیٰ جامعہ الحبیب

بانٹتا ہے مُجاھد کا فیض و کرم
روز صُبح و مَسَا جامعہ الحبیب

رکّھی تاجُ الشریعہ نے جس کی بِنا
ہے رضا کی رضا جامعہ الحبیب

اِس پہ فیضان صَدرُالشریعہ بھی ہے
شمعِ دیں کی ضِیاء جامعہ الحبیب

لطفِ سیّد غلامِ محمد سے ہے
قوم کی رہنما جامعہ الحبیب

خوابِ مفتی ریاضت کی تعبیر ہے
دَرسگاہِ ہُدیٰ جامعہ الحبیب

روز پائے ترقی اے تابانی ہے
سُنّیوں کی دُعا جامعہ الحبیب

☆☆☆

اہل سنن کی ہے یہ صدا جامعۃ الحبیب

از: حافظ وقاری شرف الدین تیغیؔ

کیا خوب ہے رتبہ تیرا جامعۃ الحبیب
توہے حبیب کی عطا جامعۃ الحبیب

باغ خلیل کا یہ مہکتا گلاب ہے
ملت کا پاسبان عقیدت کا باب ہے
اہل سنن کی ہے یہ صدا جامعۃ الحبیب

اس گلستاں کی بلبلیں یوں گنگنائیں گی
کلیاں بھی پھول بن کے یہاں مسکرائیں گی
علم و ادب کا ہے وہ قلعہ جامعۃ الحبیب

اختر رضا کا دست میرے سرکا تاج ہے
دل پہ میرے حبیب ملت کا راج ہے
دیتا ہے فخر سے یہ ندا جامعۃ الحبیب

ہے ریاضت ومحدث کبیر کی دعا
ہے نواسۂ مجاہد ملت کی التجا
یا رب پھولے پھلے سدا جامعۃ الحبیب

اے جامعۃ الحبیب ولادت ہے تیری آج
ہم سنیوں کو ضرورت ہے تیری آج
تو ہے حبیب کی ضیا جامعۃ الحبیب

کاسہ لئے کھڑا ہے تیرے در پہ اے حبیب
کرب وبلا کا صدقہ عطا کیجئے حبیب
تیغیؔ کی ہے یہ مدعا جامعۃ الحبیب

☆☆☆

ترسیل زر/تعاون (ہندوستان سے)

Donations for JAMIA AL HABIB (from India)

آپ ہندوستان میں ICICI بینک کے کسی بھی برانچ میں مندرجہ ذیل تفصیلات کے مطابق اپنا تعاون **جامعۃ الحبیب** کو ارسال کر سکتے ہیں:

Please make your donations for **JAMIA AL HABIB** at any branch of ICICI Bank Ltd. within India as per the details given

A/C Name	:	**JAMIA AL HABIB**
A/C No.	:	**046705000415**
Branch	:	**Jagatsingpur, Odisha, 754103**
IFSC Code	:	**ICICI0000467**

واضح رہے کہ جامعۃ الحبیب کے لیے آپ کے تعاون سے 80G کے تحت آپ کو انکم ٹیکس میں رعایت ملے گی۔

Note: Your Donation for Jamia Al Habib will get tax benefit under 80G.

ترسیل زر/تعاون (بیرونی ممالک سے)

Donations for JAMIA AL HABIB(from abroad)

بیرون ممالک سے آپ ہمارے FCRA اکاؤنٹ میں Bank Transfer یا پھر SWIFT Transfer کے ذریعے اپنا تعاون **جامعۃ الحبیب** کو پیش کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے تفصیلات ذیل میں پیش ہیں:

You can also make your donations for **JAMIA AL HABIB** from abroad to our FCRA Account through Bank Transfer or SWIFT Transfer as per details given below:

A/C Name	:	**JAMIA AL HABIB**
A/C No.	:	**046701000693**
		ICIC Bank Lid. Jagasingpur, Odisha, 754103
Branch	:	**Gopalsagar, Jagatsingpur,**
IFSC Code	:	**ICIC0000467**
MICR Code	:	**754229202**
SWIFT Code	:	**ICICINBBCTS**

خط و مراسلت کا پتہ

Address for Correspondence

Jamia Al-Habib
At/Post:Rasulpur, Via:Nalibar
Dist: Jagatsinghpur, Odisha-754104,India
Email: info@jamiaalhabib.com
Mobile: 0091+9938287320

☆☆☆